www.KitaboSunnat.com

قرطاس وقلم

مختلف موضوعات پر لکھے گئے قلمی تراشے......!

مرتب

محمد حنیف ٹنکاروی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

قرطاس وقلم

(مختلف موضوعات پر لکھے گئے قلمی تراشے)

مرتب

محمد حنیف ٹنکاروی

(خادم التجوید والقراءات)

دار العلوم ہدایت الاسلام عالی پور

گجرات، الہند

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تفصیلات

کتاب کا نام: قرطاس وقلم
(مختلف موضوعات پر لکھے گئے قلمی تراشے)

مرتب : محمد حنیف ٹنکاروی

کمپوزنگ : بذاتِ خود (موبائل ٹائپنگ)

سیٹنگ : (مولانا) محمد حمزہ عالی پور

پتہ

محمد حنیف ٹنکاروی

دارالعلوم ھدایت الاسلام،

عالی پور، نوساری، گجرات

موبائل:9737984123

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱	تقریظِ عالی	۷
۲	کوائفِ قلم	۹

علم القراءۃ والتجوید

۳	تصحیح قرآن	۱۴
۴	لحن داؤدی	۱۵
۵	خوش الحانی	۱۷
۶	کیا احادیث، ادعیہٗ ماثورہ اور درود شریف وغیرہ میں مکمل تجوید کی رعایت ضروری ہے	۱۸
۷	اقلاب اور اِخفاء شفوی کی اداء سے متعلق فنی وضاحت	۲۰
۸	وقف معانقہ	۲۳
۹	فن قراءات کا پیچیدہ مسئلہ	۲۶
۱۰	ضاد کی اداء	۳۰
۱۱	فوائد قراءات	۳۱
۱۲	قرآن مجید کا رسمی اعجاز اور حکمتیں	۳۳
۱۳	عشرۂ صغیر وکبیر کا تعارف	۳۶
۱۴	قراءات سبعہ اور قراءات ثلاثہ الگ الگ کیوں؟	۳۷
۱۵	فن تجوید	۴۱
۱۶	روایت حفصؒ میں ایک ہی تسہیل کیوں؟	۴۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۷	لفظ "الآن" سے متعلق گراں قدر نظم	۴۴
۱۸	سورۂ والضحیٰ میں ایک آیت کے وصل سے متعلق وضاحت	۴۸
۱۹	سورۂ نازعات میں ایک آیت میں وقف سے متعلق سوال وجواب	۴۹
۲۰	مسابقۂ تجوید وقراءات	۵۰
۲۱	امام ابوحنیفہؒ کی طرف نسبت کی تحقیق	۵۲
۲۲	درسگاہ تجوید میں تدویر یا حدر اتلاوت کی مقدار	۶۰

قرآنیات

۲۳	لفظ "اللہ" کا رسم	۶۴
۲۴	ایک الہامی تعبیر	۶۶
۲۵	انعقاد محفل حسن قراءت کے اہم مقاصد	۶۷
۲۶	ریڈیو سے تلاوت	۷۱
۲۷	مفلسی وفراوانی کا سنگم اور اشاعت قرآن	۷۲
۲۸	"شیخ المقاریٔ" تعبیر کی لغوی تحقیق	۷۶
۲۹	اذان واقامت میں "اللہ اکبر" کی راء کا اعراب	۷۸
۳۰	تلاوت کے دوران بے جا تکلفات اختیار کرنا	۸۱
۳۱	قرآن مجید میں کھڑا زبر کا محل، کتابت اور ہجے	۸۳

پندوموعظت

۳۲	اہم نصیحت	۸۶
۳۳	بیان قمر	۸۷
۳۴	۳۰/ رمضان کی رات	۸۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۵	ذاتی ڈائری سے	۹۱
۳۶	ابن الکتب یا ابوالکتاب	۹۴
۳۷	سرعت قراءت یا برکتِ وقت	۹۵
۳۸	ایک سال اور گھٹ گیا	۹۶
۳۹	کس طرح عشاق کو خاموش رہنا چاہیے	۹۷
۴۰	دورۂ حدیث دوسرے مدرسہ میں	۹۸
۴۱	ایک حدیث کے لئے ایک سال	۹۹
۴۲	سوشل میڈیا کی کارستانیاں	۱۰۲
۴۳	المیہ، کڑوا سچ	۱۰۴
۴۴	روح قربانی	۱۰۵
۴۵	اقتباسات از بیانات تبلیغی اجتماع ضلع نوساری وبلساڑ (گجرات)	۱۱۰

متفرقات

۴۶	تراویح پڑھانے والے حفاظ کرام کے لئے رہنما اصول	۱۱۴
۴۷	محمد ہی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)	۱۱۸
۴۸	درود وسلام سے شرک کی جڑ کٹ جاتی ہے	۱۱۹
۴۹	ہم بھی تو مجرم ہیں	۱۲۰
۵۰	مقدس لہو کا مقدس قطرہ	۱۲۳
۵۱	مدارس، دین کے قلعے ہیں	۱۲۵
۵۲	مدارس خیراتی ادارے نہیں، خیر کے سرچشمے ہیں	۱۲۷
۵۳	سگریٹ نوشی سے موت تک	۱۲۹
۵۴	ایک حسین چہرہ	۱۳۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۵	اعتراض	۱۳۱
۵۶	پریشان نہ ہوں اپنی اوقات میں رہو	۱۳۲
۵۷	قدردان کی تلاش	۱۳۴
۵۸	الوداع رمضان	۱۳۶
۵۹	دولت اخلاص اور امام ماوَرْدِی	۱۳۸
۶۰	آندھی وطوفان کا سبب اور اس کا نبوی طریقۂ کار	۱۳۹
۶۱	ذرا سی پی کے بہکنے لگے ہیں دیوانے	۱۴۳
۶۲	ٹنکاریہ میں نوجوانوں کے کیمپ سے متعلق دلی جذبات	۱۵۲
۶۳	فلسفۂ عید	۱۵۳
۶۴	عیدالاضحیٰ عہدووفا کا دن	۱۵۴
۶۵	خواب شرمندۂ تعبیر اور ختم بخاری شریف	۱۵۶
۶۶	۱۵/اگست (یوم آزادی)	۱۵۸
۶۷	آخری ہچکی	۱۶۰
۶۸	اے رونق ائے محفل ما!	۱۶۱
۶۹	سسکیوں کا تسلسل	۱۶۷
۷۰	آہ! مفتی ابراہیم صاحب گودھرا	۱۷۵
۷۱	ادراک	۱۷۸
۷۲	مدارس سے امت کا رشتہ	۱۷۹
۷۳	لفظ "حضرت" کی تحقیق	۱۸۰
۷۴	حالات کیوں؟	۱۸۱
۷۵	نظامت برائے مکتب سالانہ جلسہ	۱۸۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظِ عالی

از

حضرت مولانا احمد صاحب ٹنکاروی دامت برکاتہم العالیہ

(استاذ حدیث دارالعلوم فلاح دارین، ترکیسر)

باسمہ العلام

الحمد لاهله والصلوة علي اهلها - امابعد

اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ

دورقدیم سے یہ طریق چلا آرہا ہے کہ مطالعہ کے دوران کوئی علمی نکتہ ملا، کوئی پتہ کی بات نظر آئی، کسی تعبیر نے اثر ڈالا اسے محفوظ کرلیا۔ قلم نے قرطاس پر قید کرلیا، اسے کسی نے جواہر پارے، افکار پریشاں، بکھرے موتی، چمکتے موتی کے نام سے موسوم کیا۔

پیش نظر "قرطاس وقلم" نامی مجموعہ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے شروع کے صفحات تجوید وقراءت پر مشتمل ہیں، جو صاحب قلم کا محبوب مشغلہ ہے پھر اسلامیات کے مختلف گوشوں کے موتی اور شہ پارے مندرج ہیں۔ بعض علمی مجالس کو من وعن نقل کر کے دلچسپ مواد بہم پہونچایا ہے۔ یہ مضامین وقفے وقفے سے بطور حاصل مطالعہ قلم بند کر کے واٹس ایپ پر پیش کرتے رہے، جن کو باذوق قارئین نے پسند کیا، راقم نے رائے دی کہ اسے کمپوز کر کے محفوظ کرلینا چاہیے، اس طرح اب مجموعی سوغات پیش خدمت ہے، قطرہ قطرہ دریا شود کے تحت مجموعہ مرتب ہوگیا۔

صاحب قرطاس وقلم عزیزم قاری محمد حنیف صاحب زید مجدہ کی یہ دوسری کاوش ہے۔ اس سے پہلے "عمرۃ" کے حوالے سے جیبی مجموعہ شائع ہو چکا ہے۔ ماشاءاللہ موصوف کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذوق علمی ادبی ہے، اسلوب نگارش دلنواز ہے، جلسوں کی نظامت کا بھی اچھا درک ہے۔
اللھم زد فزد

اس مبارک مرحلے پر میں مسرت محسوس کرتا ہوں۔ دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں، اللہ پاک موصوف کو علمی، قلمی، ادبی اور فکری ترقیات سے نوازے۔ آپ کا اشہب قلم بے تکان گامزن رہے۔ فلاح وکامرانی وقدردانی ان کی قدم بوسی کرتی رہے۔ آمین

راقم
احمد ٹنکاروی عفی عنہ
خادم التدریس فلاح دارین ترکیسر
۹، ربیع الثانی ۱٤٤۰ بدھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کوائف قلم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسوله محمد النبي الأمين، وعلى آله وصحبه أجمعين، ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين، أما بعد:

"قرطاس وقلم" ان کالموں اور مضامین کا مجموعہ ہے جو گزشتہ چار پانچ سالوں سے یہ ناکارہ لکھتا رہا ہے، مختلف موضوعات، شخصیات اور حالات پر لکھے گئے مضامین پر مشتمل ایک کاوش ہے، الحمدللہ اکثر بلکہ تمام مضامین سوشیل میڈیا پر وقفہ وقفہ سے شائع ہو کر قارئین سے سوغات حاصل کر چکے ہیں۔ان کے جمع وترتیب اور اشاعت کا کوئی ارادہ نہیں تھا لیکن دو تین مرتبہ واقعہ یہ پیش آیا کہ موبائل میں لکھتے لکھتے تکنیکی خرابی کی وجہ سے بڑی محنتوں سے لکھا ہوا مضمون ایک ہی سیکنڈ میں محو ہو گیا، وہ لکھے ہوئے جذبات واحساسات اب تک ہو بہو نقل نہیں کر سکا۔ نیز قابل احترام بزرگوں اور مخلص و باوفا دوستوں نے اپنے انداز میں مہمیز کیا کہ اس کو ضرور شائع کیا جائے یا کم ازکم کمپیوٹر میں ہی جمع کر کے پی ڈی ایف بنالی جائے۔ان مخلص و باوفا، ذرہ نوازوں کے ہی شوق دلانے نے اور لکھے ہوئے مضامین کے محو ہو جانے کے اندیشہ نے اس بات پر آمادہ کیا کہ یہ منتشر تحریریں قارئین کے سامنے پیش کی جائیں، یوں محو ہو جانے کے اندیشے نے جمع کرنے پر ابھارا، گویا محویت (موت) میں زندگی ہے۔

دین حنیف کے خوش نصیب حاملین کے ساتھ کبھی ایسا بھی ہوا کہ سر پر کھڑی موت کو دیکھتے ہوئے بھی چاہا کہ تحریر کو مکمل کر لی جائے۔ عالمی شہرت یافتہ ایک ادیب وشاعر کا واقعہ ہے کہ ان کے کمرے میں ایک شخص ان کے قتل کے ارادہ سے گھس آیا، اس وقت وہ کچھ لکھ رہے تھے، انہوں نے اس شخص کی طرف دیکھا اور بڑے اطمینان سے کہا کہ چند سطریں رہ گئی ہیں، انہیں پورا کرلوں تو پھر جو چاہو کرو۔(نقوش فکر وعمل/ص ۲۰۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دراصل ان کے پیش نظر جو فکر تھی وہ اپنی تحریر کی نہیں، بلکہ اس کے ذریعہ دیئے جانے والے پیغام کی تھی۔ غور طلب بات یہ ہے کہ مذکورہ واقعہ میں ایک غیر مسلم شاعر و ادیب کے رویہ سے اپنے پیغام کے تئیں جس فکر مندی کا اظہار ہوتا ہے، کیا امتِ دعوت کے فرد کی حیثیت سے ہم میں بھی علوم نبویہ کو دوسروں تک پہنچانے اور اسے عام کرنے کی سچی تڑپ و لگن موجود ہے؟ تحریر و تقریر ذریعہ ہے اور مقصد و ہدف علوم نبویہ ہے، دعوت، پیغام اور علوم نبویہ سے خالی تحریریں و تقریریں ایسی ہی ہوا کرتی ہیں جیسے کاغذ کا پھول جس سے خوشبو کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ راقم الحروف یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ اس مجموعہ کے ہر کالم اور مضمون میں علمی تحقیقات پیش کی گئیں ہیں بلکہ یہ تو راقم کو ہو رہے سوالات و الجھنوں کو حل کرنے کی ادنی سی کوشش ہے، جن میں مجھ جیسے کم علموں کے لئے کچھ نہ کچھ رہنمائی تو ضرور مل ہی جائے گی۔ ان شاء اللہ ایک کڑوی مگر مبنی بر حقیقت بات عرض کرتا چلوں کہ جب جب بھی بندے کی تحریریں شائع ہوتی رہیں حوصلہ افزائی کے ساتھ ساتھ کچھ کرم فرماؤں کی طرف سے حوصلہ شکن باتیں بھی پیش آئیں اور کچھ نہ سہی تو چپّی تو ضرور سادھ لی جاتی اور یہ رویہ بھی سامنے والے کی ہمت کو توڑنے کے مترادف ہی ہے۔

خیر، معاف فرمائیں، بات دوسری جانب چلی گئی، دراصل حوصلہ افزائی، ترقی کا زینہ ہے، مولانا عبد الماجد دریابادی کی آپ بیتی پڑھ رہا تھا۔ مولانا نے اپنے علمی سفر کا حال لکھا ہے جن سے میں نے چند تعبیرات اور ایک واقعہ اخذ کیا، سوچا قارئین کی نذر کر دوں۔ مولانا دریابادیؒ فرماتے ہیں:" اسکولی (طالب علمی کی) زندگی میں پہلی مرتبہ فیل ہونے سے دوچار ہوا یعنی حساب (ریاضی) میں پاس بھر کے بھی نمبر نہ ملے، باقی سب میں حسب معمول بڑے اچھے نمبر تھے" نادان کی دوستی بھی کیسی مہلک اور عذاب جان ہو جاتی ہے، چھیڑنے والے اپنوں سے بڑھ کر اپنے تھے، لیکن بات کہاں سے کہاں پہنچی اور چھیڑ کا نتیجہ کیسا دور رس ثابت ہوا اور اس عالم اسباب میں بے جا ہنسی دل لگی بھی کیسی خطرناک ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاتی ہے"۔مولانا آگے فرماتے ہیں کہ درجہ ساتویں سے میں پروموشن پاکر آٹھویں میں گیا، آٹھویں ہی میں دوران سال اعلان آیا کہ سولہ برس سے کم سن کے اچھے ذہین و ہونہار لڑکے انتخاب کر کے لکھنؤ بھیجے جائیں، میرا بھی انتخاب ہوا اور کامیابی پا کر وظیفہ کا مستحق ہو گیا، یہ اعلان پڑھ کر دوسرے ساتھی مبہوت ہو گئے۔

مذکورہ تحریر سے ہم سمجھ سکتے ہیں کہ ساتھیوں کے درمیان آپس میں ایک دوسرے کا تعاون کم ازکم بذریعہ حوصلہ افزائی ضرور ہونا چاہئے جو آج کل ہمارے معاشرے میں بالکل مفقود نہیں تو کم یاب ضرور ہے۔ نیز جو چیز ہمیں مہارتوں کی جستجو پر اکساتی ہے، یہ ہے کہ بعض افراد میں بے پناہ تخلیقی صلاحیتیں موجود ہوتی ہیں لیکن انہیں ان کا بالکل احساس نہیں ہوتا یا ان صلاحیتوں کو بیدار کرنے اور ان کے متعلق شعور دلانے کے سلسلے میں کوئی فرد ان کی مدد اور رہنمائی نہیں کرتا۔ مشکل صرف ان قابلیتوں کے احساس کی ہے۔ خوش نصیب لوگ یا تو خود اپنے اندر موجود صلاحیتوں کا کھوج لگا لیتے ہیں یا تعلیم کے مرحلے سے گزرتے ہوئے کسی کا بیدار مغز استاد اسے باخبر کر دیتا ہے۔ مولانا دریابادیؒ کی بات پڑھ کر یہ بھی اندازہ ہوا کہ جب آپ پہاڑ کی بلندی پر چڑھنا شروع کریں تو چوٹی پر نگاہ رکھیں۔ اردگرد بکھری پڑی چٹانوں کی طرف نہ دیکھیں۔ اعتماد سے قدم قدم چلتے رہیں، جست لگانے کی کوشش نہ کریں، یوں آپ کا پاؤں ڈگمگا سکتا ہے۔

"اب زیادہ لب کشائی نہ کرتے ہوئے آخری بات عرض کرتا چلوں کہ زیر نظر مجموعہ کسی کی تحریروں کی محض کاپی نہیں ہے بلکہ یہ تمام وہ تحریریں ہیں کہ بندہ کو کسی نے سوال کیا یا خود پڑھتے پڑھاتے کوئی الجھن پیش آئی یا کبھی کوئی واقعہ سے متاثر ہوا تو ان تمام کوائف وحالات کو نوک قلم لانے کی کوشش کی ہے، اس لئے غلطی کا ہونا لازمی ہے کیوں کہ اس میدان میں ابھی قدم رکھنے کی کوشش کر رہا ہوں؛ لہذا قدردانوں سے اپنی عاجزانہ درخواست کرنے سے پہلے کسی حکیم و دانا کا قول رقم کردوں کہ "حرف غلط" کو مٹانے کے لئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحیح طریقۂ کار اپنایا جائے نہ کہ غلط جذباتی اقدامات اور نہ بے جا ردعمل کا اظہار کیا جائے۔

قارئین سے التماس ہے کہ فحش غلطی سے آگاہ فرما کر ممنون فرمائیں اور اس حقیر کے ساتھ احسان کا معاملہ فرمائیں۔ مختلف مضامین کے ایسے مجموعہ کے نام کے انتخاب میں بڑی الجھن پیش آتی ہے سوچتے سوچتے ناموں کی ایک فہرست جمع ہوگئی، ان میں سے اس نام "قرطاس وقلم" کا انتخاب کیا۔ اس مجموعہ کی تیاری میں روز اول سے آج تک جن جن محسنین نے جس نوع کی بھی مدد کی اور اپنا گراں قدر تعاون پیش کیا، ان تمام کا میں تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان تمام کو اپنی شایانِ شان دارین میں بہترین بدلہ عنایت فرمایے، اور اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر اسے تمام کے حق میں ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین یارب العالمین فقط والسلام

از قلم: محمد حنیف ٹنکاروی

خادم۔ دار العلوم ہدایت الاسلام، عالی پور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علم القراءۃ والتجوید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تصحیح قرآن

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ فرماتے ہیں کہ بعض لوگ ہمیشہ قرآن پڑھتے بھی ہیں مگر اس کی تصحیح کی طرف توجہ نہیں فرماتے نہ مخارج کی طرف اور نہ ہی صفات کی طرف کوئی صاحب،،ضاد،،کو صاف مخرج،،ظاء،،سے ادا کرتے ہیں،کوئی مخرج دال سے اسی طرح ثاء، سین، صاد، میں انکے نزدیک فرق ہے ہی نہیں حالانکہ اس سے (غلطی کی وجہ سے) بعض دفعہ معنی میں فساد ہو جاتا ہے۔

افسوس سے کہا جاتا ہے کہ اس کوتاہی میں اہل علم (علماء، حفاظ) کا نمبر غیر اہل علم سے کچھ بڑھا ہوا ہے۔

حرفوں کی تصحیح کرنا اور اس کے مطابق تلاوت کرنا واجب العین ہے۔

(ارشادات حکیم الامت ص ۹۰ اصلاح انقلاب امت ص ۴۰)

محرومی کی تعریف

محرومی کا مطلب دکھ، تکلیف، مایوسی، معذوری، بدحالی اور دوسروں سے پیچھے رہ جانا ہوتا ہے، محرومی خدا کی قربت کا راز ہے۔ وہ خدا جس کے ہاتھ میں آسمان اور زمین کے خزانے اور ان کی بادشاہی ہے۔ جس شخص نے اس راز کو جان لیا اس کی محرومی اس کی عظیم ترین راحت بن جاتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لحن داؤدی

حضرت داؤد کو دو معجزے عطا کئے گئے تھے ایک ان کی سریلی اور خوبصورت آواز جس میں اس قدر تاثیر تھی کہ جب وہ زبور کی تلاوت کرتے تھے تو انسانوں کے ساتھ چرندو پرند بھی وجد میں آجاتے تھے حضرت داؤد علیہ السلام کی اسی طرز تلاوت کو لحن داؤدی کہا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کو معجزے عطا کرتا تھا جو ایک سطح پر ان کی قوم کے لئے ان کے نبی ہونے کی دلیل بھی ہوا کرتے تھے۔

حضرت داؤدؑ کو دوسرا معجزہ یہ عطا کیا گیا تھا کہ ان کے ہاتھوں میں لوہے اور فولاد کو موم کی مانند نرم ونازک کردیا گیا۔

حضرت داؤد علیہ السلام ستر (۷۰) لہجوں (طرزوں) کے ساتھ زبور پڑھتے تھے اوران کی قرأت میں ایسا سوز تھا کہ شدید بخار میں مبتلا شخص بھی جھوم جھوم جاتا تھا اور جب وہ زبور پڑھتے ہوئے روتے تو خشکی اور تری پر بسنے والا کوئی بھی ذی نفس ایسا نہ تھا جو خاموشی اور نہایت توجہ سے آپ کی قرأت کو سنتا اور روتا نہ ہو۔ (فتح الباری ۹/ ۷۲)

ستر طرزوں میں زبور پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ ان کا ہر طرز دوسرے سے مختلف اور جدا ہوتا تھا لحن (طرز) نغمات اور لہجاتِ اصوات کی مختلف انواع واقسام میں سے ایک قسم ہے جب ایک قاری قرآنِ کریم کو ترنم سے پڑھتا ہے تو کیا اس کے لئے قانونِ نغمہ سے مدد لینا اور ان لہجوں کو استعمال کرنا جائز ہے؟

اس ساری بحث کا دارومدار حضرت حذیفہ بن یمانؓ کی اس روایت پر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”إقرءوا القرآن بلحون العرب وأصواتها ، وإیاکم ولحون أهل الفسق الخ“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قرآن کو عربوں کے لہجوں اور ان ہی کی آواز میں پڑھو اور اہل فسق اور اہل کتاب کے لہجوں سے بچو میرے بعد کچھ ایسے لوگ آئیں گے جو گویوں اور ماتم کرنے والوں کی طرح قرآن کو گا گا کر پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا ان گویّوں اور ان کی گائیکی سے متاثر ہونے والوں کے دل فتنوں سے لبریز ہوں گے۔

(مختصر قیام اللیل از محمد بن نصر المروزی، ص ۵۸، طبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد ۷/ ۱۶۹، بیہقی فی شعب الایمان ۵/ ۵۸۰)

اس حدیث میں قرآنِ کریم کو عرب کے لہجوں اور ان کی آواز میں پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے اور شیطانی اور فحش قسم کے گانے گانے والے فاسق و فاجر گلوکاروں اور عیسائی چرچوں کے راہبوں اور نوحہ گروں کے لہجوں میں قرآن کو پڑھنے سے منع کیا گیا ہے اس ممنوعیت میں تلاوتِ قرآن کے وہ لہجے بھی داخل ہیں جو روافض یومِ عاشورا کے موقع پر دورانِ ماتم اختیار کرتے ہیں کیوں کہ ان میں حرمت کی دو وجوہات پائی جاتی ہیں ایک ان کا عجمی ہونا اور دوسرا یہ کہ ماتم کرنے والوں کے لہجے ہیں اور حدیث میں ان دونوں قسموں کے لہجوں میں قرآن پڑھنا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کو مختلف الحان اور طرزوں میں پڑھنا مطلق حرام نہیں ہے بلکہ بعض طرزوں میں پڑھنے سے روکا گیا ہے اور بعض طرزوں میں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے چنانچہ اہل عرب کی آواز اور لہجوں میں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے لیکن عجمیوں، اہل کلیسا اور گلوکاروں کے لہجوں اور ان کی آواز میں پڑھنے سے منع کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو گلا دیا ہے۔

لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ ماہر قاری سے رابطہ کرے اور معتبر قُراء کی تلاوتوں کو بار بار سنیں اس طرح کوشش کرنے سے تلاوت میں حلاوت پیدا ہوگی۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خوش الحانی

آج کل لوگ خوش الحانی کو تلاش کرتے ہیں چنانچہ میرے بیان میں یہ عیب نکالا کہ خوش الحان نہیں ہے میں نے کہا کہ بھائی انسان تو ہوں آواز منھ سے نکلتی ہے دوسرے کے کانوں تک پہنچ جاتی ہے جو مضامین کی تبلیغ میں کافی ہے میں خوش الحانی اور بدالحانی کو کیا جانوں اور میں تو اس کو بھی پسند نہیں کرتا کہ آواز کے درست کرنے کے لئے گلے پر حلوے باندھے جاویں جیسا کہ آج کل بعض قراء کا معمول ہے۔

ممکن ہے کہ کسی کو یہ شبہ ہو کہ حدیث میں آیا ہے کہ قرآن خوش آوازی سے پڑھو تو ذرا حدیث کی تفسیر پڑھی ہوتی۔ اسی حدیث میں راوی کہتے ہیں کہ خوش آوازی یہ ہے کہ پڑھتے ہوئے ایسا معلوم ہو کہ اس کے دل میں خدا کا خوف بھرا ہوا ہے اور اگر بلغم کا صاف کرنا مقصود ہے تو میں اس کا ایک دوسرا طریق بتلاتا ہوں اس طریق سے صاف کرو وہ یہ ہے کہ عشقِ خدا پیدا کرو بلغم اور سب رطوبات خود خاکستر ہو جاویں گی۔

تو خوش الحانی کے وہ معنیٰ ہیں جو اوپر مذکور ہوئے کہ اگر کوئی پڑھتے ہوئے سنے تو یوں سمجھے کہ خوفِ خدا سے اس کا قلب لبریز ہے مگر لوگ آجکل خوش الحانوں کو ڈھونڈتے ہیں چنانچہ پڑھنے والے اپنے ساتھ خوش آوازوں کو رکھتے ہیں اکثر تین تین چار چار مرد اور جوان لڑکے رہتے ہیں کہ وہ گلے ملا ملا کر گاتے ہیں سو ان رسوم کو تو چھوڑو۔

(خطبات حکیم الامت۔ جلد ۲۴ ص ۱۲۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا احادیث، ادعیۂ ماثورہ اور درود شریف وغیرہ میں مکمل تجوید کی رعایت ضروری ہے؟

تجوید کے تمام اصول اور ضوابط چونکہ فصیح عربی زبان کے درست ادا کرنے کے بنیادی اصول ہیں، لہذا قرآن مجید کے ساتھ یہ مخصوص نہیں، بلکہ غیر قرآن مجید میں بھی ان کی پیروی کرنا مستحسن بلکہ ضروری ہے، البتہ قرآن مجید میں ان کی رعایت کی خاص تاکید ہے، اس لئے کہ قرآن مجید فصیح عربی میں نازل ہوا ہے۔

جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے" انا انزلنه قرأنا عربيا" لہذا اذان، اذکار، اور ادعیۂ ماثورہ میں بھی تجوید کے بنیادی اصول کا لحاظ رکھنا چاہئے۔

مخارج اور صفات لازمہ ممیزہ کی حد تک تو تمام عربی کلام میں رعایت ضروری ہے، اس لئے کہ ان کی رعایت نہ کرنے سے معنی میں فرق آجاتا ہے بلکہ بعض مرتبہ معنی ہی غلط ہوجاتے ہیں۔ جیسے درود پاک میں" اللهم صل کے معنی اے اللہ! رحمت نازل فرما۔ اب کوئی بجائے صاد کے سین پڑھے۔ اللهم سل تو ترجمہ ہوگا نعوذ باللہ اے اللہ تلوار چلادے۔ تو فحش معنی پیدا ہوگیا، جبکہ صفات عارضہ جیسے مد، اخفاء، اظہار اور ادغام وغیرہ میں رعایت ضرورت کے بقدر مستحسن ہے، لیکن شرعا اس کی ممانعت بھی نہیں۔

فن تجوید کا موضوع تو صرف حروف قرآنیہ ہی بیان کئے جاتے ہیں۔

(وموضوع التجويد الحروف الهجائية القرآنية۔ خلاصة البيان ص ٦)

احادیث کے حروف تجوید کا موضوع نہیں ہیں، کیوں کہ فن تجوید کا تعلق قرآن مجید سے ہے اور فن تجوید تین اجزاء پر مشتمل ہے، مخارج الحروف، صفات لازمہ اور صفات عارضہ۔

ہاں! مخارج اور صفات ممیزہ کی تبدیلی سے معنی غلط ہوجاتا ہے، لہذا یہاں یہ کہنا درست ہوگا کہ مخارج اور صفات لازمہ ممیزہ کا تعلق عربیت سے ہے چنانچہ احادیث اور دیگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عربی عبارات میں بھی معنی کی تبدیلی ہوجائے ایسی غلطی قابل قبول نہیں ہوگی۔ اسی کوفنی اصطلاحات میں اوپر ذکر کیا گیا کہ احادیث وغیرہ میں مخارج اور صفات لازمہ ممیزہ کو ضرور ادا کرنا ہے، صفاتِ عارضہ میں گنجائش ہوتی ہے کہ ادا کرے یا نہ کرے۔ کمامرّ چنانچہ دار الافتاء، دارالعلوم دیوبند کے ایک فتویٰ میں بھی اس کو واضح انداز میں پیش کیا گیا ہے، ملاحظہ فرمائیں۔" ادعیۂ ماثورہ اور درود شریف وغیرہ بھی صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھنا چاہئے، الفاظ کی تصحیح کی حدتک کہ جس سے معنی نہ بدلیں، تجوید ضروری ہے، باقی دعاؤں میں تجوید کے دوسرے قواعد: اخفاء، اظہار، مد، غنہ وغیرہ کے اہتمام کی ضرورت نہیں ہے، اکابر امت کا یہی معمول رہا ہے اور اخفاء وغیرہ قواعد کی رعایت تو قرآن کریم میں بھی کوئی واجب اور ضروری نہیں ہے، بلکہ مستحب ہے (امداد الفتاوی: ۳۰۵/۱، کتاب القراءۃ تحقیق وجوب علم تجوید وقراءت) انتہی

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ تجوید کا موضوع قرآن مجید ہی ہے تاہم بعض حضرات نے احادیث کو بھی تجوید کا موضوع قرار دیا ہے۔

("و اما موضوعه فالقرآن و قال بعضهم و الحديث" نهاية القول المفيد / ص ۲۵)

تو مناسب ہوگا کہ مکمل فنی مسائلِ تجوید نیز فنی باریکیوں کا اجراء گو احادیث میں ضروری نہیں ہے، ہاں مراد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کے پیش نظر ضروری امور، جیسے تصحیح حروف کی رعایت کی جائے نہ کہ صفات عارضہ کی بھی۔ چنانچہ قرآن مجید کے علاوہ عربی عبارات، احادیث وغیرہ میں اخفاء، اظہار، ادغام اور مد یعنی تمام صفات عارضہ وغیرہ کو ادا کرنا ضروری نہیں ہے، صرف مخارج اور صفات لازمہ ممیزہ کو ادا کرنا ازحد ضروری ہے۔

مصادر و مراجع

[۱] امداد الفتاویٰ ج ۲،۱ [۲] فتح الرحمن شرح خلاصة البیان [۳] تجوید کی اہمیت
[٤] کمال الفرقان [۵] نہایۃ القول المفید وقف معانقہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اقلاب اور اخفاء شفوی کی اداء سے متعلق فنی وضاحت

نون ساکن وتنوین کے بعد باء آئے تو نون کو میم سے بدل کر اخفاء سے پڑھنے کو اقلاب کہتے ہیں۔میم ساکن کے بعد باء آئے تو غنہ کے ساتھ پڑھنے کو اِخفاء شفوی کہتے ہیں۔چونکہ اقلاب و اِخفاء شفوی کی ادائیگی ایک ہی ہے لیکن حقیقت کے اعتبار سے دونوں الگ الگ ہیں، فرق اتنا ہے کہ اقلاب میں میم بدلی ہوئی ہے اور اِخفاء شفوی میں میم اصلی ہے۔اقلاب اور اخفاء شفوی کی ادائیگی میں مختلف انداز سے اغلاط واقع ہوتی رہتی ہیں۔(۱) بعض لوگ اقلاب و اِخفاء شفوی کو ادا کرتے وقت ہونٹوں کو بالکل بند کر دیتے ہیں (سختی سے ملاتے ہیں)۔(۲) دوسرے بعض ہونٹوں کو بالکل کھُلا رکھتے ہیں۔صحیح اور جمہور کا قول و معمول ہونٹوں کو نرمی سے ملا کر میم کو اداء کرنا ہے۔جمہور کے صحیح قول کی وضاحت سے پہلے کچھ تمہیدی گفتگو پیش کی جاتی ہے تاکہ بات سمجھنے میں آسانی ہو۔مخرج و صفاتِ میم، میم تمام حالتوں (مشدد، ساکن، مدغم، اِخفاء و اقلاب) میں شفتین کے ملنے سے ادا ہوتی ہے۔میم میں ٦ صفات پائی جاتی ہیں (۱) جہر (۲) توسط (۳) استفال (٤) انفتاح (٥) اذلاق (٦) غنہ

مخرج و صفاتِ باء، باء دونوں ہونٹوں کے مکمل ملنے سے ادا ہوتی ہے، باء کی ادائیگی میں ہونٹ میم کی بنسبت زیادہ سختی سے ملتے ہیں۔باء میں ٦ صفات پائی جاتی ہیں (۱) جہر (۲) شدت (۳) استفال (٤) انفتاح (٥) اذلاق (٦) قلقلہ

باء میں ہونٹ سختی سے بند ہوتے ہیں اس لئے کہ باء میں صفت شدت ہے جس کی بنا پر آواز کا رکنا پایا جاتا ہے اور میم میں صفت توسط ہے جس کی وجہ سے آواز جاری رہتی ہے، اسی آواز کے جاری رہنے کی وجہ سے میم میں غنہ ہوتا ہے۔

میم میں صفت توسط پائے جانے کی وجہ سے میم کو ہونٹوں کے کھلا رکھنے کے ساتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ادا کرنے سے مخرج میں بُعد لازم آتا ہے جیسے (ترمیھم بحجارۃ) جیسی امثلہ میں ہونٹوں کو کھلا رکھ کر پڑھا جائے تو میم ادا نہیں ہوگی بلکہ اس کی جگہ ھاء کی آواز میں درازگی پائی جائے گی۔ یہ واضح غلطی ہے اس لئے کہ اس میں میم کی ذات معدوم ہوگئی۔ یہ طریقہ مشائخ سے بلا واسطہ ثابت نہیں ہے اس لئے کہ اس کی بنیاد اجتہاد پر ہے اور نہ تو اہل فن میں سے کسی نے اس بات کو نقل کیا ہے۔

اقلاب اور اخفاء شفوی میں ہونٹوں کے کھلا رکھنے کی ابتداء اور اس کے پھیلنے کا سبب

اس قول کے اول قائل مصر کے شیخ علامہ عامر بن سعید بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ ہیں، جبکہ شیخ عامر رحمۃ اللہ علیہ ابتداء میں ہونٹوں کے کھلا رکھنے کے قائل نہ تھے اور نہ ہی انہوں نے اس طریقے سے اپنے شیوخ سے پڑھا تھا بلکہ وہ تمام اہل فن کی طرح ہونٹوں کو بند کرنے کے ہی قائل تھے، لیکن انتہائے عمر میں ائمہ کی نصوص کو اجتہاد کے طریقے سے سمجھتے ہوئے ہونٹوں کے کھلا رکھنے کے قائل ہو گئے پھر اسی موقف کو نشر فرمایا یہاں تک کہ یہ طریقہ پھیل گیا۔ (ہدایت القراء)

شیخ عامر عثمانؒ ادارہ اشاعت القراءت مصر کے مسئول عام تھے، شیخ عبدالباسط مرحوم نے انکشاف فرمایا ہے کہ ہم نے جب مصر سے باہر تلاوت کی تو اپنے اساتذہ کی اداء (ہونٹوں کو بند کرنا) کے مطابق اداء کیا لیکن شیخ عامر عثمانؒ کے یہاں ہمیں جانا پڑتا تو ہمیں پابند کرتے کہ ہونٹ کھلا رہے گا، شیخ عامر اپنی آخری عمر میں مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور وہاں بہت سے لوگوں نے ان سے پڑھا چنانچہ آج بھی مدینہ منورہ اور مکہ المکرمہ کی کچھ شخصیات شفتین کو کُھلا رکھ کر پڑھنے کے شکار ہیں۔ (تجوید وقراءت کا پیغام)

شیخ عبدالفتاحؒ اور علامہ محمود امین طنطاوی کا بیان ہے کہ شیخ عامر عثمانؒ نے آخری عمر میں اپنے قول سے رجوع کر لیا تھا، مذکورہ دونوں شخصیات شیخ عامر کے شاگردوں میں سے ہیں۔ (ہدایت القراء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ شیخ محمود علی البنا رحمۃ اللہ علیہ کی ریکارڈنگ جو سورہ آل عمران اور سورہ یونس کی ہے وہ اطباق شفتین کے ساتھ ہے، شیخ منشاوی رحمۃ اللہ علیہ کی سورہ نحل اور ترتیل کے ساتھ تمام قراتیں اطباق کے ساتھ ہیں، اسی طرح شیخ مرحوم عبدالباسط رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ بہتیمیؒ کی ریکارڈنگ بھی اطباق کے ساتھ ہے۔

خلاصہ بحث

اس مسئلہ کا خلاصہ یہ ہے کہ اقلاب و اخفاء شفوی کے وقت اطباق شفتین متقدمین ائمہ سے نص اور صحیح متصل سند کے ساتھ ثابت ہے اور جمہور قراء کا اس پر اتفاق ہے۔ ہونٹوں کو مکمل یا تھوڑا کھلا رکھنا (فرجۂ قلیلہ) ایک جدید قولِ غلط ہے جو متصل سند سے ثابت نہیں ہے، یہ اجتہاد ہے اور اجتہاد کو تسلیم کرنا اس جگہ صحیح نہیں ہے۔

فنی صراحت

قاری کو چاہئے کہ اقلاب و اخفاء شفوی کی ادائیگی کے وقت میم کو ہونٹوں کے دبانے (سختی و پختگی) سے اجتناب کرے، تاکہ خیشوم سے کھینچا ہوا غنہ پیدا نہ ہو، لہذا میم کو نرمی یعنی بغیر سختی اور تکلف کے، ساکن کر دینا چاہیے۔ (نہایۃ القول المفید ص ۱۲۳/ ۱۲٤)

معلوم ہوا کہ میم ساکن کو نہایت نرمی و لطافت سے شفتین کو ملا کر خیشوم سے غنہ کے ساتھ ادا کرنا چاہیے۔ میم میں ہونٹوں کو مضبوطی سے ملانے کی عادت قابل اصلاح ہے۔

مصادر و مراجع

(۱) جهد المقل (۲) نهاية القول المفيد (۳) ہدایت القراء (٤) فتح الرحمن (٥) رہبر تجوید (٦) فوائد مکیہ (۷) تجوید و قراءت کا پیغام (۸) جمال القرآن و کمال الفرقان (۹) دیگر کتب تجوید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقفِ معانقہ

کسی بھی کلام میں دوران گفتگو وقف بہت اہمیت کا حامل ہوتا ہے وقف کے غلط ہونے سے معنی ومفہوم میں غلطی واقع ہوکر منشاء ومقصد کبھی تبدیل ہوجاتا ہے تو کبھی ختم ہو جاتا ہے جب کہ قرآن مجید تو کلام اللہ ہے اس میں تو بہت زیادہ اہتمام ہونا چاہیے۔

اسی لئے قاری ومقری کے لئے علوم خمسہ (تجوید، قراءات، وقف، رسم، عدا لآی) میں رسوخ پیدا کرنا ضروری ہے۔

اسی لئے امام الفن قاری ومقری جناب محب الدین صاحب رحمہ اللہ نے بڑے درد سے فرمایا تھا کہ موجودہ زمانے میں ایسے لوگ بھی ہیں جو قرآن کریم کو تجوید کے ساتھ بہت عمدہ پڑھتے ہیں مگر جس وقت اوقاف میں غلطی کرتے ہیں تو سن کر بڑی کلفت ہوتی ہے اسی لئے قاری صاحب رحمہ اللہ نے ایک رسالہ بنام "جامع الوقف" تحریر فرمایا جو آج بھی مدارس میں داخل نصاب ہے اور مرجع کی حیثیت رکھتا ہے۔

امت کی سہولت کے لئے اسلاف نے قرآن مجید میں جگہ جگہ وقف کی علامتیں وضع فرمائیں ان میں سے ایک وقف معانقہ ہے۔ معانقہ کی علامت تین تین نقطے ہیں۔

معانقہ کے لغوی معنی گلے لگنا

اصطلاح میں جب کسی آیت میں قریب قریب دو مساوی الحیثیت وقف جمع ہوجائیں تو اس کو وقف معانقہ کہتے ہیں اس کا حکم یہ ہے کہ یہ علامت جہاں کہیں آئے تو دونوں میں سے کسی ایک جگہ وقف اور دوسری جگہ وصل کرنا ضروری ہے دونوں جگہ، وقف اسی طرح دونوں جگہ وصل مناسب نہیں ہے ورنہ درمیان والا کلمہ بے ربط ہوجائے گا جیسا کہ سورۂ بقرہ کی شروع میں آیت: ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ میں فِيْهِ کا تعلق "رَيْبَ" سے بھی ہے اور "هُدًى" سے بھی ہے تو اب دونوں میں سے یا تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"رَیْبَ" پر وقف اور "فِیْہِ" کو ملا کر پڑھیں یا برعکس پڑھیں۔

علامہ جزری رحمہ اللہ "النشر" میں فرماتے ہیں کہ: قرآن مجید میں وقف معانقہ کی علامت سب سے پہلے امام جلیل حضرت ابوالفضل رازی رحمہ اللہ نے لگائی ہے اس کو وقف مراقبہ بھی کہا جاتا ہے چنانچہ عرب حضرات آج بھی مراقبہ سے ہی تعبیر کرتے ہیں معانقہ میں "ن" اور "ق" سے نقطہ لے کر اس کی علامت تین تین نقطے قائم فرمائی ہے مکمل قرآن مجید میں کل ملا کر علی اختلاف الاقوال ۳۷ جگہیں بیان فرمائی ہیں بعض نے ۳۵ مواقع اور صاحب "الاہتدا فی الوقف والابتداء" نے وقف معانقہ کے ۳۹ مواقع ذکر کئے ہیں۔

تمام مواقع آیتوں کی تعیین کے ساتھ کتابوں میں درج ہیں تفہیم الوقوف نامی کتاب میں بھی صفحہ ۲۵۱ سے تمام مواقع کو ذکر کیا گیا ہے۔

امام ابوالفضل رازیؒ فرماتے ہیں: کہ میں نے یہ نام معانقہ "علم عروض (اوزان) کی اصطلاح مراقبہ" سے اخذ کیا ہے شعر میں اوزان ہوتے ہیں اسی علم عروض کی اصطلاح مراقبہ کے معنی ہوتے ہیں دو خفیف سبب ایک ساتھ آجائے تو ان میں سے کسی ایک کا اسقاط ضروری ہے، یہاں فن تجوید میں دو خفیف سببوں سے مراد دو وقف ہیں۔

امام ابوالفضل رازیؒ کے حالات زندگی

اسم گرامی: عبدالرحمن بن محدث احمد بن حسن بن بُندار پیدائش سن ہجری ۳۷۱ آپ مقری ہونے کے ساتھ ساتھ بلند پایا محدث تھے آپ ابن مجاہدؒ کے مایۂ ناز شاگرد ابو عبداللہ المجاہدی کے شاگرد ہیں اور آپ نے علی بن داؤد دارانی سے ابن عامر شامی کی قرأت حاصل کی اور مختلف علاقوں میں مختلف شیوخ سے پڑھا۔

شیخ مستغفری فرماتے ہیں: کہ امام ابوالفضل رازی کے بے شمار تلامذہ ہیں ان میں سے ایک قابل ذکر ابوبکر خطیب بغدادی ہیں ابوالفضل رازی ثقہ تھے زیادہ تنہا سفر کرنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے تھے اور قراءات کے ائمہ میں ان کا شمار رہا ہے اور ہمیشہ تنہا عبادت کے عادی تھے بلکہ ویران مساجد میں قیام فرماتے تھے کسی سے کوئی چیز لیتے نہیں تھے یحییٰ بن مَندہ فرماتے ہیں: بہت سے لوگوں نے آپ سے ایک مدت تک قرآن مجید پڑھا پھر آپ کرُمان کے علاقہ میں منتقل ہو گئے اور وہاں حدیث کا درس ایک مدت تک دیا اور اُوشیر نامی شہر میں سن ہجری ۴۵۴ جمادی الاولی میں وفات پا گئے۔

شیخ خلال فرماتے ہیں: کہ جب امام ابوالفضل ہمارے پاس سے کرُمان جانے لگے تو لوگوں کی ایک جماعت رخصت کرنے کے لئے پیچھے پیچھے چلنے لگی امام ابوالفضل نے سب کو ڈانٹ کر ہٹا دیا اور یہ شعر پڑھا

اذا نحن أدلَجنا و أنتَ أمامنَا — في لمطايانا بذكراك حاديا

اور خلال فرماتے ہیں: کہ یہ اشعار بھی آپ گنگناتے رہتے تھے۔

ياموت ما اجفاک من زائر — تنزِلُ بالمرء على رغمه

وتأخذ العذراء من خدرها — وتأخذ الواحد من أمه

یعنی اے موت! تو کتنا سنگ دل مہمان ہے کہ انسان کے نہ چاہتے ہوئے بھی تو اس کے پاس آجاتا ہے۔

اور پاک دامن کنواری لڑکی کو اس کے پردے سے کھینچ لیتا ہے اور اکلوتے بیٹے کو اس کی ماں سے چھین لیتا ہے۔

مصادر ومراجع

(۱) النشر (۲) رسالہ وقف التجاذب (المعانقة) (۳) جامع الوقف (۴) توضیح الوقف (۵) معلم الاداء فی الوقف والابتداء (۶) تفهيم الوقوف (۷) كامل الوقف (۸) سیر اعلام النبلاء (ج ۱۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فن قراءات کا پیچیدہ مسئلہ

اَللّٰهُ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ ضُعۡفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنۡۢ بَعۡدِ ضُعۡفٍ... (الروم آیۃ ۵۴) اس آیت میں لفظ ضعف تین مرتبہ آیا ہے اور امام حفصؒ کے نزدیک تینوں ضعف کے ضاد پر فتحہ اور ضمہ دونوں پڑھ سکتے ہیں۔

اس سلسلہ میں چند باتیں سمجھنے کی ضرورت ہے قبل اس کے کہ ہم ان تمام باتوں کو سمجھیں مقدمہ کے طور پر ایک اہم بات پیش خدمت ہے۔

ائمہ قرأت اور ان کے رُواۃ کا جو دور تھا وہ قرأت کے اختیار کا دور تھا کہ اولاً یہ حضرات ایک نہیں بلکہ متعدد شیوخ سے مختلف ومتعدد قراءات کو پڑھتے اور حاصل کرتے تھے پھر ان وجوہِ مقروءہ متواترہ سے مرجح یا مؤید کی بنیاد پر ایک وجہ کا انتخاب فرما کر ایک قرأت ترتیب دیتے پھر اپنے تلامذہ کو خاصۃ اپنی اختیار کردہ قرأت پڑھاتے مگر ساتھ ہی ساتھ کوئی شاگرد دیگر وجوہ کی ان سے درخواست کرتا تو وہ بھی پڑھاتے تھے اس طرح جس قرأت کو ان سے اختیار کیا وہ ان کی قرأت کہلائی اب امام حفصؒ نے امام عاصمؒ کی اختیار کردہ وجوہ کو ان سے حاصل کیا اور اس کو اختیار بھی کیا سوائے ایک مقام کے کہ جس کی انہوں نے خود وضاحت فرمائی۔

چنانچہ علامہ دانیؒ نقل کرتے ہیں: ”انه لم يخالف عاصما في شيء من قراءته الا حرفا واحدا في الروم“ یوں خزینۃ القراءات سے کچھ کو اختیار کرنے اور اپنانے کا دور جاری ہی تھا تو امام حفصؒ نے بھی ضمہ کی قرأت کو اختیار فرمایا جیسا کہ امام ابو محمد مکی القیسی اپنی کتاب ”الابانۃ“ میں امام نافعؒ کا ملفوظ نقل فرماتے ہیں کہ میں نے ستر تابعین سے متعدد قراءات حاصل کیں لیکن ان میں سے ہر استاذ کے ذخیرہ اختلاف سے کچھ کا انتخاب کر کے اسے ترتیب دیتے ہوئے منتخب وجوہ قراءات کا ایک سیٹ بنالیا اور آپ اپنے اکثر تلامذہ کو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

یہی قرأت پڑھاتے چنانچہ قالون نے اسی سیٹ کو پڑھا اسی وجہ سے قالون اور ورش کے مابین تقریباً تین ہزار سے زائد حروف میں اختلاف ہے، دوسری مثال امام کسائی نے امام حمزہ سے قرأت پڑھی ہے مگر دیگر مشائخ سے بھی قرأت حاصل کی ہے پھر اپنی منتخب قرأت کا ایک سیٹ تیار فرمایا جس میں امام حمزہ سے تین سو مواقع میں اختلاف ہے۔

یوں وہ دور انتخابات واختیارات کا دور تھا تو امام حفص نے "ضعف" کے ضاد کا ضمہ مختلف وجوہ کے تحت امام عاصم کے خلاف اختیار فرمایا ہاں یہ بات الگ ہے کہ حفص نے ضمہ کن سے پڑھا اس کی تعیین ووضاحت دانی رحمہ اللہ کی "تیسیر" جزری رحمہ اللہ کی "النشر" میں بھی نہیں ہے، البتہ اختیارِ ضمہ کے لئے حدیث عبداللہؓ بن عمرؓ کا ضرور دخل رہا ہے۔

اختلف عن حفص فروي عنه عبيد وعمر وانه اختار فيها أي في الروم فقط الضم خلافا لعاصم للحديث الذي رواه حفص عن الفضيل بن مرزوق عن عطية العوفي عن ابن عمر مرفوعاً الخ۔

اب ایک سوال ذہن میں آتا ہے کہ جب حفص نے امام عاصم سے ضعف کا فتحہ پڑھا ہے تو پھر ضمہ کیوں اختیار فرمایا بالفاظ دیگر حفص نے کیوں عاصم کی مخالفت کی؟ وہ کیا وجوہِ ترجیح ہیں؟

تو اس کا جواب ملاحظہ ہو امام حفصؒ کے اختیار کردہ ضمہ کی چند وجوہ یہ ہیں:

(۱) فتحہ کی بنسبت ضمہ کے رُواۃ وناقلین کی تعداد زیادہ ہیں چنانچہ ائمہ عشرہ میں سے سات ائمہ "ضمہ" جب کہ تین فتحہ نقل کرتے ہیں۔

(۲) دوسری وجہ وہ حدیثِ عبداللہؓ بن عمرؓ ہے جس میں عبداللہ بن عمرؓ نے خدمت بابرکت میں جب "اللہ الذی خلقکم من ضعف" کو تینوں جگہ فتحہ ضاد سے پڑھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فتحہ کی جگہ ضمہ پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳) معناً ضمہ کا قوی ہونا جیسا کہ امام خلیل فراہدیؒ کے حوالہ سے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بیان فرمایا ہے کہ ضاد کے ضمہ کے ساتھ ضُعف جسمانی ضعف کے معنی میں اور فتحۂ ضاد عقلی ضعف کے معنی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جسمانی اعتبار سے گویا ضعیف پیدا فرمایا ہے مگر عقل کے اعتبار سے قوی پیدا فرمایا جس کی وجہ سے اونٹ، ہاتھی جیسے جانوروں پر قابو پالیتا ہے۔

رہی بات کہ پڑھنے والا کیا پڑھے ضمہ یا فتحہ؟ تو بات واضح ہے کہ ضاد کا فتحہ تو قرأت بسند متصل ومنقول ہے باقی رہا ضاد کا ضمہ تو اگر چہ حفص کا اختیار کیا ہوا ہے اور بعد کے لوگ مثلاً آپ کے طرق وتلامذہ میں عمرو بن صباح وعبید بن صباح دونوں ضاد کے ضمہ کا مختار عند حفص ہونا بیان بھی کرتے ہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ضاد کے ضمہ والی قرأت کی سند کا اتصال ابھی بھی محتاج تحقیق وتتبع ہے۔

چنانچہ بروایت حفص ضمہ پڑھتے ہوئے خیال رہے کہ سنداً اور روایۃً فتحہ ہی قوی ہے لہذا جب روایۃً وسنداً پڑھا جائے فتحہ کے ساتھ ہی پڑھنا چاہیے تاکہ سند کا اتصال باقی رہے اور علی حسب التلاوت پڑھا جائے تو ضمہ ہی پڑھیں مگر اس وقت بھی خیال رہے کہ بروایت حفص اگرچہ عقلاً ضمہ ہی قوی ہے مگر روایۃً وسنداً فتحہ ہی قوی ہے اس وجہ سے عرب سے چھپنے والے مصاحف میں صرف فتحہ ہی چھپتا ہے لہذا صرف ضمہ پر اکتفا نہ ہونا چاہئے جیسا کہ ہمارے یہاں فتحہ غیر مقرو جیسا ہو گیا ہے نیز مصاحف کے حاشیہ میں " الضم أولى " جو لکھا جاتا ہے یہ اولویت عقلاً ودرایۃً ہے نہ کہ سنداً اور روایۃً۔

خلاصہ یہ ہوا کہ امام عاصمؒ سے فتحہ وضمہ دونوں منقول ہیں مگر سنداً حفص عن عاصم فتحہ ہی ہے جب کہ ضمہ مفضل عن عاصم منقول ہے نیز امام حفص اپنے تلامذہ کو دونوں پڑھاتے تھے مگر فتحہ سنداً اور ضمہ اختیاراً پڑھاتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مفضلؒ کا مختصر تعارف

مفضل بن محمد بن یعلی کوفی بڑے درجہ کے نحوی ہیں دوسری صدی کے اکابرِ نحو و افاضل قرأت میں سے ہیں نیز امام عاصم کے ممتاز تلامذہ میں آپ کا بھی نام ہے، علامہ دانی علیہ الرحمہ نے امام عاصم کے جو تین معتمد راوی بیان کئے ہیں ان میں شعبہ و حفص کے بعد تیسرے یہ مفضل ہیں یہ مفضل امام عاصم سے تلمذ کے بارے میں خود فرماتے ہیں کہ میں ہمیشہ امام عاصم کی خدمت میں حاضر ہو کر قرأت سیکھتا تھا مگر کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ میں کسی عذر کی بنا پر درس میں حاضری نہیں دے سکتا تو امام صاحب بنفس نفیس میرے گھر تشریف لاتے اور میں آپ سے سبق پڑھتا اسی لئے آپ نے اول سے آخر تک پورا قرآن مجید امام عاصم رحمہ اللہ سے ہی پڑھا ہے مفضل نے تمام مواقع ضعف کو امام عاصم رحمہ اللہ سے ضاد کے ضمہ کے ساتھ پڑھا ہے۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضاد کی اداء

ضاد کو ڈال پڑھنے سے نماز نہ ہوگی، کیوں کہ ڈال عربی زبان کا حرف نہیں، ضاد کی مشابہت دال یا ڈال سے بالکل نہیں ہے۔ (احسن الفتاوی جلد ۳ ص ۹۰)

اگر کوئی شخص ضاد کے بارے میں معذور ہے تو اس کے لئے بھی یہ جائز نہیں کہ وہ اس کے بجائے ارادۃً دوسرا حرف پڑھے بلکہ کوشش معذور کو بھی اسی بات کی کرنی چاہئے کہ ضاد اپنے ہی مخرج سے تمام صفات کی رعایت کے ساتھ ادا ہو لیکن اگر باوجود ارادہ اور بھرپور کوشش کے بھی صحیح طور پر ادا نہ ہو سکے تو پھر صحیح کے بجائے جو تلفظ ہوگا وہ بوجہ عذر معاف ہوگا، تاہم خیال رہے کہ اس کا تلفظ زیادہ قریب تر ہو اگر مخرج سے نکالنے کے قدرت نہیں تو کم ازکم صفات کی رعایت رکھے تاکہ صحیح تلفظ سے کچھ قریب ہو ہی جائے۔

(سبیل الرشاد ص ۲۱۸)

ادب سے ہی علم آتا ہے

حضرت امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت الاستاذ امام مالکؒ کے سامنے ورق بھی بہت آہستہ اُلٹتا تھا کہ کہیں اس کی آواز ان کو سنائی نہ دے۔ استاذ سے بڑے ادب سے گفتگو کروان سے کبھی "کیوں" سوال نہ کرو۔ امام ربیع فرماتے ہیں کہ امام شافعیؒ کے سامنے مجھ کو کبھی پانی پینے کی جرأت نہ ہوئی۔ تعلیم المتعلم میں ہے کہ استاذ کی تعظیم میں یہ بھی داخل ہے کہ ان کی اولاد اور متعلقین کی بھی توقیر کرے، نیز یہ کہ علم کے زوال کا سبب معلم کے حقوق کی رعایت نہ کرنا ہے۔ (مخزن اخلاق)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فوائد قراءات

قراءات مختلفہ میں امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے وسعت وسہولت اور آسانی پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ مزید یہ کہ ایک قراءت (روایت) سے دوسری قراءت (روایت) کی تائیدوتوثیق اور توضیح وتفسیر ہوتی ہے اور متعدد معانی مستنبط ہوتے ہیں جس سے قرآن مجید کا کمالِ بلاغت اور کمالِ اعجاز ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے- وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتا (آل عمران ۱۶۹) مذکورہ آیت میں" ولا تحسبن" میں تین قراءات ہیں۔

[۱] يَحْسَبَنّ یہ واحد مذکر غائب

[۲] تَحْسَبَنَّ

[۳] تَحْسِبَنَّ

آخری دونوں واحد مذکر مخاطب اور لفظ" قتلوا" میں دو قراءات ہیں:

[۱] قُتِلُوا [۲] قُتِّلُوا لفظ " ولا تحسبن " اور" قتلوا" کی قراءات کو ملائیں تو چار قراءات بنتی ہیں۔

چاروں مع ترجمہ درج ذیل ہیں۔(۱) وَلَا يَحْسَبَنّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتا {يَحْسَبَنّ بالیاء اور قتلوا کی تاء بالتشدید}

ترجمہ۔ اور وہ لوگ اپنے آپ کو مردہ نہ سمجھیں جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بے دردی سے شہید کردیے گئے۔

(۲) ... (۳) وَلَا تَحْسَبَنَّ / تَحْسِبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتا {تحسبن بالتاء اور سین بالفتح وبالکسر اور قتلوا بلا تشدید}

اور تم لوگ ان لوگوں کو مردہ نہ سمجھو جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کردیے گئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(٤) وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا {تحسبن بالتاء وسین بالفتح اور قتلوا بالتشدید}

اور تم ان لوگوں کو مردہ نہ سمجھو جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کردئے گئے

شہداء کی زندگی کیسی ہے؟

حدیث :- قال : سألنا عبدالله (هو ابن مسعود) عن هذه الآية : {ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله أمواتا بل أحياء عند ربهم يرزقون} [3 / آل عمران/ 169] قال: أما إنا سألنا عن ذلك فقال (أرواحهم في جوف طير خضر لها قناديل معلقة بالعرش تسرح من الجنة حيث شاءت ثم تأوي إلى تلك القناديل. فاطلع إليهم ربهم اطلاعة فقال : هل تشتهون شيئا ؟ قالوا : أي شيء نشتهي ؟ ونحن نسرح من الجنة حيث شئنا . ففعل ذلك بهم ثلاث مرات فلما رأوا أنهم لن يتركوا من أن يسألوا، قالوا : يا رب ! نريد أن ترد أرواحنا في أجسادنا حتى نقتل في سبيلك مرة أخرى فلما رأى أن ليس لهم حاجة تركوا) رواہ مسلم ۱۸۸۷

ترجمہ :- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آیت کے متعلق سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے پیٹوں داخل کردی جاتی ہیں، ان کے لئے عرشِ الٰہی کے ساتھ قندیلیں لٹکی ہوئی ہیں ۔ یہ روحیں جنت میں جہاں چاہیں سیر کرتی پھرتی ہیں، پھر ان قندیلوں میں واپس آجاتی ہیں، اللہ تعالی ان کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور پوچھتے ہیں: تمہیں کسی چیز کی خواہش تو نہیں؟ وہ کہتی ہیں: ہم کس چیز کی خواہش کریں، ہم جہاں چاہتی ہیں سیر کرتی رہتی ہیں ۔ پروردگار ان سے تین مرتبہ سوال کرتے ہیں، وہ جب دیکھتی ہیں کہ جواب دئے بغیر چارہ نہیں تو کہتی ہیں: اے رب! ہماری روحیں واپس دنیا میں لوٹا دے تاکہ ہم تیری راہ میں پھر جہاد کریں اور پھر شہید ہوں ۔ (مسلم شریف ۱۸۸۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید کا رسمی اعجاز اور حکمتیں

قرآن مجید وہ عظیم الشان کتاب ہے جس کا ہر پہلو ایک چیلنج اور معجزہ ہے تمام کلماتِ قرآنیہ اپنی کتابت، تلاوت اور بیان میں معجزہ ہیں اور کتابت کا اعجاز کلمات کی بناوٹ میں کمی وزیادتی سے ظاہر ہوتا ہے بعض حروف کتابت میں موجود ہوتے ہیں مگر پڑھے نہیں جاتے اسی طرح بعض حروف لکھے نہیں ہوتے مگر پڑھے جاتے ہیں معروف قواعد املائیہ کے خلاف کلمات قرآنیہ کی کتابت بھی رسم قرآنی کا ایک اعجاز ہے جو اپنے اندر متعدد حکمتوں اور اسرار ورموز کو سموئے ہوئے ہے۔

کلماتِ قرآنیہ کا ایک بڑا حصہ تلفظ کے موافق مکتوب ہے لیکن چند کلمات ایسے بھی ہیں جو تلفظ کے خلاف لکھے ہوئے ہیں قرآن مجید کی موجودہ رسم 'رسم عثمانی ہے اور رسم عثمانی توقیفی ہے لہذا اس میں تبدیلی کر کے قواعد املائیہ کے موافق لکھنا جائز نہیں ہے۔

زیر نظر مضمون دراصل مصر کے ایک عالم دین کی کتاب ''إعجاز رسم القرآن'' کا اُردو ترجمہ وتلخیص ہے اس تحریر میں حضرت مؤلف نے رسم قرآن کے اعجاز وحکمت کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

راقم الحروف چند مثالیں پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہے جس سے اندازہ ہوگا کہ موجودہ رسم میں کیا کیا حکمتیں پوشیدہ ہیں۔

رسم میں حرف کے حذف کی مثال

آیت کریمہ ''ان الحسنٰت یذھبن السیئات لفظ''الحسنٰت'' قرآن مجید میں تین مرتبہ واقع ہے تینوں مرتبہ حذف الف کے ساتھ لکھا گیا ہے اس کے بالمقابل ''السیئات'' الف کے ساتھ لکھا گیا ہے ان دونوں کلمات کی حکمت یہ ہے کہ حسنٰت بدون الف لکھا گیا جس کی وجہ سے" نون اور تاء" مل گئے جو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ نیکی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگرچہ قلیل ہو لیکن انسان کے ساتھ ملصق رہتی ہے جدا نہیں ہوتی اس کے برعکس "السیئات" کا الف کے ساتھ لکھنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ برائی ہمیشہ انسان کے ساتھ نہیں رہتی توبہ سے زائل ہو جاتی ہے گویا الف فاصلہ (جدائی) بتانے کے لئے ہے۔

حرف کی زیادتی کی مثال

لفظ "اوریکم" دو طرح واقع ہوا ہے ایک ہمزہ کے بعد واو کی زیادتی اور دوسرا ہمزہ کے بعد واو کے بغیر۔

آیت کریمہ سَأُورِيكُمْ دَارَ الْفٰسِقِينَ میں واو کی زیادتی اللہ تعالیٰ کی عظمت وشان پر دلالت کرتی ہے۔

جب کہ آیت کریمہ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ أُرِيكُمْ إِلَّا مَآ أَرَىٰ میں غور وفکر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں "اریکم" کا تعلق "فرعون" کے ساتھ ہے تو بغیر واو کے لکھا گیا یہ بتانے کے لئے کہ فرعون کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

گویا حرف کی زیادتی علوّ شان کا اظہار کرتی ہے اور حرف کی کمی ذلت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

حرف کی زیادتی کی ایک اور مثال

سورۃ قریش میں "ایلاف" اور "الاف" بالیاء اور بلا یاء دونوں طرح مرسوم ہے اس کی حکمت یہ ہے کہ ایلاف بمعنی موانست، محبت ومودت، خاندانِ قریش گرمیوں میں شام اور سردیوں میں یمن تجارت کے لئے جایا کرتے تھے قریش چونکہ بڑا خاندان اور کعبۃ اللہ کے خادم تھے تو خاندانی عزت کے پیش نظر لوگ جلدی قریش سے مانوس ہو جاتے تھے تو الاف بغیر یاء کے لایا گیا جو محبت کرنے میں سرعت کو بتاتی ہے جس کا اظہار لکھائی میں بھی یاء کے حذف سے کر دیا جبکہ قریش اتنا جلدی کسی سے مانوس نہیں ہوتے تھے کسی سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متاثر ہونے میں دیر لگاتے تھے تو لکھائی میں یاء لے آئے جو موانست کی تاخیر پر دلالت کرتی ہے۔

حذف یاء کی مثال

کلمہ ابراھم ھاء کے بعد بالیاء اور بلا یاء دونوں طرح مرسوم ہے سورۃ بقرہ میں ابراھم بغیر یاء کے اور دیگر سورتوں میں بالیاء ہے تو اس کی حکمت یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ۸۴ سال کی عمر میں لڑکا حضرت اسماعیل علیہ السلام عطا فرمایا تو جن آیات میں اسماعیل علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے کا ذکر ہے ان آیات میں بغیر یاء کے اور جن آیات میں پیدائش کے بعد کا تذکرہ ہے ان آیات میں یاء کے ساتھ لکھا گیا ہے گویا بغیر یاء افراد کی کمی اور بالیاء افراد کی زیادتی پر دلالت کرتی ہے۔

مصادر و مراجع

(۱) اعجاز رسم القرآن (۲) رائیہ (۳) شرح رائیہ (۴) معرفۃ الرسوم (۵) ملخص از درسِ رائیہ بمقام انکلیشور (۶) رشد

شانِ مصطفی ﷺ

نبی کریم ﷺ کی شرافتوں کو بیان کرنے کے لئے شرافت کا لفظ ناکافی ہے، عظمتوں کے لئے عظمت کا لفظ ناکافی ہے۔ آپ ﷺ کی رفعتوں کے لئے رفعت و بلندی کا لفظ ناکافی ہے، اور کیوں کر ہو جب کہ شرافت خود ہی دہلیز مصطفی کی بھکاری ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عشرۂ صغیر وکبیر کا تعارف

علامہ شاطبیؒ نے شاطبیہ میں سات امام اور ہر امام کے دوراوی اور ہر راوی کے دو طریق میں سے صرف ایک طریق کو بیان کیا ہے۔ جیسے امام نافع اور ان کے دوراوی قالون اور ورش پھر قالون کے دو طریق ابونشیط اور حلوانی میں سے صرف ابونشیط کو بیان کیا ہے اور ورش کے دو طریق ازرق اور اصبہانی میں سے صرف ازرق کو بیان کیا ہے ایسے ساتوں ائمہ کی قراءات کو امام اور ان کے ساتھ دوراوی اور ہر راوی کے صرف ایک طریق کو بیان کیا ہے اسی شاطبی کے اسلوب پر علامہ جزریؒ نے الدرة المضيئة میں تین قراءات کو بیان کیا ہے یوں شاطبی والی ۷ قراءتیں اور درۃ والی تین کل ملا کر دس ۱۰ کو عشرۂ صغیر کہتے ہیں انہی دس قراءتوں کو علامہ جزریؒ نے طیبۃ النشر میں بیان کیا ہے جس کا انداز یہ ہے کہ امام، اور انکے دوراوی اور ہر راوی کے دونوں طریق کو بیان کیا ہے اس لئے وجوہات بھی بڑھ گئیں تو کثرت وجوہ کی بناء پر طیبہ والی قراءات کو عشرۂ کبیر سے تعبیر کیا جاتا ہے جیسے مد متصل کے موقع پر بطریق شاطبی ورش کے لئے ازرق کے طریق سے صرف طول جبکہ طیبہ میں دونوں طریق ہیں اس لئے طول کے ساتھ ساتھ توسط بھی ہے تو ظاہر ہے کہ عشرۂ کبیر میں وجوہات بڑھ گئیں۔

نوٹ: ائمہ عشرہ مع رواۃ وطرق دیکھنے کے لئے کتب قراءات ملاحظہ فرمائیں، نیز شیخ القاری حضرت محمد صدیق دامت برکاتہم ہی کی مایۂ ناز تصنیف المیسرۃ بزبانِ اردو ملاحظہ فرمالیں، جس میں ائمہ کے اسماء کو نقشہ کی شکل میں پیش کیا گیا ہے اور عشرۂ کبیر کے اصول مع فروش ایک پارہ سہل انداز میں پیش کیا گیا ہے المیسر ۃ کتاب نیٹ پر پی ڈی ایف کی شکل میں بھی موجود ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قراءات سبعہ اور قراءات ثلاثہ الگ الگ کیوں؟

إنَّ هذا القرآن أنزل على سبعة أحرف فاقرءوا ما تيسّر منه

"یہ قرآن مجید سات حروف پر نازل کیا گیا ہے ان میں سے جو تمہارے لئے آسان ہو اس طریقے سے پڑھ لو" (صحیح بخاری شریف مع القسطلانی ص ۴۵۳ ج ۷ بحوالہ علوم القرآن)

یہ حدیث معنی کے اعتبار سے متواتر ہے چنانچہ مشہور محدث امام ابوعبید قاسم بن سلام رحمہ اللہ نے اس کے تواتر کی تصریح کی ہے اور حدیث وقراءات کے معروف امام علامہ جزریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مستقل کتاب میں اس حدیث کے تمام طُرق جمع کئے ہیں ان کے علاوہ متعدد محدثین نے اسی طرح نقل کیا ہے۔

مذکورہ بالا حدیث میں "سبعۃ احرف" سے کیا مراد ہے؟ اس سلسلہ میں تقریباً پینتیس اقوال بیان کئے جاتے ہیں۔ (البرھان فی علوم القرآن ج ۱)

سبعۃ اُحرف کی تشریح میں جتنے اقوال کتب تفسیر وحدیث اور علوم قرآن میں بیان کئے جاتے ہیں ان میں راجح قول یہ ہے کہ سات حروف سے مراد اختلاف قراءت کی سات نوعیتیں ہیں۔

وہ سات قسمیں (نوعیتیں) یہ ہیں:

(۱) مفرد وجمع کا اختلاف

(۲) تذکیر وتانیث کا اختلاف

(۳) وجوہ اعراب کا اختلاف

(۴) صرفی ہیئت کا اختلاف

(۵) نحوی اختلاف

(۶) لفظ کا ایسا اختلاف جس سے حروف بدل جائیں جیسے تعلمون اور یعلمون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۷) لہجوں کا اختلاف

یہی قول علامہ ابن قتیبہؒ، امام ابوالفضل رازیؒ، قاضی ابوبکر باقلانیؒ، اور محقق جزریؒ نے اختیار فرمایا ہے (فتح الباری ص ۲۵ و ۲۶ ج ۹ اور اتقان)

امام جزری رحمۃ اللہ علیہ کتاب ''النشر'' میں فرماتے ہیں کہ میں اس حدیث کے بارے میں تیس ۳۰ سال سے زیادہ غور وفکر کرتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اس کی تشریح کھول دی جو اوپر ذکر کر دی گئی۔

فی زمانناسبعہ قراءات اور مافوق السبعہ یعنی ثلاثہ قراءات پڑھی پڑھائی جاتی ہیں کیونکہ یہی عشرہ اب تمام محققین کے نزدیک متواترہ ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دس قراءات پر ائمہ کا اتفاق ہے اور ان دس میں سے ہر ایک کے دو دو راوی ہیں اس طور پر روایات کی تعداد بیس تک پہنچ گئی ہے (رسالہ حدیث سبعۃ احرف اور علامہ ابن جریر طبری)

ملا علی قاریؒ نے دس قراءات کے بارے میں اپنے مشائخ سے ان قراءات کو نہ صرف نماز میں پڑھنے کو نقل کیا ہے بلکہ ایک ہی نماز میں مختلف قراءات کو جمع کرنا معمولِ مشائخ ہونے کی بھی وضاحت فرمائی ہے (حوالہ مذکورہ)

مندرجہ بالا کلام سے یہ بات واضح ہوگئی کہ باتفاق علماء متواتر قراءتیں دس ہیں البتہ اس بحث میں کچھ امکانی سوالات ہوسکتے ہیں مندرجہ ذیل سطور میں وہ سوالات مع جوابات کو تحریر میں لانے کی کوشش کی گئی ہے۔

ایک سوال یہ ہوسکتا ہے کہ آج کل سبعہ قراءات، شاطبیہ سے پڑھائی جاتی ہیں، شاطبیہ بنام ''حرز الامانی ووجہ التہانی'' میں سات قراءات ہی کیوں ہیں؟ بقیہ قراءات ثلاثہ متواترہ کو کیوں شامل نہیں کیا؟

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جواب: امام شاطبیؒ نے علامہ دانیؒ کی کتاب ''التیسیر'' کو نظم کیا ہے ''التیسیر'' میں سات قراءتیں تھیں اس لئے شاطبیہ میں بھی سات بیان کی گئیں۔

ہاں یہ سوال علامہ دانیؒ پر ہوسکتا ہے کہ انہوں نے اپنی تصنیف ''التیسیر'' میں صرف سات ہی قراءات کیوں بیان کیں جبکہ ما فوق السبعہ ثلاثہ بھی تو متواترہ ہیں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ علامہ دانی رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ ابن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''کتاب السبعۃ'' کے مضمون کو مختصر و سہل اسلوب میں بیان کر کے ایک کتاب ترتیب دی جس کا نام ''التیسیر'' رکھا اب رہی بات یہ کہ علامہ ابن مجاہد نے کتاب السبعۃ میں سات قراءات ہی کو کیوں بیان کیا؟

اس کے تین جوابات پیش خدمت ہیں

(۱) علامہ ابن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے محض اتفاقاً ان سات قراءتوں کو جمع کر دیا تھا ان کا منشا یہ ہرگز نہیں تھا کہ ان کے سوا اور دوسری قراءتیں غلط یا نا قابل قبول ہیں، علامہ ابن مجاہد کے اس عمل سے دوسری غلط فہمی یہ بھی پیدا ہوئی کہ بعض لوگ ''سبعۃ احرف'' کا مطلب یہ سمجھنے لگے کہ ان سے یہی سات قراءتیں مراد ہیں جنہیں ابن مجاہد نے جمع کیا ہے حالانکہ ''سبعۃ احرف'' کی صحیح تشریح وہ ہے جو اوپر گزر چکی ہے چنانچہ جب یہ غلط فہمی پیدا ہوئی تو متعدد علماء (مثلاً علامہ شذائیؒ اور ابو بکر بن مہرانؒ) نے سات کے بجائے دس قراءتیں ایک کتاب میں جمع فرمائیں چنانچہ قراءات عشرہ کی اصطلاح مشہور ہوگئی (النشر، علوم القرآن)

(۲) نیز ابن مجاہدؒ کی مراد کو بیان کرتے ہوئے اُن ہی کے معاصر امام ابو الفتح عثمان بن جنی اپنی کتاب ''المحتسب'' میں فرماتے ہیں کہ ابن مجاہدؒ کا مقصد یہ نہیں کہ ماورائے سبعہ غیر متواتر ہیں بلکہ یہ سات مشہور اور مروج ہیں اس لئے انہیں جمع کیا

(فن تجوید و قراءت مکالمات کے آئینہ میں)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(۳) شیخ احمد بن فارس سلوم نے ابن مجاہدؒ کی سات ہی قراءتوں کے جمع کرنے کی تین وجوہ بیان کی ہیں۔

الف: حضرت عثمانؓ نے سات مصاحف تیار کروائے تھے جب ابن مجاہدؒ نے قراءتوں کو جمع کرنا چاہا تو اسی سات عدد کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی کتاب میں سات ہی قراءتوں کو بیان کیا اس سے ہرگز دوسری قراءتوں کو خارج کرنا مقصود نہیں تھا۔

ب: حدیث میں ''سبعة أحرف'' سے مراد تو کچھ اور ہے لیکن تبرّک کے طور پر ابن مجاہدؒ نے اپنی کتاب میں سات ہی قراءتوں کو لیا تاکہ نفس حدیث میں سات کے عدد سے میری کتاب کی موافقت ہو جائے۔

ج: اُس زمانہ میں سات ائمہ بہت مشہور تھے ان کی طرف نسبت کر کے لوگ قرآن مجید پڑھتے پڑھاتے تھے ان کی قراءتیں بہت رائج تھیں اس وجہ سے ابن مجاہد نے وہی مشہور سات قراءتوں کو اپنی ''کتاب السبعة'' میں شامل کیا۔

(ملخص از مقالہ القراء السبعة وأسباب اقتصار المؤلفين عليهم شيخ دکتور احمد بن فارس سلوم مولود ۲۷ یا ۱۹۷۶)

معلوم ہوا کہ سبعہ کے علاوہ دیگر قراءات کا غیر متواتر ہونا محض اس مغالطہ کی بنیاد پر ہوا جو ابن مجاہدؒ کے منشا کو صحیح طور پر نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے ورنہ ابن مجاہدؒ کا یہ مقصد ہرگز نہیں ہے اور چونکہ ابن مجاہدؒ کی اس کتاب سے مغالطہ واقع ہوا ہے اس لئے بعد کے لوگوں نے ابن مجاہدؒ کے ان قراءات سبعہ کے بیان پر اکتفا کرنے کو نامناسب قرار دیا ہے

مصادر ومراجع

(۱) مظاہر حق (۲) منجد المقرئین (۳) الواحة الخضراء في تاريخ القراءة والقراء (۴) شرح سبعہ (۵) عنایات رحمانی (۶) علوم القرآن (۷) تجوید وقراءات مکالمات کے آئینہ میں (۸) حدیث سبعة أحرف اور علامہ ابن جریر طبری (رسالہ) (۹) تاریخ علم قراءات (۱۰) القراء السبعة وأسباب اقتصار المؤلفين عليهم (مقالہ) (۱۱) ذاتی ڈائری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فن تجوید

فن تجوید کا تعلق قرآن مجید سے ہے اور تجوید سے آراستہ تلاوت کی تاثیر سے کس کو انکار ہے، فن تجوید نہ ہوتا تو گویا الفاظ گونگے ہوتے، یہ تجوید ہی ہے جو حرفوں میں داخل ہو کر آتش فشاں ماحول کو گل فشاں بنا دیتا ہے، تجوید کے بغیر قرآن کا تصور کیجئے صرف بے دست و پا حروف معلوم ہوتے ہیں جو زبان حال سے یوں گویا ہوتے ہیں۔

ناقدو! تم تو میرے فن کی پرکھ رہنے دو
اپنے سونے کو میں پیتل نہیں ہونے دوں گا

شخصیت فنکار معمہ نہیں واحد
فن ہی میں ہوا کرتا ہے فن کار کا پرتو

جادہ فن میں بڑے سخت مقام آتے ہیں
مر کے رہ جاتا ہے فن کار امر ہونے تک

تلاوت سے پہلے اعوذ پڑھنے کی حکمت

امام رازیؒ فرماتے ہیں کہ بے شک بندہ کی زبان جھوٹ، غیبت، چغل خوری کی وجہ سے نجس ہو جاتی ہے، تو اللہ تعالیٰ کے حکم تعوذ کے ذریعہ بندے کی زبان پاک ہو جاتی ہے تاکہ وہ لسانِ طاہر کے ذریعے اس کلام باری کو پڑھے جو پاکیزہ رب نے اتارا ہے۔ (التفسیر الکبیر ج۱ ص ۹۵)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

روایت حفص میں ایک ہی تسہیل کیوں؟

سوال : حفصؒ کی روایت میں صرف " ءاعجمی " ہی میں کیوں تسہیل ہے؟ دوسرے کوئی کلمہ میں کیوں نہیں؟

جواب : اولا معلوم ہونا چاہئے کہ روایت حفص میں تسہیل صرف ءاعجمی ہی میں نہیں بلکہ سات جگہوں پر ہے البتہ سات میں سے ۶ جگہوں پر تسہیل جائز اور ایک جگہ ءاعجمی میں واجب ہے۔

روایت حفصؒ میں کل ملا کر سات جگہوں پر تسہیل ہے۔

{۱} اللہ دوجگہ

{۲} الآن دوجگہ

{۳} الذکرین دوجگہ

{٤} ءاعجمی ایک جگہ

مذکورہ پہلی تین جگہوں میں دو، دو، وجہ تسہیل وابدال ہے البتہ ابدال میں آسانی ہے اس لئے ابدال ہی اولی ہے اور معمول بہا ابدال ہی ہے۔[لیکن جو وجہ ثابت عند القراء اور متروک عند الناس ہوگئی ہو اس وجہ کو کبھی کبھی پڑھنا چاہئے۔]

" ءاعجمی " میں صرف ایک وجہ تسہیل ہے جو روایتی طور پر واجب ہے۔

ہاں سات جگہوں میں تسہیل کی نوعیت الگ ہے وہ یہ کہ مذکورہ سات میں سے شروع کے تین کلمات میں دونوں ہمزہ کو باقی رکھنا ضروری ہے تا کہ جملہ انشائیہ کا خبریہ سے شبہ نہ ہو جائے، تو اشتباہ سے بچانے کے لئے دونوں کو باقی رکھ کر تسہیل وابدال دو وجہ بیان ہوئی ہیں۔

اور رہی بات " ءاعجمی " کی تو یہاں بھی دونوں کو باقی رکھنا ضروری ہے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صرف ایک وجہ تسہیل ہی روایتا ثابت ہے نہ کہ ابدال۔

ءاعجمی میں تسہیل کی وجہ تخصیص:- یہ کہہ سکتے ہیں کہ " ءاعجمی "میں شروع میں دو ہمزہ ہیں اور فوراً بعد عین ہے جو اداء دشواری کا باعث ہے اس لئے " ءاعجمی " کے علاوہ کوئی اور کلمہ کی تعیین نہیں ہے۔ واللہ اعلم (ھذا ما عندی)

مستفاد:- عنایات رحمانی ج/۱ کمال الفرقان، فوائد مکیہ

علوم نبویہ کا موازنہ

مدارس میں پڑھائے جانے والے علوم درحقیقت ربانی علوم ہیں۔ دنیوی علوم؛ ربانی علوم کے سامنے ہیچ ہیں، دنیوی علوم کا موازنہ نبوی علوم سے کرنا سب سے بڑی بے وقوفی ہے بلکہ بے وقوفی کی انتہا ہے، آج بڑی آسانی سے لوگ کہہ دیتے ہیں کہ باہر نکل کر دیکھو لوگ انگریزی اور دیگر علوم سیکھ کر اپنے اندر کیسی بیداری پیدا کرتے ہیں، ایسا کہنے والوں کے دلوں میں علوم اسلامیہ کی اہمیت نہیں ہے، حالاں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا میں تشریف لا کر تمام علوم بہا دیے، دنیا قائم ہے یہی علوم ربانی کی بناء پر، دنیا کا بقاء اور خاتمہ یہی علوم نبوی پر ہے۔

اللہ سے کرے دور، وہ تعلیم بھی فتنہ
املاک بھی، اولاد بھی، جاگیر بھی فتنہ
ناحق کے لئے اٹھے تو شمشیر بھی فتنہ
شمشیر ہی کیا نعرہ تکبیر بھی فتنہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لفظ "آلان" سے متعلق گراں قدر نظم

شیخ عبدالفتاح القاضی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی نفیس ترین کتاب "البدور الزاھرۃ" (بطریق شاطبیہ والدرۃ) میں سورہ یونس میں واقع لفظ "آلان" سے متعلق پانچ صورتوں کی وجہیں گیارہ اشعار میں نظم کردی ہیں۔ (بدور الزاھرہ ص ۱۵۰)

اشعار مع ترجمہ پیش خدمت ہے۔

پہلی حالت

فهمزها امدد مبدلا و سهلا

والام ثلث معهما والقصر كلا

ترجمہ: پس تم اس کے ہمزہ (وصلی) کو الف سے بدلتے ہوئے طول کرو اور (وجہ ثانی میں) تسہیل کرو اور ان دونوں (ابدال و تسہیل) کے ساتھ (لٰن کے) لام میں تثلیث کرو اور دونوں (آ اور لا) میں قصر کرو۔

حالت دوم

ومد همزا او اقصرن و سهلا

والام ثلث عند كل تفضلا

ترجمہ: اور ہمزہ میں طول اور ضرور بالضرور قصر اور تسہیل کرو اور (ان وجوہ ثلاثہ میں سے) ہر ایک کے ساتھ لام میں تثلیث کرو تاکہ تم فضیلت پا جاؤ۔

حالت سوم

واقصر لأ منتم وفي الهمز خذا

تثليثه واللام فاقصر تحتذي

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وإن توسط بدلا فسهلا.

او امددن في الهمز ثم مع كلا

في اللام توسيط وقصر واقصرا

في الهمز واللام كما تحررا

وبدلا مدو في الهمز انقلا

مدا وتسهى لاتكن مبحلا

ومعهما في اللام فامددو اقصر

واقصر لهمز مع لام تنصر

ترجمہ.....

تم "ءامنتم" میں قصر پڑھتے ہوئے (ءآلٰن) کے ہمزہ میں وجوہ ثلاثہ (تثلیث) کوضرور لےلو اور لام میں قصر کروتا کہ تم مقتدیٰ ہوجاؤ۔

اگرتم بدل میں توسط کروتو (ءآلٰن میں) ضرور تسہیل کرو یا ہمزہ میں ضرور مد (طول) کرو۔

پھران دونوں کے ساتھ لام میں توسط اور قصر ہیں اور تم ہمزہ اور لام دونوں پر قصر کروجیسا کہ (کتب فن میں) تحریر کیا ہے۔

تم بدل میں طول کرو اور (ءآلٰن کے) ہمزہ میں طول وتسہیل ضرور نقل کردو، تم شریف ہوجاؤ گے۔

اورتم ان دونوں (ءآلٰن کے ا کے طول وتسہیل میں سے ہر ایک) کے ساتھ لا میں دو دو وجہیں پڑھو، یعنی طول وقصر کرو اور ہمزہ (ا میں) اور لا میں قصر کرو، تمہاری مدد کی جائے گی۔

حالت چہارم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وإن تقف فالتسعة الاولي انقل

علي الثلاثة التي في البدل

ترجمہ: اور اگر تم (آلٰن پر) وقف کر دو تو تم تین (آمنتم کے اس) بدل پر جو جاری ہوئی ہیں، (آلٰن میں وہ) پہلی نو ۹ وجہیں نقل کر دو جو پہلی، دوسری حالت میں گزر چکی ہیں۔ اس طرح ضربی وجہیں ۲۷ بن جائیں گی۔

حالت پنجم

ومد همزا ثم سهل واقصرا

لاما وثلث بدلا تاخرا

وفيها وسطا او امددوا اجعل

قصر الهمز ثم لام تفضل

وبدلا ثلث وذي حالاتها

خمسا اتت عن الثقات عدها

ترجمہ: تم (آلٰن میں) طول کرو، پھر اس میں تسہیل کرو۔ اور (ان دونوں پر) لا میں ضرور قصر پڑھو، اور بدلِ مؤخر میں تثلیث کرو۔

اور توسط یا طول کرو اور ہمزہ اور لا میں قصر کرو، تم فضیلت دیئے جاؤ گے۔

اور (آ اور لا کے قصر پر) بدل میں تثلیث کرو، اور یہ آلٰن کی پانچ حالتیں معتبر (مشائخ) سے منقول ہیں، تم انہیں شمار کرلو۔

خلاصہ کلام

جمع الجمع میں پڑھی جانے والی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔

قالون کے لیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آ.....(طول)...لان....(قصر)

آ.....(قصر)....لان...(قصر)

ورش کے لئے

آ....(طول)...لان...(قصر)

آ....(طول)...لان...(توسط)

آ....(طول)....لان..(طول)

بعدہ

مکی کے لئے لفظ "آلان" کحفص ہے۔

پھر بصری کے لئے بھی کحفص ہے۔

جس میں شرکاء یہ ہونگے: شامی، عاصم، خلاد کی ایک وجہ اور کسائی

پھر خلف کے لئے 'آ' میں طول، ل، سکتہ، آن،

اس میں خلاد کی شرکت ہو جائے گی۔

واللہ اعلم

امتحان، آزمائش

کوئی آزمائش بیکار نہیں ہوتی، کبھی بدلہ دے جاتی ہے تو کبھی اللہ کے ہاں مقبولیت سے نوازتی ہے اور کم از کم دعا کرنے کا سلیقہ تو ضرور دے جاتی ہے، جو آزمائشیں اللہ بندہ پہ ڈالتا ہے ان میں سے کوئی ایک بھی انسان کو خسارے میں نہیں ڈالتی ہے۔ ہر دم زبان پر اللہ تعالی کا شکر کرنا فائدہ مند ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۂ والضحیٰ میں ایک آیت کے وصل سے متعلق وضاحت

سوال: سورۂ والضحیٰ میں آیت نمبر ۵ فترضیٰؕ پر کچھ حضرات وصل سے پڑھتے ہیں تو وصل سے پڑھنا اہل فن کے نزدیک کیسا ہے؟

جواب: مذکورہ آیت میں "فترضی" پر علامت "ط" ہے جو وقف تام کی علامت ہے، اور ختم کلام کی دلیل ہے اس لئے اس پر وقف کرنا ضروری ہے۔ چونکہ یہاں کلام ختم ہو گیا ہے اور اس کے مابعد کو ماقبل سے کوئی جوڑ نہیں ہے، تو کلام کا ختم ہونا مقتضی ہے وقف کا، چنانچہ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں "کہ" اس پر وصل جائز نہیں بلکہ وقف ہی ہو گا تا کہ کلام کا مفہوم واضح ہو جائے جس سے یہ بھی سمجھ میں آیا کہ وقف کے بعد ابتداء ہی ہو گی اعادہ جائز نہ ہو گا۔ (توضیح الوقف ص ۹۳)

دوسرا جواب معنوی اعتبار سے یہ ہے کہ "الم یجدک" سے سوال شروع ہو رہا ہے اور سوال انقطاع چاہتا ہے۔ مثلاً دو آدمی گفتگو میں محو ہوں اب درمیان میں کوئی سوال کرنا چاہتا ہے تو جو بات جاری ہے اس کو ختم کر کے سوال کیا جائے گا نہ کہ درمیان میں۔ اور دوران گفتگو سوال بے محل ہوتا ہے۔ اسی طرح والضحی سے فترضی تک ایک مضمون پورا ہو گیا اب سوال کی ابتداء ہو گی۔ (مستفاد:۔علل الوقوف ج/3 ص ۱۱۳۵)

لہذا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ فترضی پر وقف ہی کیا جائے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

مشکل وقت

مشکل وقت میں ہمیشہ دعاء مانگا کیجیے، کیوں کہ جہاں انسان کا حوصلہ ختم ہوتا ہے وہاں سے اللہ پاک کی رحمت شروع ہوتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورہ نازعات میں ایک آیت میں وقف سے متعلق سوال وجواب

سوال: سورہ والنازعات آیت نمبر ۲۷ "ءَأَنتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ السَّمَاءُ ۚ بناھا" میں اکثر قراء "السماء" پر وقف یا سکتۂ طویلہ کرتے ہیں، بلکہ بعض مرتبہ اہتمام کروایا جاتا ہے تو اس کی کوئی معنوی وجہ ہے یا اور کوئی خاص وجہ؟ وضاحت فرمائیں

جواب: اسکا تعلق عربی ادب سے ہے۔

یہاں سکتہ کر کے قاری کو غور کرنے اور تدبر کا وقت ملے پڑھنے والے کو آسمان کی بلندی اور بناوٹ کے بارے میں سوچنے کا وقت ملے، کیونکہ آیت کا مفہوم بھی کچھ اس طرح کا ہے کہ گویا اللہ تعالیٰ پوچھ رہے ہیں کہ تمہارا پیدا کرنا زیادہ سخت ہے یا آسمانوں کا پیدا کرنا؟۔

اسکو اصطلاح میں صنعت بلاغت کہتے ہیں اور ترکیب میں یہ جملہ مستانفہ ہے۔السماء چونکہ معرفہ ہے اور بعد والا جملہ نکرہ ہے تو ظاہر ہے کہ نکرہ، معرفہ کی صفت نہیں بن سکتا ہے۔

اگر صفت بنانا ہے تو (التی) کو پوشیدہ ماننا پڑے گا۔

صفت کیوں نہیں بنایا "للتنبیه علي التدبر"

مستفاد: (۱) علل الوقوف (۲) منار الھدی (۳) معلم الاداء فی الوقف والابتداء

بھولا ہوا سبق

آپ دنیا کے کسی دوست کو چار دن چھوڑ کر دیکھیں؛ اس کا لہجہ، رویہ سب بدل جائے گا جب کہ اللہ! صدیوں بعد بھی بندہ لوٹے تو سینے سے لگا لیتا ہے، مان جاتا ہے، درگزر کر دیتا ہے، ایسے رب کو چھوڑ کر دنیا کی فکر میں لگنا، دنیا کے پیچھے بھاگنا، کم نصیبی کے سواء اور کچھ نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسابقۂ تجوید وقراءت

جو بھی پڑھتا ہے ہو جاتا ہے دیوانہ تیرا
نہ جانے کیا بات ہے قرآن تیرے پاروں میں

آج تاریخ ۲۲ جنوری بروز اتوار دار العلوم فلاح دارین، ترکیسر میں مسابقۂ تجوید وقراءت اپنی آب وتاب کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

تمام ہی مساہمین نے بلا تکلف جاذب انداز میں بہترین تلاوتیں کیں، خوب خوب مبارک باد کے مستحق ہیں، اللہ تعالیٰ ہر ایک کو قبول فرما کر خادم قرآن بنائے۔ آمین

متون کا حفظ

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: " من حفظ المتون حاز الفنون " جس نے متون کو حفظ کر لیا اس نے فنون پر گرفت حاصل کر لی، امام ابو عبد اللہ محمد بن علی الرجبی " الرحبية " میں فرماتے ہیں:

و الثلثان وهما التمام * فاحفظ فكل حافظ إمام (اور فرائض کے حصص میں سے ایک حصہ دو ثلث ہے اور یہی حصہ کامل ترین ہے، تم ان سب چیزوں کو حفظ کر لو، کیونکہ ہر حفظ کرنے والا شخص ہی امام بنتا ہے۔)

کسی بھی علمی میدان میں آدمی تب تک پختگی حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ اس علم کے اصولوں کو حفظ نہ کر لے علماء امت نے علل وفن کے ہر شعبے میں بھر پور کام کیا ہے، لہذا کسی بھی علم میں جو اہم ضروری اور مفید چیزیں ہیں انہیں اخذ کی جائیں اور ہر فن میں کسی مختصر کتاب کو حفظ کر لیا جائے، شیخ الاسلام فرماتے ہیں: " وليجتهد أن يعتصم في كل باب من أبواب العلم بأصل مأثور عن النبي صلى الله عليه وسلم " کوشش یہ کرے کہ علم کے ہر باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول کسی اصل کو مضبوطی سے پکڑ لے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد مفصل کتابوں کا رخ کیجئے اور ان میں مہارت حاصل کیجئے، علم کو اہل علم سے حاصل کیجئے یعنی ایسے استاذ سے علم حاصل کیجئے جو علم وعمل کے اعتبار سے قابل اقتدا ہو امام محمد بن سیرینؒ فرماتے ہیں: "إن هذا العلم دين فانظروا عمن تأخذون دينكم" (شرعی) علم بذات خود دین ہے، لہذا اچھی طرح سے دیکھ بھال لو کہ دین کس سے حاصل کر رہے ہو بہترین علم وہ ہے کہ جس کے اصول کو ضبط کرلیا جائے اور فروعات کو یاد رکھا جائے۔

لہذا آج کے مسابقہ میں ایک خوش آئن اور قابل تقلید عمل یہ سامنے آیا کہ آج کے پرفتن دور میں جب کہ علم دین کی کساد بازاری ترقی کر رہی ہے، خاص طور پر علم تجوید و قراءت سے بے اعتنائی بھی روز بروز بڑھتی جارہی ہے، ایسے ناگفتہ بہ دور میں متون کا حفظ ،اس میں بھی شاطبیہ اور جزریہ جیسی اہم اور ادق کتاب کا حفظ کا امتحان عمل میں آیا، تین طلباء عظام نے مقدمۃ الجزریہ مکمل حفظ کی اور دو طالب علموں نے شاطبیہ حفظ یاد کی اور صدر اجلاس کو مجمع کے سامنے امتحان دیا۔ الحمدللہ

اللہ تعالیٰ اساتذہ کو خوب خوب بدلہ عنایت فرمائے۔ آمین یارب العالمین

ہم ہی میں رہتے ہیں وہ لوگ بھی جن کے سبب
زمین بلند ہوتی ہے آسماں کے ہوتے ہوئے

صبر جمیل

صبر جمیل یہ ہے کہ مصیبت کے باوجود لوگوں کو یہ احساس نہ ہونے دیا جائے کہ آپ مبتلائے غم ہیں۔ قاضی شوکانیؒ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابو حنیفہ ؒ کی طرف نسبت کی تحقیق

قرآن کریم کی نزولی کیفیت

قرآن مجید نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کی جانے والی آسمانی کتابوں میں سے آخری کتاب ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زندگی میں صحابہ کرام کے سامنے اس کی مکمل تشریح وتفسیر اپنی عملی زندگی، اقوال، وافعال اور اعمال کے ذریعے پیش فرمائی اور صحابہ کرام کو مختلف قراءات میں اسے پڑھنا بھی سکھایا۔ صحابہ کرام اور ان کے بعد ائمہ فن اور قراء عظام نے ان قراءات کو آگے منتقل کیا۔ احادیث کی طرح قراءات مختلفہ کی اسانید بھی موجود ہیں۔

علماء کرام نے عموماً قراءات کی دو مشہور قسمیں ذکر کی ہیں: (۱) قراءاتِ متواترہ (۲) قراءاتِ شاذہ

قراءاتِ متواترہ

تواتر کے معنی تتابع یعنی تسلسل کے ہیں، اصطلاحاً ایسی قراءت متواتر کو کہتے ہیں جس کو شروع سے لے کر اخیر تک اتنی بڑی جماعت نے روایت کیا ہو جس کا جھوٹ پر اتفاق محال ہو۔ (الاتقان ۱/ ۲٤۱)

قراءاتِ شاذہ

شاذ، شذّ الرجُلُ شُذوذا سے ہے جس کے معنی ہیں کسی قوم یا جماعت سے الگ ہونا، اصطلاحاً مختلف تعریفیں منقول ہیں، ایک جامع تعریف پیش خدمت ہے۔ ہر وہ قراءت جس میں قراءاتِ صحیحہ کے تینوں معروف اَرکان میں سے کوئی رکن رہ جائے تو وہ 'قراءت شاذ' ہے۔ اس کی تائید ائمہ کرام کے درج ذیل اَقوال سے بھی ہوتی ہے۔ امام اَبو شامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اگر کسی قراءت میں تین ارکان میں سے کوئی رکن رہ گیا تو وہ قراءت شاذ ہوگی۔ یہی قول ابو محمد مکی بن ابی طالب اور امام سخاوی رحمہا اللہ کا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹ :-قراءات قرآنیہ کے میدان میں جہاں قراءات متواترہ پر کتب لکھی گئی ہیں، وہیں قراءات شاذہ پر بھی کتب موجود ہیں۔

ثبوت قرآنیت کے شرائط (ارکان)

کسی بھی قراءت کو قرآنی حیثیت سے قبول کرنے کے لئے اہل علم نے تین شرائط مقرر کی ہیں: (۱) نحوی قواعد کے موافق ہو۔(۲) رسم عثمانی کے موافق ہو۔(۳) صحت سند، اس سے مراد اس قراءت کو روایت کرنے والے شروع سے لے کر رسول اللہ ﷺ تک عادل اور ضابط ہوں اس میں کسی قسم کا شذوذ اور کوئی ایسی علت نہ ہو جو باعث جرح ہو۔ (النشر :۱۳)

باعتبار سند اقسامِ قراءت

اِمام سیوطی رحمہ اللہ وغیرھم اہل علم نے قراءت کی باعتبار سند چھ اَقسام بیان کی ہیں۔(۱) متواتر: جسے ایک بڑی جماعت نقل کرے اور اس جماعت کا جھوٹ پر جمع ہونا محال ہو۔(۲) مشہور: وہ قراءت جس کی سند صحیح ،ثابت ہو اور وہ درجۂ تواتر تک نہ پہنچنے کے باوجود عربی قواعد اور رسم عثمانی کے موافق ہو، نیز قراء میں مشہور بھی ہو۔(۳) آحاد: ایسی قراءت جس کی سند تو ہو مگر وہ عربی قواعد یا رسم عثمانی کے خلاف ہو یا مذکورہ بالا دونوں قراءتوں کے برابر مشہور نہ ہو اور نہ اس کی قراءت کی جاتی ہو۔(٤) شاذ: ہر وہ قراءت جس میں قراءتِ صحیحہ کے تینوں معروف اَرکان میں سے کوئی رکن رہ جائے تو وہ 'قراءتِ شاذ' ہے۔(٥) موضوع: جو بغیر کسی اصل کے اپنے قائل کی طرف منسوب ہو۔(٦) مدرج: ایسی قراءت جو دیگر قراءتوں میں بطورِ تفسیر زیادہ کی گئی ہو۔ (الاتقان للسیوطی ۱:/۷۷)

وضاحت:-حافظ ابن صلاحؒ فرماتے ہیں: ''قراءت شاذہ وہ ہے کہ جو قرآنی حیثیت سے منقول ہو، مگر نہ وہ تواتر سے ثابت ہو اور نہ ائمۂ قراءت کے نزدیک اسے قبول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عام حاصل ہو۔'' (البرہان فی علوم القرآن: ۱/۴۸۱)

ڈاکٹر لبیب السعید رحمہ اللہ قراءت شاذہ کی تعریف میں فرماتے ہیں: ''علماء قرآن کی اِصطلاح میں قراءات شاذہ وہ ہیں جو آحاد سند سے مروی ہیں اور رسم عثمانی کے خلاف ہیں، نیز کسی قراءت کا صحیح السند اور قواعد عربیہ کے موافق ہونا اس کے شاذ ہونے سے مانع ہے۔ (الجمع الصوتی الأولی للقرآن: ۲۲۱)

آیت (فاطر ۲۸) میں موجود ایک قراءتِ شاذ کی غلط نسبت

آمدم برسر مطلب سورۂ فاطر کی آیت نمبر ۲۸ " إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا " میں مفسرین نے ایک شاذ قراءت کو بھی بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ لفظ "اللّٰهُ" کو مرفوع (فاعل) اور "العلمٰٓؤا" کو منصوب (مفعول) پڑھیں۔ (النشر فی القراءات العشر ۱/۱۶)

تفسیر کبیر وغیرہ نے مذکورہ شاذ قراءت کی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز: نیز حضرت ابوحیوہ رحمۃ اللہ کی طرف نسبت کرتے ہوئے لفظ "اللّٰه" کو مرفوع اور "علمٰٓؤا" کو منصوب بیان کیا ہے اور معجم القراءات جلد ۷ میں اس کی تائید ملتی ہے۔ اس پر امام جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابوالفضل محمد بن جعفر الخزاعی نے امام ابوحنیفہؒ کی طرف نسبت کرتے ہوئے شاذ قراءت کو بیان کیا ہے اور ابوالفضل پر اعتماد کرتے ہوئے ابوالقاسم ہزلی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل کیا ہے، حالانکہ اس کی کوئی اصلیت (حقیقت) نہیں ہے۔ امام صاحب کی طرف یہ نسبت غلط ہے۔

فقد ذكر خلال حديثه عن القراءة الشاذة أن منها: القراءةالمنسوبة إلي الإمام أبي حنيفة، رحمة الله، التى جمعها أبو الفضل محمد بن جعفر الخزاعى ،ونقلها عنه أبو القاسم الهزلى وغيره، فإنها لا أصل لها (معجم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

القراءات ۷/۴۳۲، النشر) قال أبو العلاء الواسطی: إن الخزاعی وضع کتابا فی الحروف نسبه إلی أبي حنیفة، فأخذت خط الدار قطنی وجماعة أن الکتاب موضوع، لا أصل له وقد راح ذلک علی أکثر المفسرین، ونسبها إلیه، وتکلف توجیهها، وإن أبا حنیفة لبريء منها، (معجم القراءات ۷/۴۳۶)

ابو العلاء واسطیؒ فرماتے ہیں کہ ابوالفضل محمد بن جعفر خزاعیؒ نے امام ابوحنیفہؒ کی طرف نسبت کرتے ہوئے قراءت سے متعلق ایک کتاب ہی لکھ دی ہے، واسطی فرماتے ہیں کہ دار قطنی اور ایک جماعت نے اس کتاب کو موضوع ٹھہرایا ہے اور یہ فرمایا کہ اس کی کوئی اصل اور حقیقت نہیں ہے۔ نیز واسطیؒ نے امام جزری کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ "اللہ" میں رفع اور " العلمؤا " میں نصب والی قراءت اکثر مفسرین نے ذکر کی ہے اور امام اعظمؒ کی طرف اس کی نسبت کی ہے اور مفسرین نے لفظ العلمؤا میں نصب والی قراءت کی تفسیر کرتے ہوئے تکلف سے کام لیا ہے۔ حالانکہ امام ابوحنیفہؒ اس سے بری ہیں۔ (حوالہ مذکور)

خلاصہ کلام

حاصل کلام یہ ہے کہ سورۂ فاطر کی آیت نمبر ۲۸ "إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا" میں " اللہ "کو منصوب اور " الْعُلَمٰٓؤُا "کو مرفوع پڑھنا قراءات متواترہ میں سے ہے جس کا ترجمہ وتفسیر مشہور ومعروف ہے۔ ترجمہ۔ بے شک اللہ سے اس کے بندوں میں سے علماء ہی ڈرتے ہیں۔ قراءات متواترہ کو چھوڑ کر "اللہ "کو مرفوع اور " الْعُلَمٰٓؤُا " کو منصوب پڑھنا قراءات شاذہ میں سے ہے اور اس قراءت شاذہ کو امام ابوحنیفہؒ کی طرف منسوب کرنا سراسر غلط ہے۔ شاذہ قراءت کا ترجمہ۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے علماء سے ہی ڈرتے ہیں۔ (اور یہ امام ابوحنیفہؒ کی طرف نسبت کرنے والے ابو الفضل خزاعی ہیں۔)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوالفضل خزاعی کا مختصر تعارف

متوفی ٤٨٧ھ، ان کا قراء میں شمار ہوتا تھا۔ ابوعلی بن حبش، مطوعی اور قطیعی وغیرہ حضرات سے علم حاصل کیا اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کر کے ایک رسالہ لکھا، جس کو امام دارقطنی جیسے حضرات نے موضوع قرار دیا ہے اور یہ فرمایا کہ اس کتاب کی کوئی اصلیت نہیں ہے، نیز ان کا غیر ثقہ ہونا بھی کتب رجال میں بیان کیا گیا ہے۔ (میزان الاعتدال ٦/ ٩٢-٩٣)

لفظ "العلمؤا" کی رسم سے تائید

سورہ فاطر میں واقع لفظ العلمٰؤا کا رسم، ملک و بیرون میں چھپنے والے قرآن مجید میں ایک ہی طرح واقع ہے "الْعُلَمٰٓؤُا" واو مع الف، اب "الْعُلَمٰٓؤُا" کو مرفوع پڑھنا تواتر سے ثابت ہے تو ہمزہ بشکل واو لکھ کر مرفوع ہونے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، صحابہ کرامؓ نے "الْعُلَمٰٓؤُا" کو مرفوع بتلانے کے لئے ہمزہ بصورت واو لکھا ہے۔ (نثر المرجان، کاپی درس رائیہ)

مذکورہ آیت میں قراءت شاذ کی توجیہ وتفسیر

مذکورہ آیت میں قراءت شاذ کی توجیہ بیان کرتے ہوئے علامہ زمخشریؒ کسی کی طرف نسبت کئے بغیر فرماتے ہیں کہ یہاں استعارہ ہوگا، خشیت یہاں تعظیم کے معنی میں ہے، یعنی ترجمہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے علماء ہی کی تعظیم کرتے ہیں۔ امام قرطبی، امام عکبری اور امام رازی جیسے ائمہ نے بھی یہ استعارہ ذکر کیا ہے۔

قال الزمخشری : الخشیة فی هذه القراءة استعارة، والمعنی: إنما یجلهم ویعظمهم کما یجل المهیب المخشی من الرجال بین الناس من بین جمیع عباده وذکر القرطبی هذه القراءة، ثم نقل نص الزمخشری فیها وذکرها

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أيضا العكبري و قال : على معني : إنما يعظم الله من عباده العلمؤا و فعل مثل هذا الرازي (معجم القراءات ۷/٤۳٦)

قراءات شاذہ سے احکام کا استنباط

قراءات شاذہ، استنباط کے سلسلے میں حجت ہے یا نہیں اس میں دو مسلک ہیں۔ ان دونوں کا ذکر مع دلائل حسب ذیل ہیں۔

پہلا مسلک

قراءات شاذہ مطلقا حجت نہیں، یہ امام ابن حزم رحمہ اللہ اور چند دیگر علماء کی رائے ہے۔ان کا کہنا ہے کہ قراءات شاذہ نہ قرآن ہیں اور نہ ہی انہیں خبر واحد کی حیثیت دی جا سکتی ہے، لہٰذا استنباط احکام میں یہ حجت نہیں۔ان کے چند دلائل ملاحظہ فرمائیں
(۱) قراءات شاذہ قرآن نہیں، اس لیے حجت نہیں۔(۲) عہد عثمانی میں جس قرآن پر اجماع ہوا تھا، قراءات شاذہ اس میں شامل نہیں تھیں، اس لیے قابل حجت نہیں۔(۳) قراءات شاذہ بطورِ خبر واحد بھی حجت نہیں، کیونکہ وہ بطور خبر واحد منقول نہیں ہوتی بلکہ بطور قرآن منقول ہوئی ہے۔ جب اس کا قرآن ہونا ثابت نہیں تو اس کا خبر ہونا بدرجہ اولی ثابت نہیں۔(٤) صحابہ کرام نے قراءات شاذہ پر عمل نہیں کیا۔ (قواطع الادلة فی الأصول: ۱/۱۴۱، البرهان فی أصول الفقه: ۱/۶۶۷، المحلّى: ۸/۷۵، حاشية العطار على جمع الجوامع: ۱/۳۰۱)

دوسرا مسلک

قراءات شاذہ حجت ہیں، یہ جمہور کی رائے ہے۔ ان کے چند دلائل ملاحظہ فرمائیے:(۱) جو قراءت شاذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحیح ثابت ہے یا وہ واقعتاً پہلے قرآن تھیں، پھر عرضۂ اخیرہ میں ان کی تلاوت منسوخ ہوگئی یا پھر قرآن تھی ہی نہیں، بلکہ قرآن کی تفسیر کے ضمن میں وہ شامل تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بطور حدیث بیان کیا تھا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن غلط فہمی سے بعض صحابہ نے اسے قرآن سمجھ لیا۔اس طرح قراءات شاذہ جو ان دونوں صورتوں میں سے ایک نہ ایک ضرور ہے، لازماً حجت اور واجب العمل ہے کیونکہ اس کا بطور قرآن ثابت نہ ہونا اس بات کے منافی نہیں کہ وہ بطور خبر بھی درست نہ مانی جائے۔گویا دو ہی صورتیں ہیں یا تو یہ قرآن تھیں یا پھر پیغمبرﷺ کی خبر۔تو اس لحاظ سے یہ بحث قراءات شاذہ کی حجیت یا عدم حجیت کی نہیں، بلکہ بحث یہ ہے کہ ان قراءات کو بحیثیت قرآن تسلیم کیا جائے یا بحیثیت حدیث۔(مختصر الروضۃ:۲/۲۵)(۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سنا آپ "فَاسْعَوا إلی ذکر اللہ" کے بجائے فامْضُوا إلی ذکر اللہ پڑھا کرتے تھے۔(مؤطا:۱/۶۰)

امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:''علماء نے قراءات شاذہ کو بطورِ تفسیر حجت قرار دیا ہے۔یہ حدیث اس کا واضح ثبوت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح "فامضوا إلی ذکر اللہ" پڑھا کرتے تھےاور فرمایا کرتے تھے اگر اس میں فاسعوا إلی ذکر اللہ کے علاوہ کوئی دوسری قراءات نہ ہوتی تو میں اس قدر دوڑ کر جاتا کہ میری چادر نیچے گرجاتی۔(الاستذکار:۵/۴۳)اس مقام پر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قراءات شاذہ سے اس مسئلہ کا استنباط کرنا،اس کی حجیت کی دلیل ہے۔

راجح موقف

قراءات شاذہ کی حجیت کے قائلین کا موقف راجح معلوم ہوتا ہےاور جہاں تک عدم حجت کے قائلین کا تعلق ہے تو ان کے دلائل قرآن کے ساتھ عقیدت کا مظہر تو ضرور ہیں، لیکن ان سے عدمِ حجیت کا ثبوت فراہم نہیں ہوتا۔ان کی پہلی اور دوسری دلیل کہ قراءات شاذہ قرآن نہیں، کیونکہ یہ مصحف عثمانی سے خارج ہیں۔اس کا جواب یہ ہے کہ ہم بھی ان قراءات کو قرآن نہیں سمجھتے، مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ حجت بھی نہیں۔حجیت کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قائلین کا یہ دعوی ہے کہ قراءات شاذہ بطور قرآن حجت نہیں، بلکہ ان کی حجیت صرف اس حیثیت سے ہے کہ پہلے یہ قرآن تھیں پھر ان کی تلاوت منسوخ ہوگئی اور حکم باقی رہا اور وہ حکم چونکہ بطورِ آحاد ہم تک پہنچا ہے اس لیے اسے خبر واحد یا بالفاظ دیگر حدیث کی حیثیت سے قبول کیا جائے گا۔علاوہ ازیں یہ قراءات، قرآن کے مجمل اور مشکل مقامات کی تفسیر تھیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائی تھی اور صحابہ نے اسے سنا تھا اور اس کے حجت ہونے میں کسی کا بھی اختلاف نہیں۔معلوم ہوا کہ قراءات شاذہ کی حجیت کی رائے ہی زیادہ غالب ہے، بشرطیکہ وہ صحیح ثابت ہو اور کوئی صحیح حدیث یا قوی تر دلیل اس کے معارض نہ ہو، نیز کسی صحیح روایت سے اس کے حکم کا نسخ بھی ثابت نہ ہو۔شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اکثر علماء کا یہی مذہب ذکر فرمایا ہے اور امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے۔

سورہ ص میں سجدۂ تلاوت کون سے لفظ پر کیا جائے؟

سورہ ص میں سجدہ تلاوت کون سے لفظ پر کیا جائے اس کے بارے میں فقہاء احناف کا اختلاف ہے، بعض آیت نمبر ۲٤ "واناب" پر سجدہ کے قائل ہیں اور بعض آیت نمبر ۲۵ "وحسن مآب" پر سجدہ کے قائل ہیں۔بہتر یہ ہے کہ سورۂ ص میں سجدہ تلاوت "وحسن مآب" پر کیا جائے، "واناب" پر سجدہ کرنا خلاف احتیاط ہے۔شامی میں ہے: وفی ص عند وحسن مآب وھو اولی من قول الزیلعي عند واناب (جلد ۲ ص 576 بیروت) اگر کسی نے "واناب" پر سجدہ کرلیا تو بقول بعض جائز ہے، ناجائز نہیں کہہ سکتے، ہاں صرف خلاف احتیاط ہوا یہ کہا جاسکتا ہے، لہذا اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔

واللہ اعلم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درسگاہ تجوید میں تدویراً یا حدراً تلاوت کی مقدار

مدارس اسلامیہ نے ہمیشہ مسلمانوں میں احیائے دین کا جذبہ پیدا کیا ہے، تعلیمات قرآن، اتباع سنت، اسلاف سے محبت اور ان پر اعتماد کا بیج سینوں میں بویا اور اسلام کے تہذیبی ورثے کی حفاظت کا شعور زندہ کیا ہے، ہند سے تا خاک بخارا و سمرقند، ان ہی مدارس سے دین کے زمزمے بلند ہوئے، نور ایمانی کے جلوے، اسلامی تعلیمات کے چشمے ہر سو پھوٹے اور برصغیر ہی نہیں عالمِ اسلام میں ان ہی مدارس سے عظیم شخصیات نے جنم لیا۔

اقبال کا شعر ان اداروں پر صادق آتا ہے۔

اسی دریا سے اٹھتی ہے وہ موج تند جولاں بھی
نہنگوں کے نشیمن جس سے ہوتے ہیں تہ و بالا

لیکن آج کے مادیت پرست دور میں ایک شکوہ یہ سننے میں آ رہا ہے کہ طلباء کی تعداد مدارس میں کم ہوتی جا رہی ہے اور جس طرح مدارس کے مالیاتی شعبہ کے لئے چندہ وصول کیا جاتا ہے اسی طرح طلباء کا بھی چندہ وصول کیا جانے لگا ہے۔

الغرض اس زمانۂ پرفتن میں جہاں ہر طرف سے جہالت اور آزادی کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں وہیں علوم دین خصوصاً علم تجوید و قراءت کی کساد بازاری بھی ترقی کر رہی ہے، ایسے حالات میں جو طلباء مدارس میں آ رہے ہیں ان کی ہر نوع کی تربیت و ترقی کی ذمہ داری مدارس کے ذمہ داران پر بڑھ جاتی ہے، درس نظامی میں اہم ترین اور شریف فن، فن تجوید و قراءت ہے۔

فن تجوید کی دو راہیں (اداء اور لہجہ) میں سے ادائیگی کو اول درجہ حاصل ہے۔

چنانچہ علامہ جزریؒ نے "باب معرفة التجويد" میں تجوید کے منافع کو بیان فرماتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے فرمایا" وھو ایضا حلیة التلاوۃ الاداء و القراءۃ "حسنِ اداء اور حرفوں کی صحت کا کمال یہ قراءت کا اولین حسن ہے، علامہ نے گلے کی عمدگی اور لہجوں کی جاذبیت کا کہیں ذکر نہیں فرمایا، آگے چل کر علامہ نے جہاں مخارج وصفات لازمہ وعارضہ کو ذکر فرمایا ہے وہاں تجوید کے کئی درجات ومقامات بھی بیان فرمائے ہیں۔

قاری کس کا نام ہوا کرتا ہے؟ قاری اس کا نام ہوتا ہے کہ تلفظ اس کے یہاں پتھر کی لکیر ہو۔ (المقدمۃ الجزریۃ)

الحمدللہ اس ضمن میں ہمارے دیار میں تجوید وقرأت کی درسگاہوں میں ادائیگی سے متعلق تو محنت ہورہی ہے البتہ پیشگی معافی کے ساتھ ایک بات پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہوں کہ تدویر یا حدر کی مقدار سے متعلق غور وفکر کی ضرورت ہے اور طریقۂ کار میں تبدیلی لانے کی ضرورت ہے۔

اس طور پر کہ طالب علم شروع سال سے سالانہ تک ایک معتد بہ مقدار تدویراً یا حدراً سنا دیتا ہے، تقریباً نصف، ثلث یا ایک پارہ ہوجاتا ہے، اب سال دوم میں آگے کی مقدار ہونی چاہئے نہ کہ اسی کو دوہرایا جائے۔

عامۃً ایک ہی مدرسہ میں طالب علم پڑھتا ہے پھر بھی ہر سال وہی مقدار دوہرانے کا حکم ہوتا ہے تو کیا یہ طالب علم کی حق تلفی اور قرآن کے ساتھ ناانصافی نہیں ہے؟ اور ہاں اگر طالب علم نے مدرسہ تبدیل کر دیا ہو مثلاً عربی دوم میں داخلہ لیا ہو اور عربی اول کسی اور مدرسہ میں پڑھ کر آیا ہو جہاں اس نے شعبہ تجوید میں کچھ پارے سنا دیئے ہیں اور مطلوبہ صحت بھی ہے تو ایسے طالب علم کو بھی آگے بڑھایا جائے نہ کہ اسی مقدار کو دوہرایا جائے ہمارے اسلاف (جن کے ہم نام لیوا ہیں) کے یہاں تجوید کی درسگاہوں میں مقدار میں اضافہ کا خوب خیال کیا جاتا رہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ ایک فکری دعوت ہے جو پیش کی ہے کیوں کہ مرکزی اداروں کو چھوڑ کر بقیہ کچھ مدارس میں اس طرح کی نوعیت سامنے آتی رہتی ہے۔

اگر ایک ہی مقدار کو ہر سال دوہرائے جانے والا طریقۂ کار غلط ہے تو یہ بات قابل غور بلکہ قابل اصلاح ہے، ایسے طلبہ کو آگے نہ بڑھا کر کہیں ہم امت کے ان جیالوں کی علمی ترقی میں رکاوٹ تو نہیں بن رہے ہیں؟ ہاں اگر ایک ہی مقدار کے دوہرائے جانے کی کوئی نظیر یا حوالہ اسلاف میں سے کسی ایک کے ذریعہ سے مل جائے تو اطمینان کا باعث بن سکتا ہے۔

کوئی کتاب مشکل نہ رہی

حضرت مرزا مظہر جان جاناں اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ تحصیل علم سے فراغت پانے کے بعد استاد محترم نے سند کے طور پر اپنی ٹوپی مجھے عنایت کی، جو پندرہ سال تک آپ کے عمامہ کے نیچے رہ چکی تھی، میں نے وہ ٹوپی پوری رات گرم پانی میں بھگو دی، صبح کے وقت وہ پانی انتہائی زیادہ سیاہ ہو گیا تھا، وہ پانی میں احترام میں پی گیا، جس کی برکت سے میرا دماغ ایسا روشن اور ذہن ایسا تیز ہو گیا کہ کوئی مشکل کتاب میرے لئے مشکل نہ رہی۔ (مخزن اخلاق)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآنیات

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لفظ "اللہ" کا رسم

اسمِ جلالہ کا املاء ''اللّٰہ'' ہے۔ یعنی ہمزہ، دو لام اور آخر میں ہاء اس کا تلفظ ''اَللّاہُ'' یا ''اَللّاہ'' ہے، قرآن کریم میں ہمیشہ اور اس کے اتباع میں عام عربی میں املاء ہمیشہ اسی طرح (اللّٰہ) لکھا جاتا ہے۔ یعنی ''ا ل ل ہ'' کے ساتھ۔ خط یا اندازِ کتابت مختلف ہوسکتا ہے مگر بنیادی رسم اور املاء یہی رہے گا۔ مثلاً اردو نستعلیق میں اسے ''اللہ'' لکھتے ہیں اور یہ درست ہے، کیوں کہ اس اردو املاء میں عربی کا اصل املاء محفوظ ہے، اس اردو کتابت کے موجد حافظ محمد یوسف سدیدیؒ تھے۔ فارسی، ترکی اور پرانی اردو نستعلیق میں اسے "اللہ" کی صورت میں لکھا جاتا رہا ہے، جو بظاہر غلط معلوم ہوتا ہے، اس لیے کہ اس میں دوسرے ''ل'' کو بالکل نبرہ (دندانہ) کی شکل دے دی گئی ہے۔ (یعنی ب، ن، ی کے شوشہ کے مانند) اور آخر میں ''ہ''، نستعلیق کے لحاظ سے تو ''ذ'' کا آخری (پیوند) کے مانند معلوم ہوتا ہے۔ تاہم لفظ اللہ کے املا میں بنیادی چار حروف (ا ل ل ہ) اردو املاء میں موجود ضرور ہیں، چاہے ان کے لکھنے کا انداز علمی (عربی) لحاظ سے معیوب سمجھا جائے۔

اس سلسلے میں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ بعض افریقی ممالک (مثلاً غانا کے مصاحف میں یہ لفظ اللہ میں "ہ" لکھا جاتا ہے۔ اس میں آخری ترچھا حصہ تو ''ہ'' ہی ہے جسے ''ذ'' کی طرح لکھ دیا گیا ہے۔ البتہ درمیانی ''لام'' کو ب/ن/ی وغیرہ کے نبرہ (دندانہ) کی طرح لکھا گیا ہے۔ یعنی اردو کے قدیم نستعلیق خط کی مانند، تاہم مذکورہ اردو املاء میں اصل عربی املاء (ا ل ل ہ) محفوظ ہے۔

خلاصۂ کلام عربی میں لفظ "اللہ" دونوں لام مکمل اور آخر میں گول ہاء لکھنا چاہیے۔ اردو میں "اللہ" دوسرا لام نصف اور آخر میں ہاء دال کے شوشے کی طرح لکھنا جائز ہے۔ مختلف زبانوں میں انداز کتابت جدا جدا ہوتا ہے، ایک زبان کی کتابت کو عربی یا کوئی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زبان کی کتابت پر قیاس کرنا صحیح نہیں ہے۔ یہ سمجھنا کہ اردو میں دوسرا لام نصف اور آخر میں ہاء کو دال کے شوشہ کی طرح لکھنا غلط ہے، یہ ٹھیک معلوم نہیں ہوتا ہے۔ اگر اس طور پر سوچا جائے تو پھر انگریزی میں Allah لکھنا بھی غلط ہی کہنا پڑے گا۔ واللہ اعلم بالصواب

مصادر و مراجع

(۱) مشکل الأعراب، القیسی ج۱ (۲) نثر المرجان ج۱ (۳) درسی کاپی

معانی واحکام پر ترتیل قرآن کے اثرات

اشمام یہ ہے کہ ہونٹوں کو اس طرح ملانا گویا کہ قاری ضمہ کے پڑھنے کا ارادہ رکھتا ہے لیکن حقیقت میں وہ فتحہ پڑھے۔ یہ سورہ یوسف میں آیا ہے۔ قَالُوا يَا أَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا عَلَى يُوسُفَ "لاتامنا" میں اشمام ہے جو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جس طرح سامع کو تردد ہوتا ہے کہ آیا قاری فتحہ پڑھ رہا ہے یا ضمہ اسی طرح جب اخوان یوسف علیہ السلام اجازت طلب کر رہے تھے تو ان کے قول میں تردد جھلک رہا تھا، کیونکہ وہ بظاہر تو یوسف علیہ السلام کے ناصح ہونے کا اعلان کر رہے تھے لیکن حقیقت میں وہ خائن تھے اسی طرح عملی تردد کی طرف اشمام اشارہ کر رہا ہے (اعجاز رسم القرآن واعجاز التلاوۃ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک الہامی تعبیر

قرآن مجید کو ایک جگہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جمع فرمایا جسکو ہم جمع صدیقی کہتے ہیں اور جمع ثانی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمائی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے جمع کی تعبیر ٹھیک نہیں ہے کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جمع نہیں فرمایا جمع تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں ہو ہی گیا تھا ہاں یہ تعبیر استعمال میں لانی چاہئے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قراءات مختلفہ کو رسمِ واحد پر تحریری انداز میں امت کے سامنے پیش کیا اور اس کے لئے الگ الگ مصحف تیار کروا کر مختلف علاقوں میں بھیجے تھے یوں حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو جامعِ قراءات کہا جائے گا اور جامعِ قرآن تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی ہیں۔

دو چیزیں

دو چیزیں عجیب وغریب ہیں ایک توبہ، دوسری نیت؛ کیونکہ نیت کا کام معدوم چیز کو موجود بنا دینا۔ جیسے ہم نے کوئی عمل نہیں کیا مگر نیت نے اسے موجود کر دیا۔ اور دوسری چیز توبہ ہے جو موجود کو معدوم کر دیتی ہے۔ کیونکہ انسان خواہ ستر برس تک گناہ کرتا رہے بلکہ شرک وکفر میں مبتلا ہے، جب بارگاہ الٰہی میں صدق دل سے ایک سجدہ کیا اور معافی مانگی، سب یک قلم موقوف۔ گناہوں کا ایک بے شمار ذخیرہ جو موجود تھا۔ اس ایک مخلصانہ توبہ نے یک دم معدوم کر ڈالا۔ یہ دو نعمائے دینی اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو عطا کی ہیں۔ (مخزن اخلاق)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انعقادِ محفل حسن قراءت کے اہم مقاصد

پر مغز خطاب : حضرت استاذ الاساتذہ قاری و مقری محمد صدیق صاحب سانسرودی دامت برکاتہم العالیہ۔

بمقام: راندیر

بتاریخ: 12/رجب المرجب 1444 مطابق 04/فروری 2023

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا

محفل قراءت ونعت میں بصد شوق تشریف فرما اصحاب علم وکمال، رجال معرفت اسی طرح ہمارے مہمان مکرم (جن کو سننے کے لئے ہزاروں کان ترسا کرتے ہیں ان) کی قراءت سے اپنے قلوب کو مزکی کرنے اور تازگی بخشنے کے لئے دور دراز سے تشریف لائے ہوئے میرے بزرگو اور بھائیو!

اولا یہاں کی انتظامیہ کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ ان بھائیوں نے اور ان عزیزوں نے ایک حامل قرآن کا بڑی ہی تہذیب سے، بڑے سلیقے اور بڑی ہی محبتوں سے استقبال کیا یہ درحقیقت ایک حامل قرآن کا اکرام ہے! حامل قرآن کے اس عظیم ترین اکرام کے بدلے آپ سب ہی کو اللہ تعالیٰ دارین کی کرامتوں سے نوازے۔

میرے بزرگو اور بھائیو! اس طرح کی محافل ومجالس کے انعقاد کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو جس پاکیزہ روح کے ساتھ اس دنیا میں بھیجا ہے، اس طرح کی نورانی محافل کے ذریعہ ہمیں اس روح کی پاکیزگی کے اسباب میسر ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ اتنی قربانیوں کے ساتھ ہزاروں کلومیٹر کا سفر فرما کر یہاں تشریف لائے ہیں شیخ سے ہمیں استفادہ کا موقع ملتا ہے؛ یہ گراں مایہ نعمت ہے اللہ رب العزت نے کیسے کمالات سے آپ کو نوازا ہے حقیقتِ واقعہ یہ ہے کہ شیخ کی زندگی میں ہمارے لئے بڑے اسباق ہیں۔

میرے بزرگو بھائیو! علم اپنے میں بڑی غیرت رکھتا ہے، جو ارباب رجالِ علم کے ساتھ اس طرح کے اکرام کا معاملہ فرماتے ہیں، الحمد للہ وہاں علم باقی رہتا ہے اور اس کی مرکزیت بھی وہاں باقی رہتی ہے یہ کیا لوگ ہیں ایسے خطہ (مصر) سے ان کا تعلق ہے کہ ہم نے ابھی ایک جگہ عرض کیا کہ دریائے نیل اور فرات ان دو دریا کا جنت کی نہروں سے تعلق ہے اللہ تعالی نے جنت کی نہروں کا پانی پہاڑوں کی معرفت دریائے فرات اور نیل میں جاری فرمایا ہے یہ لوگ نیل کا پانی پیئے ہوئے ہیں اللہ تعالی نے اسی وجہ سے پوری دنیا میں اگر امتیازی گلا کسی کو ودیعت کیا ہے، تو وہ مصر کے لوگ ہیں یہی وجہ ہے کہ قراءت کے حسن کے باب میں مصر برسوں سے امتیاز رکھتا ہے اور آج تک دنیا کا کوئی ملک قراءت میں مصر کی ہمسری نہیں کر پایا قدرت نے کس قدر عمدہ گلے اور شاندار لہجوں سے ان کو نوازا ہے بلکہ ان کا جو حنجرہ (وائس بکس) ہے وہ عجیب وغریب قدرت کا حامل ہے، ہم اور آپ جب چیخ کر ختم ہو جاتے ہیں، وہاں سے ان کے گلوں اور حنجروں کی قوت کی ابتداء ہوتی ہے؛ لیکن اس کے ساتھ ساتھ میرے بھائیو! ان حضرات کی زندگیوں میں ہمارے لئے کئی اسباق ہیں؛ چونکہ یہاں قراء کرام کی ایک جماعت موجود ہے، وہ سماعِ قبول سے اس کو سنیں کہ یہ کیا پاکیزہ قلوب ہیں، ابھی یہ تلاوت سے فارغ ہوں گے، پھر کھانے سے فراغت کے بعد رات بھر سوئیں گے نہیں، آپ ان کے کمروں میں جا کر دیکھیں اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کے ساتھ رہنے کا موقع عنایت فرمایا ہے اور آپ جانتے ہیں سفر میں آدمی کو پہچاننے کا موقع ملتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، تعارف ہوتا ہے، یہ راتوں میں بیدار رہ کر اللہ کے کلام کو سنتے اور دیر تک تلاوت کرتے ہیں اور ہمارا تجوید وقراءت کا طبقہ اس بات کو سنیں کہ شیخ اپنی تلاوت کردہ قراءت کو آج بھی ناقدانہ سنتے ہیں ہمارا المیہ ہے کہ ہم کسی مجمع میں اچھے انداز سے تلاوت کر لینے کے بعد مطمئن ہو جاتے ہیں؛ کیا کمی ہے اس کو دیکھنے، سمجھنے اور سننے کی کوشش نہیں کرتے ہیں شیخ کی زندگی میں ہمارے لئے یہ اسباق ہیں۔

اتنی نامور معروف شخصیت کہ بچہ کیا، جوان سے لیکر بڑی عمر کے لوگ بھی آپ کی قراءت کی تقلید کا شوق رکھتے ہیں اس کے باوجود بھی آپ آج تلاوت کے بعد خود اپنی تلاوت سنیں گے کہ آج کی تلاوت کیسی رہی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ان کے لہجوں کی جاذبیت اور تاثیر، ایک کلمہ سے دوسرے کی طرف انتقال، آیت کا اختتام؛ بلکہ ابتداء وانتہاء ہر چیز میں حسن وجمال دیکھیں گے یہ وہ چیزیں ہیں جو سیکھنے والی ہیں۔

شیخ کو دعوت دینے کے پیچھے اس قدر کوششیں ہوتی ہیں اور شیخ کو اتنی محبتوں سے بلایا جاتا ہے منشاء صرف یہی ہے کہ ہمارے اس ملک میں بھی عمدہ آواز کے حاملین قراء کی کھیپ تیار ہو ہمارے ہاں بھی حسن صوت کے دھنی موجود ہیں، انہیں مزید آگے بڑھنے اور اس میدان میں ترقی وپیش رفت کا شوق ہے؛ مگر انہیں بالمشافہ (face to face) ایسی کلاسکل شخصیات سے استفادہ کا موقع نہیں ملتا تھا اب جب سے شیخ تشریف لا رہے ہیں، نتیجہ یہ ہوا کہ الحمدللہ ہمارے جوانوں نے اب ان کی راہ اپنانی شروع کی ہے، ہم چاہتے ہیں کہ شیخ عبدالناصر کے آئینے یہاں تیار ہو جائیں اور جب کسی کو اس ملک میں شیخ کو دیکھنے کی چاہت ہو، تو وہ ان جوانوں کے آئینے سے شیخ عبدالناصر کو دیکھ لیا کرے۔

میرے بھائیو! قرآن مجید عجیب وغریب دولت ہے "اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَ جِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَتَوَكَّلُوْن " خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ بذات خود مستند قاری تھے، آپ کو شیخ سعد مقریؒ سے قراءت کی سند حاصل ہے، اس کے بعد شیخ فرید الدینؒ سے نہ صرف اجازت بیعت بلکہ تجوید وقراءت کی سند بھی حاصل کر رہے ہیں اس کے باوجود آپ کا معمول تھا کہ جہاں معلوم ہوتا کہ کوئی خوش الحان قاری کسی خطہ میں آیا ہے، تو سفر فرماتے اور سنتے اور جب محظوظ ہوتے تو فرماتے کہ جی چاہتا ہے کہ قاری کا منہ ہیرے جواہرات سے بھر دوں

حضرت مولانا مونگیریؒ کی خانقاہ میں معمول تھا کہ صبح فجر بعد ناشتہ سے پہلے تلاوت ہوتی، ایک مرتبہ حضرت قاری عبدالرحمن مکیؒ کی تشریف آوری پر حضرت مونگیریؒ نے فرمایا: آپ ایک رکوع کی تلاوت فرمائیں اس کے بعد ناشتہ کرتے ہیں، قاری صاحب نے ایک رکوع ختم کیا پھر فرمایا دوسرا رکوع سنائیں یوں سلسلہ چلتا رہا، دن کے بارہ بج گئے اور اس دن چائے نوشی کی نوبت ہی نہیں آئی اللہ اکبر! ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ اے اللہ! اس دنیا میں تو آپ نے بہت اچھی تلاوتوں کے سننے کا موقع عنایت فرمایا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ آخرت میں آپ کی ذات اقدس سے آپ کا کلام سنیں! عالم برزخ اور قبر میں بھی آپ کوئی انتظام فرما دے کہ ہم قبر میں سوتے سوتے بھی آپ کے کلام کی تلاوت سنتے رہیں! آمین یارب العالمین۔

بے سہارا نہ بنیں

جو چیز ہم سے لے لی گئی ہے، ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ اس کی یاد ہمارے ذہن و دماغ سے مٹادی جائے گی اور عنقریب اللہ ہمیں وہ چیز عطا کرے گا جس کی ہمیں توقع بھی نہ تھی، ہر چیز اللہ کے قبضے میں ہے اس کا بھروسہ رکھیں اور مسکراتے رہیں کبھی بے سہارا نہیں رہیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ریڈیو سے تلاوت

مصر سے قراءت نشر ہو رہی تھی، شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے برابر والے کمرے میں ریڈیو کھول دیا گیا، تلاوت کی آواز پر فوراً شاہ دوزانوں بیٹھ گئے اور استغراق کے ساتھ سننے لگے، یعنی وہ " اذا قرئ القران فاستمعوا له وانصتوا " پر عمل پیرا ہو گئے، پوچھا کون قاری ہے؟ اس کو ہمارے سامنے لاؤ، لوگوں نے معذرت کی کہ یہ یہاں نہیں مصر میں ہیں، ان کا شوق دیکھ کر بتایا گیا کہ یہ ایک آلہ ہے جو دور کی آواز کو دوسرے علاقوں میں پہونچا تا ہے، شاہ نے کہا: ایسا آلہ تو ہمارے یہاں ہونا چاہئے، اس کو منگوایا جائے، لوگوں نے کہا: اس کی اجازت نہیں ہے، شاہ نے جوش میں کہا: اسے کون روک سکتا ہے! اور درآمد کئے جانے کے احکام جاری کر دئے، اب کیا تھا کھلم کھلا ریڈیو آنے لگے اور حجازیوں کا ذوق سیر ہونے لگا۔ (بانگ حراء از ہری نمبر ص ۱۵۰)

بہتر ہونے کا معیار

اپنی قدر و منزلت کا حقیقی اندازہ لگانے کے لئے حدیث پاک میں ایک معیار بتایا گیا ہے (**خیر کم خیر کم لأهله**) (ترمذی ۳۸۹۵) یعنی بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں اور بیوی کی نگاہ میں بہتر ہو! یہ وہ پیمانہ ہے جس پر سونے اور چاندی کے سکوں میں تولے جانے والے بڑے بڑے ہیرو اور لیڈر بھی تولے جائیں تو شاید ہی پورے اتریں اور اسی حیثیت سے حدیث پاک کے اگلے الفاظ میں تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اعتراف بہت معنی رکھتا ہے (**وانا خیر کم لاهله**) ترجمہ: اور میں اپنے خاندان کی نگاہ میں تم سے بہتر ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مفلسی وفراوانی کا سنگم اور اشاعت قرآن

تاریخ اسلام کے کشادہ سینہ پر فتح ومسرت کے نغمے اور شکست و ہزیمت کے رستے زخم بھی ہیں اکابر امت نے علم کے حصول میں زندگیاں وقف کردیں۔ قرآن، حدیث، فقہ، نحو وصرف وغیرہ علوم کو صرف حاصل ہی نہیں کیا بلکہ ہم تک پہونچانے میں ان کو دشواریوں کا سامنا بھی کرنا پڑا۔

ائمہ قراءت نے اپنے اپنے شیوخ سے قراءات حاصل کرنے میں بڑی محنت کی ہے لمبی لمبی مسافت طے فرماتے اور باوجود لمبی مسافت طے کرنے کے طلبہ کے ہجوم کی وجہ سے شیخ سے قراءات حاصل کرنے میں دشواری آتی چنانچہ امام ورش رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ مشہور ہے کہ آپ کو بمشکل امام نافع رحمہ اللہ سے پانچ پانچ آیات سنانے کا موقع ملا تھا جہاں عدم فرصت، لمبی مسافت کی داستانیں ہیں، وہیں مفلسی اور تنگ دستی کے احوال پائے جاتے ہیں مگر ان خوشہ چینوں نے مبارک فن، علم قراءات کو حاصل کر کے امت تک پہونچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

ایسی مفلسی جو بالکل تباہ کردے شاید ہم میں سے کوئی اس سے دوچار نہ ہُوا ہو، اور اللہ تعالیٰ نہ کبھی ایسے دن دکھائے لیکن ہم انسانی سماج کا حصہ ہونے کی وجہ سے غریبی کا احساس تو کر ہی سکتے ہیں اگر کر سکتے ہیں تو اندازہ ہوگا کہ مفلسی کس قدر جاں سوز ہوتی ہے اور ساتھ ہی ایک مفلس آدمی کے تئیں سماج کا رویہ کیا ہوتا ہے وہ کس طرح سماجی علیحدگی کا دکھ جھیلتا ہے تو ایسے مفلسی وتنگدستی میں لیل ونہار گزارنے والے امام عاصمؒ جن کی روایتِ حفص دنیا کے اکثر علاقوں میں پڑھی پڑھائی جاتی ہے ان کا ایک واقعہ پڑھ کر زندگی کا نیا شعور حاصل کرتے ہیں۔

حضرت امام عاصمؒ خود اپنا واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں افلاس وتنگدستی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں مبتلاء ہو گیا احباب و متعلقین میں سے جن پہ تکیہ تھا انہوں نے مجھ سے منہ موڑ لیا، نوبت فقر و فاقہ تک جا پہونچی بالآخر مجبور ہو کر ایک رات جنگل چلا گیا اور صلوٰۃ الحاجۃ پڑھ کر عجز و انکساری کے ساتھ گڑگڑا کر مندرجہ ذیل مقدس کلمات کے ساتھ دعا مانگنی شروع کی۔

میرا طریق امیری نہیں فقیری ہے
خودی نہ بیچ غریبی میں نام پیدا کر

(اقبال)

امام عاصمؒ فرماتے ہیں: میں دعا سے فارغ ہو کر ابھی اسی جگہ بیٹھا ہوا تھا کہ میرے سامنے غیب سے ایک تھیلی آ گری میں نے اسے من جانب اللہ نعمت سمجھ کر اٹھا لیا کھول کر جو دیکھا تو اسّی ۸۰ سونے کی اشرفیاں تھیں اس کے علاوہ ایک سرخ یاقوت بھی تھا امام صاحب فرماتے ہیں: کہ اسے میں نے اپنے مصرف میں لے لیا جسے میری اولادوں کی اولادیں، پشت ہا پشت تک کھاتی رہیں۔

وہ مقدس کلمات (دعا) یہ ہیں

یا مسبب الأسباب، یا مفتح الأبواب، ویا سامع الأصوات، ویا مجیب الدعوات، ویا دافع البلیات ویا قاضی الحاجات، اکفنی بحلالك عن حرامك، وأغننی بفضلك عمن سواك

ہاں یہ وہی امام عاصم ہیں جنہوں نے غریبی میں بھی اپنا مشن جاری رکھا، ہاں یہ وہی امام عاصم ہیں جنہوں نے اتنی ساری تکلیفوں کے باوجود تقوی کا دامن نہ چھوڑا، ہاں یہ وہی امام عاصم ہیں جنہوں نے قراءتوں کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا، ہاں یہ وہی امام عاصم ہیں جن کے پاس انگلیوں پر نہ شمار کی جانے والی خلق خدا نے علم حاصل کیا تھا، ہاں یہ وہی امام عاصم ہیں جو ضبط و اتقان، تجوید و قراءت اور تحریر کے جامع تھے، ہاں یہ وہی امام عاصم ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جن کا طریقۂ ادا و لہجہ نہایت دل کش تھا، خوش الحانی میں آپ کی نظیر نہ تھی، ہاں یہ وہی امام عاصم ہیں جو وفات کے وقت "ثم ردوا الی اللہ مولھم الحق" کا ورد فرما رہے تھے، ہاں یہ وہی امام عاصم ہیں جن کے مایۂ ناز، وفا شعار شاگرد امام ابوبکر شعبہ رحمہ اللہ نے اپنی حیات میں ۲۴ ہزار مرتبہ قرآن مجید ختم کئے تھے، اپنی ہمشیرہ اور بیٹے کو مخاطب کرتے ہوئے مکان کے ایک گوشے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا تھا کہ اس گوشے میں کبھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی مت کرنا وہاں میں نے اٹھارہ ہزار مرتبہ قرآن مجید ختم کئے ہیں۔

ڈھونڈو گے ہمیں ملکوں ملکوں ملنے کے نہیں نایاب ہیں ہم
تعبیر ہے جس کی حسرت و غم اے ہم نفسو وہ خواب ہیں ہم

الغرض تعلیم و تعلم صدق و صفا، اخلاص و خیر خواہی، زہد و قناعت، فقر و استغناء، غیرت و خودداری، تسلیم و رضا، امر و نہی کے معاملے میں بصیرت مندانہ جرأت اور قرآن کریم کو امت تک پہنچانے کا بے پناہ جذبہ، یہ ان ائمۂ قراءت کی زندگی کے اہم عناوین ہیں۔

آہ! یہ ایک عالمگیر بحران ہے اخلاقی ابتری کی ہمہ جہت روحانی موت ہے ذہنی پستی ہے گناہوں کی نحوست ہے کہ دنیا ایسے محسنوں کو بھول چکی ہے ستم بالائے ستم یہ کہ جب جب بھی ان پاکیزہ نفوس کے حالاتِ زندگی سنائے یا لکھے جاتے ہیں تو شک کی نگاہوں سے سنا اور دیکھا جاتا ہے حالانکہ صدیاں بیت گئیں اور قیامت تک بیتتی چلی جائے گی مگر تشنگانِ علم ان کی داستانوں کو دہراتے رہیں گے۔

آج تاریخ ہم سے سوال کرتی ہے بڑا چبھتا اور طنز بھرا سوال! یہ داستانیں تمہارے اپنوں کی ہیں مگر تم کیا ہو؟ کیا یہ داستانیں تمہیں یاد بھی ہیں؟ کیا تم وحی ربانی سے بہت دور نہیں چلے گئے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاریخ خود جواب دیتی ہے: جب گناہوں سے آنکھیں سینکیں جاتی ہیں، جب مظلوم عصمتیں فریاد سے عاجز رہ جاتی ہیں، جب معروف کی جگہ منکر کا بسیرا ہو جاتا ہے، جب شرم وحیا کا پانی خشک ہو جاتا ہے، جب قلم کی سیاہی رنگ بدل لیتی ہے اس وقت اس سرچشمہ حیات سے قریب ہونے کے لئے ایک زبردست فکری، عملی و انقلابی جست کی ضرورت ہوتی ہے جو ہمیں سیدھے قرن اول کے مبارک عہد تک جا پہنچائے، اس دورِ زرین کی ”جاوداں سیرت“ سے کچھ لینے پر آمادہ کرے۔

بارالہا! ان مقدس ہستیوں کی قربانیوں کو قبول فرما کر ہمیں قرآن مجید کا سچا پکا خادم بنادے۔ آمین

مصادر و مراجع

(۱) مختلف شروح شاطبیہ (۲) تذکرہ قاریان ہند (۳) برکات دعا (۴) قلم نما (۵) ذرا قرن اول کو آواز دینا (۶) گلبانگ عنادل (۷) درسی ڈائری

یقینی ٹھوکر

زندگی کی خواہش ہے تو مشکلات سے گھبرانا لاحاصل ہے کیونکہ مشکلیں زندہ اور متحرک انسانوں ہی کے لیے ہیں، ایک بے روح لاش کے لیے نہیں۔ آرام کی خواہش ہے تو اس کی بہتر جگہ قبر ہے، بیٹھے رہو گے تو یقیناً ٹھوکر نہیں لگے گی، لیکن جب چلو گے تو ٹھوکریں کھانا ضرور ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

شیخ المقاری تعبیر کی لغوی تحقیق

شیخ القراء یہ تعبیر تو بہت سنی اور پڑھی البتہ آج کل ہمارے دِیار میں ایک انوکھی تعبیر" شیخ المقاری" کا رواج زیادہ ہے ایک صاحب سے پوچھا گیا کہ یہ" مقاری" کیا ہے؟ تو جواباًارشاد ہوا کہ" مُقری" کی جمع ہے۔

مقری بمعنی قراءات پڑھانے والا معنی تو بالکل صحیح ہے لیکن مَقاری کو مُقری کی جمع کہنا، سمجھ میں نہیں آتا، مراجعت سے جو سمجھا ہے وہ پیش خدمت ہے۔

لفظ قاری، مقری اور مقاری کی وضاحت

لغت میں" قاری" محض پڑھنے والے کو کہا جاتا ہے اور اصطلاحِ تجوید میں قاری اسے کہتے ہیں جو قرآن کریم کے حروف کو ان کے مخارج سے مع جمیع صفات کے ادا کرے

(عذار القرآن)

قَرَءَ (ف) یَقْرَءُ سے اسم فاعل "قارئ" ہے معنی پڑھنے والا

قارئ کی جمع قَارِءُوْنَ

أَقْرَءَ (افعال) یُقْرِءُ سے اسم فاعل " مُقْرِئ" جس کے معنی ہے قراءات پڑھانے والا

مُقْرِئ کی جمع مُقْرِءُوْن آتی ہے نہ کہ بفتح المیم مَقارئ

شیخ المقارئ تعبیر میں مُقْرِئ کی جمع مَقَارِئ مراد لینا غلط ہے۔

ہاں قَرَءَ (ف) یَقْرَءُ سے ظرف مکان مَقْرَءُ ہے اور کبھی کبھی ثلاثی مجرد سے کثرت پر دلالت کرنے کے لئے ظرف مکان کے آخر میں تاء تانیث کا اضافہ کیا جاتا ہے

(قد تدخل تاء التأنيث المربوطة على اسم المكان من الفعل الثلاثي لتدل على الكثرة)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مثالہ: مزرعة، مدرسة، مکتبة، مدبغة)

اب ''شیخ المقاریٔ'' کا مطلب ہوگا قراءات کی درسگاہوں کے شیخ اور یہ شیخ المقاریٔ والی تعبیر اس اعتبار سے بالکل درست ہے جیسا کہ بولا جاتا ہے شیخ عموم المقاریٔ المصریۃ اور جیسے مَدرَسَۃٌ جمع مَدَارِسُ تو اس اعتبار سے شیخ المدارس کی تعبیر صحیح ہے (اگرچہ شیخ المدارس کی تعبیر اردو میں مستعمل نہیں ہے پھر بھی یہاں صرف مسئلہ کی وضاحت کی غرض سے پیش کی گئی ہے)

مصر میں قراءات کی الگ الگ درسگاہیں ہوتی ہیں اور ان درسگاہوں کے ایک شیخ (سرپرست) ہوتے ہیں جن کو'' شیخ المقاریٔ'' کہا جاتا ہے اور یہ تعبیر مصر میں بہت عام ہے۔

جہاں تک مقرِیٔ کا سوال ہے تو اس کی جمع مَقارِیٔ نہیں لا سکتے ہیں کیونکہ عربی کا قاعدہ ہے کہ ثلاثی مجرد کے علاوہ سے اسم فاعل کی جمع مکسر نہیں لا سکتے ہیں جمع سالم ہی آتی ہے جیسے مُسْلِم کی جمع مُسْلِمُون۔

وہ قاعدہ یہ ہے: اسم الفاعل، مما هو فوق الثلاثي، نحو: مبادِر و مودِّع، لا یُجمع جمع تکسیر ، بل یُجمع جمع سلامة فیقال : رجال مبادِرون و مودِّعون و نساء مبادِرات و مودِّعات

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ'' شیخ المقاریٔ'' والی تعبیر بالکل درست ہے اس طور پر کہ مَقْرَءَۃٌ اسم ظرف کی جمع مَقَارِیٔ بمعنی قراءات کی درسگاہوں کے شیخ یعنی سرپرست، ورنہ مُقْرِیٔ کی جمع مَقَارِیٔ سمجھنا غلط ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

مصادر و مراجع

(۱) عذار القرآن (۲) لسان العرب (۳) تاج العروس (۴) مصباح اللغات (۵) شذی العرف (۶) ارشاد القاری فی تحقیق معالم المقاری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اذان واقامت میں ”اللہ اکبر“ کی راء کا اعراب

کلمات اذان واقامت کی کیفیت ادا کے باب میں کئی اہم مسائل ہیں جن میں سے ایک نہایت ہی اہم مسئلہ اللہ اکبر کی راء کے اعراب اور تلفظ وادائیگی کا بھی ہے۔

مندرجہ ذیل سطور میں جس کی کچھ وضاحت پیش کرنے کی طالب علمانہ کوشش کی جارہی ہے۔

اہل فن حضرات سے درخواست ہے کہ ناقدانہ نظر سے دیکھ کر قابل اصلاح امور کی طرف متوجہ فرما کر ممنون فرمائیں۔

اذان واقامت میں اللہ اکبر اللہ اکبر ملا کر پڑھا جائے تو اکبر کی راء میں سکون، ضمہ، فتحہ تینوں جائز ہیں لیکن سکون اولیٰ ہے، اس کے بعد ضمہ پھر فتحہ کا درجہ ہے۔ (فتاویٰ مفتی محمود ج/۱ ص/۶۱۷)

مؤذن کو چاہیے کہ اذان واقامت میں اللہ اکبر میں پہلے اکبر کی راء کو ساکن کرے یا مفتوح پڑھے اور ضمہ پڑھنا خلاف سنت ہے۔ (کمال الفرقان ص ۱۲۹ بحوالہ شامی)

ضمہ کے خلاف سنت ہونے کے باب میں ترمذی شریف کے حوالے سے ایک حدیث بطور دلیل پیش کی جاتی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں **الاذان جزم والاقامة جزم** (یعنی اذان اور اقامت جزم سے ہوں) اس سلسلہ میں بات واضح ہو جائے کہ یہ حدیث نہیں ہے بلکہ امام نخعی رحمہ اللہ کا قول ہے۔ (حوالہ مذکور فتاویٰ مفتی محمود)

کلمات اذان واقامت میں ”اللہ اکبر“ کی ”راء“ پر پیش پڑھنے کو بعض فقہاء نے مذکورہ قولِ نخعی کی بناء پر خلافِ سنت لکھا ہے لہذا ”راء“ کو مذکورہ قول (اثر) کی بنا پر یا تو ساکن پڑھا جائے، یا پھر مفتوح پڑھا جائے سکون اور سکون کی وجہ اولویت۔

اذان کے کلمات کے آخر میں وقف، ماثور ومنقول ہے اور ترمذی شریف میں حضرت ابراہیم نخعیؒ سے مروی ہے **الأذان جزم** اور صحیح یہ ہے کہ نخعی کا قول موقوف ہے،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مرفوع نہیں اور قول نخعی پر ہی عمل چلا آ رہا ہے۔ (تفصل کے لئے ملاحظہ ہو شامی)

فتحہ پڑھنے کی وجہ

ترمذی شریف میں امام نخعیؒ سے موقوفا مروی ہے اس لئے سارے ہی کلمات مجزوم یعنی ساکن پڑھے جائیں تو پہلی تکبیر کی راء بھی ساکن ہوگی پھر اس کے وصل کے وقت اتصال بنیت وقف کے سبب دو ساکن (راء اور لام جلالہ) جمع ہو گئے اور اب یا تو اسم جلالہ کے ہمزہ کا فتحہ راء کی طرف نقل ہو گیا یا اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کے سبب پہلے ساکن (راء) پر فتحہ آ گیا۔

اور کسرہ اس لئے نہیں آیا کہ لام جلالہ کی صفت تفخیم کی محافظت باقی رہے ان دونوں وجوہ کی نظیر الم اللہ ہے کیونکہ اس میں بھی میم کا فتحہ یا تو نقل ہو کر آیا ہے یا بقول بعض فتحہ التقاء ساکنین کی وجہ سے آیا ہے، جیسا کہ مِنَ اللہ کا فتحہ۔

ضمہ یعنی اکبرُ کی وجہ

کیونکہ عربی ونحوی قواعد کی رو سے اکبر اللہ مبتدا کی خبر ہے اور خبر مرفوع ہی ہوتی ہے (ابن عابدین الشامی، صاحب المغنی)

اور یہی آخری قول (ضمہ والا) راجح وظاہر اور اصح واقیس ہے (فتاوی مفتی محمود ص ۲۰۸)

حدیث (اثر) الأذان جزم کا مطلب

(۱) جزم کے معنی قطع مد کے ہیں نہ کہ حذف اعراب کے کیونکہ جزم سے مراد سکون لینا یہ اصطلاح جدید ہے اور اس اصطلاح جدید میں بھی جزم کا اطلاق ایسے سکون پر ہوتا ہے جو جازم کی بناء پر ہو

(۲) الأذان جزم سے پہلی تکبیر پر سکون اس وقت درست ہوگا جب کہ وہ عامل جازم کی بناء پر آئے اور یہاں عامل جازم کوئی نہیں ہے ہاں اگرچہ حدیث الأذان جزم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے اذان کے ہر جملے پر سکون وقفی کا اجراء ثابت ہے لیکن چونکہ تکبیر تین ایک ہی تکبیر کے حکم میں ہے اس لئے پہلی تکبیر پر وصل کا حکم جاری ہو کر اصلی اعراب ضمہ لوٹ آئے گا

(۳) مفکر اسلام حضرت مفتی محمود صاحبؒ شیخ الحدیث ملتان فرماتے ہیں کہ حدیث کا منشاء یہ ہے کہ اذان واقامت کے سارے کلمات کو متعدد سانسوں میں وقفاً وقفاً، جزماً جزماً پڑھا جائے

(۴) درمختار میں بھی درج ہے کہ الأذان جزم سے مراد مقطوع المد یعنی مد کرنے سے احتراز کرنا، جیسے آللہ پڑھنا بالکل غلط ہے اور گناہ کا سبب ہے۔

خلاصہ کلام

اللہ اکبر (اول) کی راء کو ساکن کرے یا مفتوح اور اللہ اکبر (ثانی) کو ساکن کرے، اور اول میں ضمہ بھی عربی نحوی وجوہ کی بناء پر پڑھ سکتے ہیں البتہ معمول بہا فتحہ اور سکون ہی ہے کما فی الشامی حاصلها أن السنة أن یسکن الراء من "اللہ اکبر" الأول أو یصلها باللہ اکبر الثانیة فأن سکنها کفی وإن وصلها نوی السکون فحرک الراء بالفتحة فأن ضمها خالف السنة لأن طلب الوقف علی اکبر الأول صیره کالساکن أصالةً فحرک بالفتح (رد المحتار علی الدر المختار ۲/ ۵۲) نیز دیکھئے احسن الفتاوی: ۲/ ۲۹۵،۲۹۶۔

مصادر ومراجع

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ (۲) مرقاۃ المفاتیح (۳) کشف الباری (۴) نفحات التنقیح (۵) تحفۃ الالمعی (۶) فتح الرحمن شرح خلاصۃ البیان (۷) فوائد مکیہ (۸) کمال الفرقان (۹) القول الجمیل فی مد التاذین والتکبیر (۱۰) فتاوی محمودیہ (۱۱) فتاوی محمود (ملتان)

(۱۱) رسالہ اذان کے احکام۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تلاوت کے دوران بے جا تکلفات اختیار کرنا

استاذ القراء حضرت مولانا قاری ابوالحسن اعظمی مدظلہ فرماتے ہیں کہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ معلمین اور قراء جب تلاوت کرتے ہیں تو چہرے کا عجیب حال ہوتا ہے رگیں پھولتی ہیں تکلف اور تصنع کا کھلا اظہار ہوتا ہے جبکہ یہ معائب تلاوت میں سے ہے دوران قراءت وتلاوت ادائیگی بے تکلف ہونی چاہیے حد اعتدال سے باہر نہ ہو، جیسے زلفوں میں پیچ وخم حسن کا باعث سمجھا جاتا ہے اور چہرے پر گوراپن آدمی کو حسین بنا دیتا ہے مگر یہ جبکہ اعتدال کے اندر ہو، یہی پیچ وخم جب زیادہ ہو جائے تو وہ "قطط" الجھے ہوئے بال کہلاتے ہیں پسندیدہ نہیں رہتے، اسی طرح سفیدی بھی حد سے بڑھ کر" برص" مرض بن جاتی ہے پس جو تلاوت حد اعتدال میں نہ رہے وہ صحیح اور کامل قرات نہیں رہتی، تلاوت کے محاسن اور معائب کو مدنظر رکھتے ہوئے قراءت وتلاوت کرنی چاہیے۔

(تجوید کی اہمیت ص ۱۷۷ بحوالہ حسن المحاضرات جلد دو صفحہ ۲۶۷)

آج کل سب سے بڑا اور اعلی درجے کا قاری اسے کہتے ہیں کہ جو کسی نغمہ کے ساتھ مجمعِ عام میں ریڈیو یا فونوگراف کی پلیٹ پر ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگاتے ہوئے گلا پُھلا کر اتنی بلند آواز سے ایک رکوع یا زیادہ پڑھے کہ قاری صاحب کی آنکھیں سرخ ہو جائیں اور سامعین کی گردنیں بھی ہلنے لگے اگر پڑھتے ہوئے اتفاقیہ کسی خاص انداز دلکش سے قاری صاحب کا کف دست (ہاتھ) رخسار پر آجائے اور سامعین میں سے کوئی شاگرد یا معتقد رقیق قلب یا کوئی دل جلا اللہ کا بندہ جو جذب وکیفیت کو ضبط نہ کرتے ہوئے صبر و سکون کو خیر باد کر کے زور سے" الا اللہ" کا نعرہ بھی لگا دے تو سبحان اللہ کیا کہنے۔ پھر تو تمام حاضرین مجلس مثل شیر اور قاری صاحب مثل بالائی ہیں، اور ہر طرف مرحبا مرحبا کی صدائیں اور آسمان سے شور وگل کی ندائیں گونج اٹھتی ہیں اور کیوں نہ ہو قاری صاحب کی قراءت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں وہ کون سا قرآن مجید کا کلمہ ہے کہ جس میں نغمہ کی آواز نہ ادا ہوتی ہو اور اس کی رعایت کرتے ہوئے حرفوں کی ادائیگی میں افراط وتفریط ہو کر لحن جلی کا ایک گلدستہ بن جاتا ہو اور سامعین نابلد (بے سمجھ) جس کی بوئے نغمہ وزمزمہ سے مست وخود نہ ہو جاتے ہوں۔

(تجوید کی اہمیت ص ۱۰۵)

یہ بھی رزق ہے

رزق صرف یہی نہیں کہ جیب میں مال ہو، بلکہ آنکھوں کی بینائی بھی رزق ہے۔ دماغ میں خیال بھی رزق ہے۔ دل کا احساس بھی رزق ہے۔ رگوں میں خون بھی رزق ہے، یہ زندگی بھی ایک رزق ہے اور سب سے بڑھ کر ایمان بھی ایک رزق ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید میں کھڑا زبر کا محل، کتابت اور وجہ

الف مقصورہ اس کو کہتے ہیں جس کے بعد ہمزہ نہ ہو، جیسے عیسیٰ، مصطفیٰ وغیرہ گویا عربی میں "مقصورہ" الف ساکن کو کہتے ہیں جس کے بعد ہمزہ نہ ہو مگر کھینچ کر پڑھا جائے اور دو زبر کے برابر ہو۔

عربی میں لفظ اعلیٰ، اشقیٰ وغیرہ کے آخر میں الف مقصورہ ہے جو یاء کی صورت میں ہی لکھا جاتا ہے۔ قرآنی متن اور جدید عربی فصحاء کے مطابق لفظ اعلیٰ، اشقیٰ میں الف مقصورہ پر کوئی علامت نہیں لگتی۔ الف مقصورہ پر کھڑا زبر عموماً تب ہی لگتا ہے جب اس پر ختم ہونے والے لفظ کا اگلے لفظ سے اتصال نہ ہو رہا ہو، بصورت دیگر اس پر سے کھڑا زبر ہٹا دیا جاتا ہے، مثلاً سورۃ بقرۃ کی آیت أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ الخ اور سورۃ النساء کی آیت إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا

دیکھیے! پہلی آیت میں علیٰ کا چونکہ اگلے لفظ سے اتصال نہیں ہو رہا ہے، اس لیے وہاں الف مقصورہ پر کھڑا زبر لگایا گیا ہے جبکہ دوسری آیت میں علیٰ کا اتصال "المومنین" سے ہو رہا ہے، اس لئے الف مقصورہ پر کھڑا زبر نہیں لگایا گیا۔ لیکن اس سے ایک بات صاف ہو جاتی ہے کہ کھڑا زبر اگر اردو کی ضرورت کے تحت لگایا جائے تو الف مقصورہ پر ہی لگے یا اردو حروف کے حساب سے یاء پر لگے۔

کھڑا زبر کا محل (کہاں لکھا جائے)

ہاں اعلی وغیرہ میں کھڑا زبر یاء پر ہی لگانا چاہیے، جیسے موسیٰ، عیسیٰ وغیرہ میں لگاتے ہیں۔ قرآنی متن سے بھی یہی پتہ چلتا ہے، الف مقصورہ پر اگر کھڑا زبر ہو تو اس سے اگلا حرف عموماً مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے مُوسیٰ، عِیسیٰ۔ وعلیٰ ھٰذا القیاس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مکتب کے لئے

وہ مکاتب جہاں قرآن مجید ہجے کر کے پڑھایا جاتا ہے، وہاں لفظ "اعلی"... "علی" "اشقی" وغیرہ پر کس طرح ہجے کرایا جائے؟ کیوں کہ قرآن مجید میں "اعلیَ الذی" وغیرہ پر زبر لکھا ہوا ہے اور وصلاً زبر ہی پڑھنا ہے۔

مندرجہ بالا تحریر سے سمجھا جا سکتا ہے کہ بچوں کو اس طرح سمجھایا جائے کہ "جس کھڑا زبر کے بعد ساکن حرف ہو وہاں زبر لکھا ہوتا ہے" لیکن وہاں ہم وقف کا ہجے کریں گے تو کھڑا زبر کا ہجے کریں گے۔ مثال:- "الاعلیَ الَّذِی" ملا کر پڑھیں تو ہجے ہوگا۔ لام.... لام زبر لَلَ اور اگر لفظ "اعلیٰ" پر وقف کریں تو بھلے "اعلی" پر زبر لکھا ہے لیکن "اعلی" کے بعد ساکن حرف ہے اس لئے وقف میں وہ زبر، کھڑا زبر سے بدل جائے گا، اور یوں پڑھا جائے گا۔ "لیٰ" لام.... کھڑا زبر لا...

علیٰ هُدا

اور جہاں کھڑا زبر کے بعد متحرک حرف ہو وہاں کھڑا زبر لکھا ہوا ہوتا ہے اس لئے ملا کر پڑھنے کی صورت میں بھی اور وقف میں بھی کھڑا زبر کا ہی ہجے کیا جائے گا۔

علیٰ لام کھڑا زبر لا۔

مصادر ومراجع

(۱) معرفۃ الرسوم (۲) فتح الرحمن (۳) خزینۃ العلوم (٤) درس رائیہ (۵) ذاتی کاپی (٦) فرہنگ آصفیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پندو موعظت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہم نصیحت

حضرت امام جزری رحمۃ اللہ علیہ طلبا کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں

والبادر في شبابه و أوقات عمره إلى التحصيل، ولا يستنكف عن أحد وجد عنده فائدة (منجد المقرءين قلمی نسخہ ۵۱)

یعنی اپنی جوانی اور دیگر اوقات زندگی میں فن خصوصا تجوید وقراءت کے حاصل کرنے کی جستجو ہونی چاہیے اور جس استاذ کے پاس علمی فائدہ نظر آئے اس سے استفادہ کرنے میں ذلت نہ سمجھے۔ (تیسیر التجوید ص ۱۱۱)

گہرا سوال

قسم بخدا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ایک نظر کر لینا دنیا اور اس کے تمام مال ومتاع سے بہتر ہے۔ (نابینا حضرت ذوالبجادین رضی اللہ عنہ) جب دیکھنا بہتر ہے تو سنتوں پر عمل دیکھنے کے مترادف اور دنیا ومافیھا سے بہتر اور برکت کا باعث کیوں نہیں ہوگا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیان قمر

رمضان کی رات حضرت پیرومرشد مولانا قمرالزماں صاحب دامت برکاتہم کے اصلاحی بیان کے چند اقتباسات بمقام خانقاہ دارالعلوم کنتھاریہ، ۲۰۲۳،۱۴۴۴

(۱) کبھی بھی صاحب ہوا (خواہشات کا پیکر) صاحب خدانہیں ہوسکتا ہے

(۲) مشائخ کی اولاد محروم کیوں رہتی ہے؟ فرمایا کہ اولاد! وظائفِ شیخ کو وظائفِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ترجیح دیتی ہیں

(۳) شاہ وصی اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ اللہ والوں کے دل میں معاصی کی نفرت ہوتی ہے اس لئے وہ جہاں جاتے ہیں وہاں معصیت کی کمی ہوجاتی ہے

(۴) کتاب "مکتوبات معصومیة" علماء کو پڑھنی چاہئے میں اپنے خلفاء کو اس کی تلقین کرتا رہتا ہوں

(۵) طاعت سے سکون ملتا ہے

(۶) مباحات پر عمل کرنا مانع نجات نہیں ہے جنت میں تو لے جا سکتا ہے ہاں مقامات عالیہ کے لئے مانع ہے

(۷) خواجہ معصوم فرماتے ہیں کہ اللہ وہ ذات ہے جو سبز ٹہنیوں میں بھی آگ لگا سکتا ہے آپ لوگ میری مجلس میں اتنی بڑی تعداد میں آتے ہو یہ میرا کمال نہیں ہے بلکہ وہ میری ٹہنیوں میں آگ لگاتا ہے وہ آگ آپ میں بانٹتا ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۰ رمضان المبارک ۱۴۴۳ھ

* خانقاہ دارالعلوم کنتھاریہ * (آخری مجلس، بعد عشاء)

*حضرت پیرومرشد مولانا قمرالزماں صاحب ادام اللہ فیوضہم * کی آخری مجلس کے اہم اقتباسات

(۱) * الم نشرح لک صدرک * الخ (مکمل سورت)

نہایت جامع سورت ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے آپ (نبی علیہ السلام) کو شرح صدر عطا کیا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ کو شرح صدر عطا کرنا آپ کی خصوصیات میں سے ہے اور امتنان سے آپ کو نوازا۔ حضرت موسی علیہ السلام کے بارے میں قرآن مجید کہتا ہے" رب اشرح لی صدری" مطلب یہ ہوا کہ حضرت موسی علیہ السلام نے شرح صدر مانگا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بغیر مانگے شرح صدر عطا کر دیا۔

(۲) بزرگو دوستو!

شرح صدر بہت بڑی نعمت ہے اور یہ سب کو نہیں ملا کرتی بعض علماء کے متعلق آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو شرح صدر عطا فرمایا تھا اللہ تعالیٰ نے ہم کو تراویح عطا کی، روزے عطا کئے، رمضان المبارک کا مہینہ عطا کیا، آج آخری مجلس ہے، ہمیں دعا کرنی چاہیے کہ اللہ ان تمام عبادتوں کے عوض شرح صدر عطا کر دے۔

(۳) علامہ تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے" الم نشرح لک صدرک" کا ترجمہ بہت عجیب فرمایا ہے کہ کیا ہم نے علم و حلم سے آپ کا سینہ نہیں کھول دیا؟.......

(٤) پھر اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا کہ اتنے علم پر اکتفاء نہ کریں اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں کہ "قل رب زدنی علما"....دعا کرتے رہو کہ مزید علم ہمیں عطا کرو معلوم ہوا کہ علم مانگنے کی چیز ہے بغیر مانگے علم نہیں ملتا، نبی جیسی ذات کو علم مانگنے کا حکم دیا جا رہا ہے، ہمارا حال ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمیں ذرا علم آجاتا ہے تو یوں سمجھتے ہیں کہ بہت کچھ مل گیا۔

ایک بزرگ سے کسی نے پوچھا کہ اگر تم کو معلوم ہو جائے کہ کچھ لمحوں کے بعد آپ کا انتقال ہونے والا ہے تو تم کیا دعا کرو گے؟ فرمایا کہ میں "ربی زدنی علما" یہ دعا کرتا رہوں گا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دے دیا تھا جب ان کو زیادتیٔ علم کی ضرورت ہے اور زیادتیٔ علم مانگنے کا حکم دیا ہے تو ہمیں تو بدرجہ اولیٰ مانگنا چاہیے۔

شاہ صاحب فرماتے ہیں دوستو! علم کی گھاٹی سخت ہے۔

(۵) حضرت مولانا قاسم صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حاجی صاحب رح کے پاس علم کی طلب میں جایا کرتے تھے، حضرت حاجی صاحب سندی، روایتی عالم نہیں تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو علم لدنی سے نوازا تھا۔

(۶) علم بہت بڑی چیز ہے علم کی صحیح تعریف کیا ہے؟ آج تک علم کی صحیح تعریف کوئی نہیں کر پایا۔

(۷) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنا علم دیا تھا پھر بھی آپ علیہ السلام دعا فرمایا کرتے تھے "اللھم انی اسئلک علما نافعا و عملا متقبلا و رزقا طیبا" معلوم ہوا رزق حلال سے ہی علم آتا ہے، اور رزقِ طیب سے عملِ صالح کی توفیق ہوتی ہے، ہاں شرح صدر کب ہوتا ہے سینہ کب کھلے گا؟ جب علم آئے گا، علم سے ہی شرح صدر ہوتا ہے اسی طرح ہمارے مشائخ فرماتے ہیں کہ علم نافع کا انتظام دارالعلوم نے کیا اور علم کے ساتھ حلم بھی ضروری ہے حلم کوئی سڑک پر چلتے پھرتے مل جائے ایسا نہیں ہے بلکہ حلم خانقاہوں میں ملتا ہے گویا حلم کا انتظام خانقاہوں نے کیا، حلم کی مثال کھانے میں نمک کی سی ہے اور اخلاق یہ بنیادی حلم ہے حلم نہیں ہے تو علم میں کوئی مقام طے نہیں ہوتا، جب حلم نہ ہو تو اپنے کو قابو میں رکھنا چاہیے، اسی لئے کہتے ہیں کہ دعوت کا کام انہی دو چیزوں علم و حلم پر منحصر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۸) حضرت موسی علیہ السلام کو بھیجا تھا علم حاصل کرنے کے لیے پھر "رب اشرح لی صدری" کہلوا کر شرح صدر، "واحلل عقدۃ" سے زبان کی سلاست وغیرہ یہ سب معجزات عطا کئے گئے" واحلل عقدۃ" سے سکھایا کہ جس سے بھی بات کرو زبان صاف ہو بات ایسی کرو کہ وہ سمجھ سکے، لوگ مقرر کہنے لگیں نا ایسا نہیں بلکہ "یفقھو قولی" بات سمجھ میں آجائے پھر آگے انہیں آیتوں میں ھارون کا ذکر ہے مطلب یہ کہ موسیٰ علیہ السلام نے مددگار طلب کیا تاکہ ہم مل کر کام کریں، اس سے مل کر ذکر کرنا ثابت ہے۔

تنہا نہ چل سکو گے محبت کی راہ میں
میں بھی چل رہا ہوں آپ بھی آیئے

یعنی اس پورے رکوع میں اللہ پاک نے طریق سمجھایا۔

"فاذا فرغت فانصب" جب فارغ ہوجاؤ تو رجوع الی اللہ کرو۔

خلاصہ یہ ہوا کہ علم وحلم دونوں حاصل کرنے کی ضرورت ہے،

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں تشریف لاکر عبادتیں سکھائیں عبادتوں کا سلیقہ وآداب بھی سکھائے، حتی کہ پورا دین سمجھایا، مسجد نبوی مدرسہ بھی تھا، خانقاہ بھی اور سب کچھ، پھر بھی آپ نے دعا فرمائی "اللھم انی اعوذبک من علم لا ینفع"

(۹)... نفس کو خوگر بناؤ صبر کا، عبادت کا، طریق کا، الغرض طریق بالکل واضح ہے کہ ظاہر بھی درست کرو اور باطن بھی سنوار لو۔

(۱۰)... نبی علیہ السلام سے محبت کرنے کے لئے محبت اہلِ نبی سے کرنی پڑے گی۔

تنہا نہ چل سکو گے محبت کی راہ میں
میں بھی چل رہا ہوں میرے ساتھ آیئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذاتی ڈائری سے

تقریباً دوسال قبل سن ہجری 1440 میں شیخ پیرومرشد حضرت مولانا قمرالزماں صاحب ادام اللہ فیوضہم نے رمضان کی انتیسویں شب دارالعلوم کنتھاریہ خانقاہ میں خطاب فرمایا تھا.... جس کا عنوان تھا.... درودوسلام کی اہمیت، حدیث پیش فرمائی تھی۔

وعن انس بن مالك قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: »هل تدرون من اجود جودا؟« قالوا: الله ورسوله اعلم. قال: »الله تعالى اجود جودا ثم انا اجود بني آدم واجودهم من بعدي رجل علم علما فنشره ياتي يوم القيامة اميرا وحده او قال امة وحده«

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو سب سے زیادہ سخاوت کرنے والا کون ہے؟“ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے زیادہ سخی، اللہ ہے اور انسانوں میں سب سے بڑا سخی میں ہوں۔ پھر میرے بعد سب سے بڑا سخی وہ شخص ہے جس نے علم سیکھا اور اس کی اشاعت کی۔ قیامت کے روز یہ شخص ایک امیر یا ایک جماعت کی طرح آئے گا۔“ اس حدیث کو بیہقی نے روایت کیا ہے۔ یعنی قیامت کے دن تنہا امیر بن کر آئے گا کہ اس کے ساتھ بہت سے تابع ہوں گے۔ »امیرا وحدہ« یا »امةً وحدہ« میں راوی کو شک ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے »امیرا وحدہ« کا لفظ فرمایا ہے یا »امة وحدہ« کا لفظ فرمایا ہے۔.

رسول اللہ ﷺ نے صحابۂ کرام سے دریافت فرمایا کہ سب سے زیادہ سخی کون ہے؟ فرمایا: اللہ!، کیونکہ اس نے ہم کو بشر بنایا پھر ایمان دیا اس کے بعد نبی ﷺ کا امتی بنایا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اسکے بعد دوسرے درجہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اپنا نام لیا کہ میں اللہ تعالیٰ کے بعد سخی ہوں حضرت دامت برکاتہم نے فرمایا کہ ایسے موقعوں پر لفظ "میں" ہی کہنا چاہیے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں سخی نہ ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو اس امت پر بہت احسانات ہیں۔

پھر سوال ہوا اسکے بعد سخی کون تو فرمایا وہ آدمی ہے جو دین سیکھ کر امت کے جیالوں کو دین سکھائے۔

اور فرمایا "محمد بشر لا کالبشر بل ھو یاقوت لا کالحجر"

خواجہ معصوم علیہ الرحمہ فرمایا کرتے تھے کہ میرے نزدیک ارجیٰ آیت "ولسوف یعطیك ربك فترضی"

لیکن عام لوگوں کے نزدیک

"لا تقنطوا من رحمة الله" ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کتنے اعلیٰ تھے ایک بوڑھی عورت آپکا ہاتھ پکڑ کر آپ سے بات کرتی تھی پھر بھی آپ کو ناگوار نہیں معلوم ہوتا تھا۔

"یتلوا علیھم آیته ویز کیھم"

امت تو ضلال مبین میں تھی، گمراہی سے نکال کر تزکیہ کے اعلیٰ مقام پر پہونچا دیا یہ احسان نہیں ہے تو اور کیا ہے۔

مزدلفہ عرفات اور کونسا مقام اور موقع ہے جس میں آپ نے اپنی امت کے لئے دعا نہ کی ہو یہ احسان نہیں ہے تو اور کیا ہے۔

حتی کہ قیامت میں بھی" یا ربی امتی امتی" فرمائینگے یہ احسان نہیں ہے تو اور کیا ہے۔

اور آپ نے امت کو مضرات سے بچایا بھی اور بچنے کی دعائیں بھی آپ نے کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو اتنے بڑے محسن کا بدلہ چکانے کے لئے فطرت سلیمہ کہتی ہے کہ رحمت کاملہ کی دعا کی جائے۔

اللہ خود اور اسکے فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجتے ہیں تو مسلمانوں کو بدرجہ اولی بھیجنا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے پیارا بھرا محبت بھرا درود وسلام نازل فرمائے اور ہمیشہ درود وسلام بھیجتے رہنے کی توفیق ارزانی نصیب فرمائے۔

جاہل کون؟

جاہل صرف وہ نہیں ہوتا جو تعلیم یافتہ نہ ہو، جاہل وہ بھی ہوتا ہے جس نے ڈگریوں کے ڈھیر لگار کھے ہوں مگر اپنے ظرف میں وسعت، لہجے میں نرمی اور طبیعت میں انکساری نہ پیدا کر پایا ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن الکتب کہ ابو الکتب

امام جلال الدین سیوطیؒ کی ولادت اوائل ماہ رجب ۸۴۹ ہجری میں اسیوط نامی مقام میں ہوئی۔

ولادت کا واقعہ کچھ اس طرح بیان کیا ہے کہ بعد مغرب امام جلال الدین سیوطیؒ کے والد صاحب نے آپ کی والدہ کو بھیجا کہ کتب خانے سے فلاں کتاب اٹھا کر لائیں۔ امام سیوطیؒ کی والدہ حاملہ تھیں۔ جب والدہ محترمہ عین کتابوں کے درمیان پہنچیں تو وہیں درد شروع ہوا اور اسی جگہ علامہ سیوطی کی ولادت ہوگئی۔ (النور السافر جزء ۱ صفحہ ۵۱) کتابوں کے بیچ پیدا ہونے کی وجہ سے علامہ سیوطی کا لقب (ابن الکتب) یعنی کتابوں کا بیٹا پڑ گیا۔ جب علامہ سیوطی نے میدانِ علم وتصنیف میں قدم رکھا تو تقریباً چھ سو کتابیں اپنے ہاتھ سے لکھیں۔ (حسن المحاضرۃ) تب آپ (ابوالکتب) کہلانے لگے۔ امام سیوطی کو تقریباً ستر بار رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار غالباً بیداری کے عالم میں ہوا۔ جب ماں باپ دونوں اھلِ علم ہوں تو اولاد علامہ سیوطی جیسی باکمال بنتی ہے۔ اب آپ بتائیں امام سیوطی ابن الکتب ثابت ہوئے کہ ابوالکتب؟

پردہ کی شروعات

جب آیات حجاب (پردہ) نازل ہوئی تھیں تو کائنات کی سب سے پاکیزہ خواتین نے کائنات کے سب سے پاکیزہ مردوں سے پردہ کیا، اور آج کی عورتیں نہ ان عورتوں سے زیادہ پاکیزہ ہیں اور نہ آج کے مردان مردوں سے زیادہ صاف دل ہیں، اس لیے خدا کے حکم پر عمل کرنا اور پردہ کو اپنے لیے لازم کرنا مزید تاکید پیدا کرتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سرعت قراءت یا برکتِ وقت

احادیث کی زیادہ مقدار کو کم وقت میں پڑھنا اسلاف سے ثابت ہے، نیز یہ بھی کہ اسلاف کس سرعت سے روایات کا دور فرماتے تھے۔

حافظ ابن حجرؒ نے ظہر تا عصر کے درمیانی وقفہ کی دس مجلسوں میں پوری بخاری شریف ختم کر ڈالی، مسلم شریف ڈھائی دن کی پانچ مجلسوں میں ختم کی، طبرانی کی معجم صغیر کی ڈیڑھ ہزار احادیث سندوں کے ساتھ ظہر اور عصر کے درمیان صرف ایک مجلس میں پوری پڑھیں (بستان المحدثین ص ۱۹۳...۱۹٤) اس کو سرعتِ قراءت کہیے یا برکت، حقیقت یہ ہے کہ یہ چیز وقت کی برکت ہی کا کرشمہ ہے، جنہیں زندگی کے لحہ لحہ کی قیمت وصول کرنے کی فکر دامن گیر رہتی ہے، وقت کی یہ برکت انہیں عطیہ کردی جاتی ہے۔

ابن حجرؒ کو لکھتے لکھتے قلم پر قط رکھنے کی ضرورت پیش آتی تو اتنی دیر بھی بیکار گزارنا ان کو گوارا نہ تھا فوراً ذکر میں مشغول ہوجاتے۔

ان کی فتح الباری چودہ جلدوں میں، تہذیب التہذیب نو جلدوں میں، الاصابہ پانچ جلدوں میں، لسان المیز ان چار جلدوں میں اور تغلیق التعلیق پانچ جلدوں میں ہے، ایک سو پچاس سے اوپر تصانیف ہیں۔

اولئک آبائی فجئنی بمثلھم

اذا جمعتنا یا جریر المجامع

اے اللہ تعالیٰ! یہ برکتیں ہمیں عطا فرما کر، قابلیت وقبولیت عطا فرما۔ آمین ثم آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک سال اور گھٹ گیا (یکم محرم الحرام)

فانی زندگی کا ایک اور سال گزر گیا، سلسلۂ روز وشب کا ایک اور برس بیت گیا کچھ خوشیاں کچھ آنسو دے کر ٹال گیا جیون کا ایک اور سنہرا سال گزر گیا دنیا کی دوسری قومیں سال کے اختتام اور نیا سال شروع ہونے پر خوشیاں مناتی ہیں اور ایک دوسرے کو مبارک بادی پیش کرتی ہیں، مومن اس طرح کی خوشی نہیں مناتا ہے، خوشی تو وہ منائے جن کو ماضی کے بارے میں نیک عملی کا یقین ہو، لیکن کون ایسی غلط فہمی میں مبتلاء ہو سکتا ہے، ہمیں تو ماضی کے بارے میں بھی افسوس ہے اور آئندہ کا اندیشہ ہے۔

ہاں سال کی تکمیل تجدیدِ عہد کا موقع ہے، ہر شخص اللہ تعالیٰ کے حضور یہ درخواست کرے کہ اللہ! یہ سال کیسا بھی گزرا، گزر گیا کوتاہیوں کو معاف فرما کر آنے والے سال کو عقائد، عبادات، معاملات، معاشرت ہر اعتبار سے بہتر بنا دے مومن کے لئے خوشی کا دن تو وہ ہے کہ موت قریب آ رہی ہو، منہ پر کلمہ جاری ہو، قبر وحشر کے مراحل بھی آسان ہو تو وہ خوشی کی گھڑیاں اور دن ہوگا کیونکہ اس چندروزہ حیاتِ مستعار کا سب سے حسین تحفہ ہی حسن خاتمہ ہے، جس کے لئے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے نکلی ہوئی یہ دعا کتنی خوبصورت ہے، اسے اپنی معمول کی دعاؤں میں شامل کر لینا چاہئے: **اَللّٰهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ** اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو حسن خاتمہ کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ آمین

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کس طرح عشاق کو خاموش رہنا چاہئے

محبوب حقیقی کا سوال "وماتلك بيمينك يا موسى" کے ذریعہ عاشق صادق سے پوچھا گیا، بس پھر کیا تھا، وارفتگی عشق میں یہ بھی خیال نہ رہا کہ سوال کے پیمانے ہی پر جواب کو تولا جائے اور جو کچھ پوچھا گیا ہے صرف اسی قدر جواب دیا جائے، جواب میں صرف یہ کہنا چاہیے تھا "عصا" مگر محبت کے اس ولولے کو کیسے روکے جو محبوب کے ساتھ ہم کلامی کے شرف کو طول دے کر سوختہ جانی کے سامان مہیا کرنا چاہتا ہے، کہتے ہیں کہ میری لاٹھی ہے اور اس کے فوائد بیان کرنے لگتے ہیں مگر یکا یک جذبہ شوق کی جگہ محبوب حقیقی کا پاس ادب دل میں چٹکی لیتا ہے، موسی خبردار!

کس دربار میں کھڑے ہو، کہیں یہ طول بیانی گستاخی اور بے ادبی میں نہ شمار ہو جائے، موسی علیہ السلام نے یہ سوچ کر فوراً پہلو بدلا اور جناب باری میں عرض کی۔

"ولی فیھا مآرب اخری"

خدایا! دل کے ولولے اور روح کی بے تابیاں تو چاہتی ہیں کہ کہے جاؤں اور اس لطف بے پایاں کی لذت کو حاصل کیے جاؤں، لیکن پاس ادب مانع اور چشم حقیقت بیں کا حکم ہے کہ خاموش ہو جاؤں، اس لیے قصہ کوتاہ کرتا ہوں، ورنہ داستان عشق تو بہت طویل ہے۔

عشق کہتا ہے جنوں کا جوش رہنا چاہیے
ضبط کی تاکید ہے خاموش رہنا چاہیے
قصۂ موسی سبق ہے ہوش والوں کے لئے
کس طرح عشاق کو خاموش رہنا چاہیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دورۂ حدیث دوسرے مدرسہ میں

آج کل طلبہ میں رواج چل پڑا ہے کہ درجہ مشکوٰۃ تک ایک مدرسہ میں تعلیم حاصل کرتے ہیں اور دورۂ حدیث کے لئے کسی اور دارالعلوم کا رخ اختیار کرتے ہیں، جس سے بے برکتی اور بے ادبی معلوم ہوتی ہے۔ حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحبؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ نے ارشاد فرمایا کہ میں دارالعلوم دیوبند میں طالب علم تھا اور مولانا محمد یعقوب صاحبؒ ہمارے استاد تھے، اور وہ حدیث پڑھاتے تھے، اُدھر گنگوہ میں حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ کے یہاں بھی دورہ حدیث ہوتا تھا حضرت مولانا گنگوہیؒ کا مقام اور مرتبہ علماء اور اہل علم کے درمیان معروف تھا، اس لئے طلبہ کا رجوع ادھر زیادہ ہوتا تھا۔ دیوبند میں طلبہ فنون کی تعلیم مکمل کر لیتے تھے اور جب دورۂ حدیث کا وقت آتا تھا تو ان میں بہت سے مولانا یعقوب صاحب کو چھوڑ کر دیوبند سے گنگوہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے پاس چلے جاتے تھے، گنگوہ میں صرف دورۂ حدیث کی تعلیم تھی، باقی درجات نہیں تھے۔ تو مولانا تھانوی رح فرماتے ہیں کہ جب ہمارے دورۂ حدیث کا سال آ پہنچا تو ساتھیوں نے کہا کہ چلو گنگوہ چلتے ہیں، وہاں حضرت گنگوہیؒ سے حدیث پڑھیں گے تو میں نے ان سے کہا کہ ہمارا یہ مدرسہ ہے ہم یہاں پڑھتے چلے آرہے ہیں، یہاں دورۂ حدیث کا نظام قائم اور موجود ہے میں اس مدرسہ اور اساتذہ کو چھوڑ کر چلا جاؤں یہ مجھے بے وفائی معلوم ہوتی ہے اور اپنے اساتذہ اور مدرسے کے ادب کے خلاف نظر آتا ہے میں تو نہیں جاؤں گا اور فرماتے ہیں کہ میں نہیں گیا اور مولانا محمد یعقوب صاحبؒ ہی سے حدیث پڑھی اور آگے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ حق تعالیٰ نے مجھے حدیث کے علم میں اپنے ساتھیوں سے کم نہیں رکھا بلکہ زیادہ ہی کیا یہ سب اپنے اساتذہ اور مدرسے کے ادب کی وجہ سے ہوا اور ادب کا یہی تقاضا تھا (مجالس علم و ذکر ۸۰/۲، سنہرے اوراق ۲۴۸/۲)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ایک حدیث کے لئے ایک سال

فکر ونظر کا وہ کونسا میدان ہے جس میں مسلمانوں کے تاریخی نقوش ثبت نہ ہوں، آج جو قومیں ترقی کی جن شاہراہوں پر گامزن ہیں، چاہے اس کا تعلق سائنس اور فلسفہ سے ہو یا جغرافیہ سے ہو یا عمرانیات ونفسانیات سے، ان سب کے بنیادی مراحل کی تعمیر میں اسلامی تاریخ کی علمی محنتوں کا خون شامل ہے۔

پس کروڑوں رحمتیں نازل ہوں ان بزرگوں پر جن سے ہماری تاریخ کی عظمتیں وابستہ ہیں اور ٹھنڈی ہو مرقدیں ان کی، جن کے نشاناتِ قلم آج بھی بھٹکے ہوئے مسافروں کے لیے روشنی کے مینار ہیں۔

علامہ ابن عبدالبرؒ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت غالب قطانؒ کا ایک واقعہ نقل کیا ہے جس سے تھوڑا سا اندازہ کیا سکتا ہے کہ علمِ حدیث حاصل کرنے کے لیے متقدمین نے کیسی کیسی صعوبتیں اٹھائیں ہیں، اور ایک ایک حدیث کتنی قدرومنزلت کے ساتھ حاصل کی ہے۔

حضرت غالب قطان روئی کے تاجر تھے، تجارت کے سلسلہ میں ایک مرتبہ کوفہ گئے، سفر خالص تجارتی تھا لیکن جب کوفہ پہنچے تو سوچا کہ یہاں کے علماء حدیث سے استفادہ بھی کرنا چاہیے، اس زمانے میں وہاں مشہور محدث حضرت سلیمان اعمش رحمۃ اللہ علیہ درس حدیث دیا کرتے تھے، ان کے حلقہ میں جانے لگے، اور بہت سی حدیثیں حاصل کیں۔ بالآخر جب تجارت کا کام ختم ہوگیا اور انہوں نے واپس بصرہ جانے کا ارادہ کیا تو آخری رات حضرت اعمش ہی کی خدمت میں گزاری، آخر شب میں حضرت اعمش تہجد کی نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو اس میں یہ آیت تلاوت کی۔

شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (۱۸) إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ.

ساتھ ساتھ حضرت اعمش نے کچھ اور کلمات بھی کہے جس سے حضرت غالب قطان یہ سمجھے کہ ان کو اس آیت سے متعلق کوئی حدیث معلوم ہے چنانچہ صبح کے وقت جب وہ امام اعمش سے رخصت ہونے لگے تو ان سے درخواست کی کہ" رات میں نے دیکھا کہ آپ فلاں آیت بار بار پڑھ رہے تھے، تو کیا اس آیت کے بارے میں آپ کو کوئی حدیث پہنچی ہے؟ تو امام صاحب نے اثبات میں جواب دیا، غالب قطان کہنے لگے، میں سال بھر سے آپ کے پاس ہوں، آپ نے مجھے یہ حدیث نہیں سنائی ؟"

اس کے جواب میں امام اعمش کے منھ سے نکل گیا: واللہ لا احدثنک بہ سنۃ خدا کی قسم! میں مزید ایک سال تک یہ حدیث نہیں سناؤں گا۔ غالب قطان نے یہ سن کر شوق و ذوق میں فوراً اپنا سفر منسوخ کر کے مزید سال بھر امام اعمش کے پاس رہنے کا فیصلہ کر لیا، خود فرماتے ہیں: میں وہیں ٹھہر گیا، اور امام اعمش کے دروازے پر اس دن کی تاریخ درج کر دی، جب پورا سال گزر گیا تو میں نے ان سے درخواست کی کہ اب سال گزر گیا اس پر امام اعمش نے حدیث سنائی، حدیث یہ تھی۔

حدَّثني أبو وائلٍ عن عبدِ اللهِ بنِ مَسعودٍ قال: قال رسولُ اللهِ ﷺ: يُؤتى بصاحبها يومَ القِيامةِ فيقولُ عبدي عهد اليّ وأنا أحَقُّ مَن وَفى بالعهد، أدخِلو عبدي الجنَّةَ (شعب الايمان للبيهقي الجزء الثاني ص ٤٦٥ واللفظ له، أبو نعيم ت٤٣٠، حلية الأولياء ٦/٢٠٢ الطبراني)

مجھے ابو وائل نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورۂ بقرہ کی مذکورہ آیات "شھد اللہ الخ" پڑھا کرتا ہو اسے قیامت کے دن بارگاہ الٰہی میں لایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بندے نے مجھ سے عہد کیا تھا اور میں ایفاء عہد کا سب سے زیادہ حقدار ہوں میرے بندے کو جنت میں داخل کردو۔ (معارف القرآن، تفسیر ابن کثیر)

راہ علم میں محنت کا وہ جذبہ جو پہلے تھا، اب نہیں ہے، حصول علم کی وہ تڑپ جو ٹھٹھری ہوئی سردی اور کڑکڑاتی دھوپ وگرمی میں ریگستانوں اور تپتے ہوئے صحراؤں کے میل ہا میل کا سفر طالب علم سے کراتی، اب ایسی داستانیں اسلامی تاریخ کے صرف اوراق ہی کی زینت ہیں

برادران وطن کا شکوہ

ہم لوگ برادران وطن کی اسلام دشمنی یا ان کی غلط فہمیوں کا شکوہ تو کرتے ہیں لیکن اپنی عملی زندگی کے ذریعہ سراپا دعوت بن جانا تو دور کی بات ہے، لٹریچر کے ذریعہ بھی ان تک اسلام کی دعوت کو پہنچانے کا منصوبہ بندی کے ساتھ کام کرنے میں کوتاہی برتتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوشیل میڈیا کی کارستانیاں

* اقتباس از بیان جمعہ

حضرت مولانا احمد صاحب ٹنکاروی دامت برکاتہم (ترکیسر) بمقام ٹنکاریہ، جامع مسجد تاریخ. ۲ مئی ۲۰۲۲

سوشیل میڈیا پر ہر قسم کی چیزیں مت پڑھو، میڈیا کا کام برائی پھیلانا ہی ہے، آج کل میڈیا دو کام کررہا ہے۔(۱) ایک شہوات بے حیائی کو پھیلانا، تصاویر کے ذریعہ، لٹریچر کے ذریعہ، پروگراموں کے ذریعہ (۲) میڈیا دوسرا بہت بُرا کارنامہ یہ انجام دے رہا ہے کہ اسلام کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا کرنا۔ الغرض میڈیا ایک جہنم تیار کررہا ہے آج کل ہمارے نوجوانوں کا دماغ میڈیا کی وجہ سے ایک جنگل بنا ہوا ہے، کوئی شک پیدا ہوا، کوئی سوال پیدا ہُوا اور کبھی پوچھنے کی توفیق بھی نہیں ہوتی کہ کسی مفتی صاحب، کوئی عالم صاحب سے پوچھیں کہ فلاں کلپ میں یہ آیا ہوا تھا تو اس کا کیا جواب ہوگا، گھنٹوں ٹیکنالوجی کے پیچھے وقت ضائع ہوتا ہے، لیکن کبھی توفیق نہیں ہوتی کہ کوئی کتاب پڑھیں،

علامہ اقبال یہی رونا رو رہے تھے کہ مسلمان کتاب پڑھتا ہے لیکن سمجھتا نہیں ہے یا مسلمان کتاب پڑھتا ہے لیکن لکھتا نہیں ہے، لیکن آج تو حال یہ ہے کہ کتاب کو ہاتھ لگاتا ہی نہیں ہے ہمارا پورا نیا مکان بنتا ہے، لاکھوں کا بنگلہ بنتا ہے لیکن کوئی دس پندرہ کتابیں ہمارے گھروں میں نہیں ہوتی اور اوپر سے یہ کہا جاتا ہے کہ کتابیں بہت مہنگی ہیں، گجراتی رسالہ کے سالانہ ۲۰۰ یا ۳۰۰ روپئے دینا ہو تو بھاری پڑتا ہے، ایک زمانہ تھا کہ مساجد میں پہلے کے بڑے بوڑھے لوگ تعمیر حیات جیسے اردو رسائل ایک آدمی پڑھتا بقیہ دو چار سنتے ہوتے۔ میرے بھائیو!

اپنے گھروں میں پوزیٹو Positive میٹیریل لاؤ، اپنی اولاد کے لئے اچھا مال

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لاؤ، اگر ہم یہ چیزیں نہیں لاءینگے تو برا مال تو ضرور آہی جاءیگا، ہم یہ کرینگے تو میڈیا کا کام تو یہی ہے ہر گھر میں زہر پھیلا دو، ہمیں اپنے گھروں میں گجراتی، اردو کتابیں رکھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ

اے چادر اوڑھنے والے! ایک چادر جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدن مبارک کے ساتھ لگ گئی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے ذکر کو اتنا زندہ فرمادیا کہ قرآن مجید کے رہنے تک اس کا تذکرہ رہے گا۔ جب ایک چادر کے ذکر کو اتنا بلند کیا گیا تو اگر مومن بندہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اپنا تعلق پیدا کر لے تو اسے کس قدر مقبولیت عطا فرمائیں گے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المیہ (کڑوا سچ)

ملکی حالات ہم سب کے سامنے ہے، نیز ارتداد کا ماحول بھی زوروں پر ہے، اس کی تدابیر کے طور پر ملک وملت کی بڑی شخصیات جن کی نظر عمیق ہوتی ہے اور امت کی زبوں حالی پر غور وفکر کرتی رہتی ہیں ان شخصیات کے موقع بموقع خطابات ہوتے رہتے ہیں اور ہونے چاہیے۔ المیہ یہ ہے وہ شخصیات اپنے خطابات میں کوئی بڑی، اچھی اور گہری تدبیر و پالیسی سے امت کو آگاہ کرتے ہیں، ہر بیان اور پروگرام کو لائیو کرنا مناسب نہیں ہوتا ہے۔ ارے! کبھی کبھی تو خواص اور صرف علماء کا پروگرام ہوتا ہے، ظاہر سی بات ہے وہ پروگرام عام ہوتا تو اعلان میں علماء، خواص کی قید نہ لگاتے۔ ایسے پرائیویت پروگرام کو پرائیویٹ ہی رہنے دینا چاہیے۔ ہر بیان یا ہر پروگرام نشر کے قابل نہیں ہوتا ہے۔ یہ یوٹیوب والوں کو کہا گیا ہے، سمجھنے سمجھانے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی سمجھا دے اور عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بے سہارا نہ بنیں

جو چیز ہم سے لے لی گئی ہے، ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ اس کی یاد ہمارے ذہن و دماغ سے مٹادی جائے گی اور عنقریب اللہ ہمیں وہ چیز عطا کرے گا جس کی ہمیں توقع بھی نہ تھی، ہر چیز اللہ کے قبضے میں ہے اس کا بھروسہ رکھیں اور مسکراتے رہیں کبھی بے سہارا نہیں رہیں گے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

روح قربانی

اللہ تعالیٰ نے ہم مسلمانوں کو بہت مبارک ایام عطا فرمائے ہیں، ذوالحجہ کے ایام ملنے پر اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکرادا کیا جائے کم ہے، اور بہت سے خوش نصیب بندوں اور بندیوں کو اللہ پاک نے اپنے گھر کی زیارت اور حج بیت اللہ کی سعادت سے نوازا اور ہم میں سے صاحب استطاعت لوگوں کو جانور کی قربانی کرنے کا حکم دیا۔ ہر عبادت کو انجام دینے کے بعد انسان کو دو کام کرنے چاہیے ایک تو شکریہ، شکراس بات کا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے فضل وکرم سے عبادت کی توفیق عطا فرمائی۔ "اللّٰهمَّ لو لا أنتَ ما اهتدَينا و لا تصدَّقنا و لا صلَّينا" (مجمع الزوائد ۱۳۲/۸) اے اللہ آپ کی توفیق نہ ہوتی تو نہ ہمیں ہدایت مل سکتی، نہ ہم صدقہ دے سکتے اور نہ نماز پڑھ سکتے۔ تو توفیق ملنے پر شکریہ۔ دوسرا کام، اللہ تعالیٰ کی عبادت کو انجام دینے کے بعد یہ کرنا چاہیے کہ اللہ کی عبادت کا جو حق تھا (جو کوئی ادا نہیں کرسکتا، چاہے کتنی ہی زیادہ عبادت کرلیں، لیکن اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق کوئی ادا نہیں کرسکتا تو) اس حق کے ادا نہ کرنے پر استغفار کرنا چاہیے۔ توفیق پر شکر اور انجام دینے میں جو کوتاہیاں ہوئیں اس پر استغفار، ان دو کاموں کے ذریعہ شیطان کے وساوس سے آدمی محفوظ ہوجاتا ہے اور عجب سے بھی بچ جاتا ہے۔ ہر عبادت کے بعد الحمد للہ اور استغفر اللہ یہ دو جملے ضرور پڑھنے چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان دنوں میں قربانی کے جانور کا خون بہانے سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں ہے جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے، قربانی کی عبادت میں ایک خاص بات سمجھنے اور دل میں بٹھانے کی ضرورت ہے جس کے ذریعہ دین اسلام سمجھنے کا راستہ کھل جاتا ہے اور عمل آسان ہوجاتا ہے۔ ایک یہ کہ ہر مسلمان جانتا ہے کہ جانور ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے۔ اگر بسم اللہ نہ پڑھے تو جانور حلال نہیں ہوگا، حرام ہوگا اور دوسری بات یہ تلقین کی جاتی ہے کہ "قُلْ إِنَّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ" پڑھو، ان دونوں باتوں کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ جانور ذبح کرتے وقت بسم اللہ، اللہ اکبر کیوں کہلوایا؟ اس کی چار حکمتیں ہیں۔

(۱) پہلی حکمت یہ ہے کہ بلا بسم اللہ ذبح کر لیا تو جانور مردار ہوگا اور حرام سمجھا جائے گا۔ "وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ" قربانی کا ہو یا ایسے ہی کھانے کے لیے ذبح کرو، میرا نام لو، تو حلال ہوگا، سوچنے سے یہ بات واضح ہوگی کہ شریعت نے جانور کے ذبح کا جو طریقہ بتایا ہے وہ آسان اور بہترین طریقہ ہے، کسی دوسرے مذہب میں جانور کے ذبح کا ایسا مناسب طریقہ نہیں بتایا گیا۔ حدیث کا مفہوم ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں کسی کو شرعی اعتبار سے سزائے موت کا فیصلہ ہو جائے تو ایسا طریقہ جس میں کم سے کم تکلیف ہو اس طریقے سے قتل کرو۔ (أبو داود: ۲۸۱۵) جانور کو ذبح کرنے کا طریقہ شریعت نے بتایا کہ گلے میں چار راستے (رگیں) ہوتے ہیں۔ سانس کی نالی، جسے نرخرا بھی کہتے ہیں، کھانے کی نالی اور دو خون کی رگیں، شرعاً یہ ضروری ہے کہ چار میں سے کم از کم تین کو کاٹا جائے، اگر دو رگیں کٹی تو جانور حلال نہیں ہوگا، اب سمجھ لینا چاہیے کہ تین رگیں کاٹنے پر کیا حکمت اور فائدہ ہے؟ پہلا فائدہ یہ کہ موت آسانی سے آتی ہے، دوسرا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ بدن کا پورا خون آسانی سے نکل جاتا ہے، اگر مکمل خون نہ نکلے، تھوڑا بھی اندر رہ جائے تو اندر رہ کر وہ گوشت کو خراب کر دیتا ہے، آج کل مغربی ممالک میں یہ طریقہ چل پڑا ہے کہ پہلے جانور کو بے ہوش کرو پھر ذبح کرو تاکہ جانور تڑپے نہیں اور تکلیف کم ہو، حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب ادام اللہ فیوضھم فرماتے ہیں کہ میں نے خود دیکھا ہے کہ وہ پہلے بندوق کے ذریعہ لوہے کی سلاخ جانور کی پیشانی میں داخل کرتے ہیں، جس سے جانور بے ہوش ہو کر گر پڑتا ہے اب ذبح کرتے ہیں، بعض بجلی کا کرنٹ دیتے ہیں حالانکہ یہ بے ہوش کرنے والا طریقہ ہی زیادہ تکلیف دہ ہے اور شرعی طریقہ میں آسانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی ہے اور خون بھی پورا نکل کر بہ جاتا ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ کا نام لئے بغیر ذبح کیا، بھلے اچھے طریقے سے کیا، خون بھی آسانی سے پورا نکل گیا پھر بھی اللہ کا نام لئے بغیر ذبح کرنے کی وجہ سے وہ حرام ہو جائے گا وجہ یہ ہے کہ یہ درحقیقت غافل انسان کو متنبہ کرنے کا ایک راستہ ہے کہ یہ کام جو تم کرنے جا رہے ہو ہم نے حلال کیا تو آپ کھا رہے ہو، ورنہ دیکھو یہ جانور بھی جان رکھتا ہے، اسے بھی غم ہوتا ہے، اسے بھی موت سے ڈر لگتا ہے، تو ہونا یہ چاہیے تھا کہ کسی بھی جانور کو ذبح کرنے کی اجازت نہ ہوتی، اسی وجہ سے دوسرے مذاہب کے لوگ جیو ہتیا کو ناجائز کہتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہمارے حکم سے ہمارا نام لے کر ذبح کرو، ہم نے تمہارے لئے حلال کر دیا ہے اور اللہ ہی نے اس جانور کو پیدا کیا اور ہمیں بھی اسی نے پیدا کیا وہ ہی ہمیں حکم دے سکتا ہے اسکا احسان ماننا یہ بسم اللہ کا ایک حصہ ہے۔

(۲) دوسری حکمت بسم اللہ کے ذریعہ ذبح کی یہ ہے کہ جن جانوروں کو اللہ پاک نے ذبح کرنے کا حکم دیا ہے ان میں سے اکثر وہ ہیں جو طاقت والے ہیں جیسے بھینس، اونٹ لیکن کون ہے جس نے اتنے طاقت ور جانور کو ہمارے لئے مسخر کر دیا "كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ" اللہ نے جانوروں کے دل میں بات ڈال دی کہ اگر انسان مجھے پکڑے، رسی سے باندھ دے، تو اب میرے لئے تسلیم و رضا کے علاوہ کوئی چارہ ہی نہیں، ہاں جو جانور حلال نہیں ہے ان کو پکڑ کر دیکھو جیسے شیر، چیتا، وہ خود انسان کی جان لے لیگا، اسی بھینس کو برّ صغیر میں مسخر کر دیا، برصغیر کے علاوہ دوسرے ممالک میں اس بھینس کا جنگلی جانوروں میں شمار ہے، افریقہ میں یہ گلی، کوچے اور شہر میں دیکھنے کو نہیں ملے گی، وہاں لوگ بھینس کو دیکھ کر ڈر جاتے ہیں اور یہاں آسانی سے ذبح کر لیتے ہیں، تو اتنے طاقت ور جانور کو تمہارے لئے مسخر کر کے حلال کر دیا تو کیا تم اس اللہ کا نام نہیں لو گے؟ اس لئے بسم اللہ کے ذریعہ ذبح کر کے شکر ادا کرو کہ میرے لیے اتنے قوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جانور کو مسخر کردیا، یہ بسم اللہ کی دوسری حکمت ہوئی۔

(۳) تیسری حکمت بسم اللہ کے ذریعہ ذبح کرنے کی وہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت بالغہ کا عجیب منظر پیش کیا ہے، وہ یہ کہ انہیں جانوروں کو ذبح کا حکم دیا ہے جن کا گوشت لذت اور قوت کا سبب ہے، جو مضر ہے ان کو حرام کردیا، درندوں کے گوشت میں لذت اور صحت نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت بالغہ کو دکھا دیا کہ ہم نے نافع کو حلال کیا ہے تو کیا پھر بھی تم اللہ کا نام نہیں لوگے؟ ان سارے انعامات کو یاد دلانے کے لیے بسم اللہ کہلوایا جاتا ہے۔

(٤) چوتھی حکمت بسم اللہ کی یہ ہے کہ انسان میں کون سے سُرخاب کے پر لگے ہیں کہ وہ کسی جاندار کو ذبح کرے، کھال اتارے اور لذت لے کر کھائے، جانور کبھی یہ نہیں کہتا کہ تم کو کس نے حق دیا مجھے مار کے کھانے کا؟ تمہارے اندر کون سے پر لگے ہیں کہ میں تیرے لئے قربان ہو جاؤں؟ ہاں! اللہ تعالیٰ نے جانور کے دل میں یہ بات ڈال دی ہے کہ مجھے انسان کے لئے پیدا کیا ہے اور صرف جانور ہی نہیں کائنات کی ایک ایک چیز کو تمہارے لیے پیدا کیا ہے۔" هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا " آسمان، زمین، چاند، سورج سب کچھ اے انسان! تیرے لئے بنایا، تمہاری کیا خصوصیت ہے کہ کائنات تمہارے لئے بنائی، تم مخدوم کائنات کیوں؟ صرف ایک کام کی وجہ سے، اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کی بندگی، کائنات میں سے کسی کو بندگی کے لئے نہیں پیدا کیا" وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ" صرف انسانوں اور جنات کو اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے، لہذا انسان کو چاہیے کہ اللہ کا بندہ بن کے رہے۔ بندے کا مطلب یہ کہ اللہ جو حکم دے اس کو مانے اور جس سے روکے اس سے رک جائے، بندگی کروگے تو کائنات سے خدمت لینے کا حق پورا پورا حاصل ہے۔ بندگی کا دوسرا مطلب یہ ہے کہ اس کے سامنے سر جھکا دے، جیسا کہ جانور قربان ہونے کے لیے اپنا سر جھکا دیتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔تو ان چاروں حکمتوں کو سامنے رکھ کر جانور کو ذبح کرنے سے عبادت میں لذت اور کھانے میں بھی لذت محسوس ہوگی۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کی صحیح سمجھ عطا فرما کر عبادات میں لذت عطا فرمائے۔آمین ثم آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اقتباسات از بیانات تبلیغی اجتماع ضلع نوساری وبلساڑ (گجرات)

(۱) تسبیحات کے اہتمام سے سب سے پہلے استحضار، پھر معرفت حاصل ہوگی اس کے بعد جو مانگے گا اللہ عطا کرے گا

(۲) سہولت اور نفسانیت چھوڑ کر شریعت پر آئیں، انسان اپنی سوچ کو جب تک اللہ کے فیصلے کے تابع نہیں کرتا کامیاب نہیں ہوسکتا۔

دنیا تقویٰ کے ساتھ بہت اچھی چیز ہے، آدمیت اور شیطانیت میں فرق یہ ہے کہ گناہ کے بعد توبہ کرنا یہ آدمیت ہے ورنہ شیطانیت۔

دنیا کو دینداری اور تقوے کے ساتھ نعم المعونۃ (بہترین مددگار) کہا گیا ہے۔

دعا اور عمل میں جوڑ ہونا چاہئے۔

عزت اللہ پاک کے خزانے سے چلتی ہے نبی اکرم علیہ السلام کے طریقے پر آتی ہے اور یہ عزت صرف اور صرف ایمان والوں کے لئے ہے۔

اللہ کا حکم بربادی کے لئے نہیں بلکہ آبادی کے لئے ہے چور کی توبہ سے چوری کا گناہ معاف ہوگا مگر بندوں کے حقوق معاف نہیں ہوتے۔

الغِنَا رُقیۃُ الزِّ نَا یعنی گانا بدکاری کا منتر ہے۔

ملفوظ مولانا الیاس صاحبؒ

دعوت وتبلیغ کا کام دھوبی گھاٹ ہے، یہاں میلا کچیلا، گندا آتا ہے بن سنور کر جاتا ہے۔ کبھی ایک قیمتی گھڑی نصیب ہوتی ہے، بندہ جب اس کی قدر کرلیتا ہے بہت آگے نکل جاتا ہے جاذان بڑے گویّے تھے، عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک موقع پر فرمایا" کاش اس اچھی آواز سے قرآن پڑھتا" یہ قیمتی گھڑی انہوں (جاذان) نے سنبھال لی، یہ کہاں پہنچے؟ اللہ کے ولی اور وقت کے بزرگ بن گئے اور ترمذی شریف کی ایک حدیث کے راوی بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنے۔ نبی اکرم علیہ السلام نے فرمایا: جس نے دنیا کو مقصد بنایا محتاجی اور فقیری اس کی آنکھوں کے سامنے کردوں گا۔

اور جس نے آخرت کو مقصد بنایا تین نعمتیں اللہ عطا کرے گا (۱) دل کو غنا عطا کروں گا (۲) اللہ اس کے بگڑے ہوئے حالات کو درست کردیں گے (۳) دل میں خیر کا ارادہ اللہ کا مہمان ہے اگر قدر کرلیں گے تو بار بار وہ مہمان آتا رہے گا (خیر کے ارادے بار بار آتے رہیں گے) (۴) ما أصلح بينه و بين الله أصلح الله بينه و بين الخلق (جو بھی اپنے اور اللہ کے درمیان کا معاملہ ٹھیک کرلے گا تو اللہ اس کے اور مخلوق کے درمیان کا معاملہ ٹھیک کردے گا) حالات کے بننے اور بگڑنے کا تعلق ملک وملت سے نہیں بلکہ اعمال سے ہے، مسلمان کی دعا کبھی رد نہیں ہوتی بلکہ مقبول ہوتی ہے یا محفوظ ہوتی ہے۔

نماز کی پابندی پر انعام ملے گا، روزی میں برکت، روزی کی تنگی دور، قبر کی تکلیف دور، جب اللہ کو راضی کرے گا تو اللہ پاک مقدر کی روزی راضی ہو کر عطا کرے گا، مقدر کی روزی برکت کے ساتھ دے گا اور مقدر کی روزی رحمت بنا کر دے گا اور اگر اللہ کو ناراض کیا تو مقدر کی روزی تو ملے گی مگر ناراض ہو کر دے گا، اور مقدر کی روزی بے برکتی کے ساتھ دے گا۔

كما تَحيَوْنَ تَمُوتُون و كما تَمُوتُون تُبعَثُون

دنیا کا مشین اندر کی طاقت سے چلتا ہے انسان بھی اللہ کے ہاتھ سے بنا مشین ہے وہ بھی اندر کی طاقت (ایمانی واعمالی طاقت) سے چلتا ہے۔

(۵) ایمان والا اچھے حالات میں اتراتا نہیں اور حالات وآزمائش میں گھبراتا نہیں،

انبیاء کرام کی زندگی میں چار قسم کے کام ہوتے ہیں، جماعت میں جانے والے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی ان چار کاموں کے ساتھ اپنے اوقات گذارے (۱) ایمان (دعوت الی اللہ) (۲) تعلیم و تعلم (۳) اعمال وعبادت (۴) اور خدمت

السوال ذلة (سوال ذلت ہے)

سوال کرنے سے اللہ خوش ہوتا ہے اگر دے دے تو رحمت ہے اور نہ دے تو حکمت ہے اور بندوں سے سوال کرنا ذلت ہے اگر دے دے تو احسان اور نہ دے تو شرمندگی ہم وہ دعوت نہیں دیتے جو ہم کرتے ہیں بلکہ ہم وہ دعوت دیتے ہیں جو اللہ اور رسول اللہ کہتے ہیں۔

(۵) ہم موت سے غافل ہیں مگر موت ہم سے غافل نہیں ہے، زندگی گذارنے کے دو راستے ہیں (۱) جی چاہی زندگی (۲) رب چاہی زندگی

(۶) حضرت مولانا یوسف صاحب رحمہ اللہ کا ملفوظ ہے کہ ہمارے اندر دو بیماری بہت زیادہ ہے (۱) حب جاہ (۲) حب مال

حب جاہ کی بیماری علم کے راستہ سے آتی ہے، اس لئے علم حاصل کرنے میں وہی نبوی دعاؤں کا سہارا لینا چاہیئے۔

آج کل علماء کو اگر جمعہ وغیرہ میں بیانات کا موقع ملتا ہے تو حالات حاضرہ وغیرہ پر باتیں ہوتی ہیں اگر نہیں ہوتی تو عقائد نماز وغیرہ سے متعلق نہیں ہوتی، ہم نے بنیادی چیزوں کا تذکرہ کرنا ہی چھوڑ دیا ہے جیسے ابھی کارگزاری آئی تھی کہ فجر اور عشاء میں مساجد میں نمازی ۵ فیصد سے لے کر ۳۰ فیصد تک ہی ہے بہت بہت کم کوئی مسجد میں ۱۰۰ فیصد نمازی پائے گئے، اس لئے جمعہ کے بیان میں عقائد نماز کے فضائل سنائے جائیں، فضائل سے رغبت پیدا ہوتی ہے اور عمل پر آنا آسان ہو جاتا ہے لہذا موقع موقع سے بیانات ہونے چاہیئے جیسے رمضان المبارک میں، تو اب رمضان المبارک میں اس کے فضائل سنائے جائے۔ وغیرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متفرقات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تراویح پڑھانے والے حفاظ کرام کے لئے رہنما اصول

رمضان المبارک روح کا مہینہ ہے بقیہ گیارہ مہینے جسم کے ہیں اور رمضان المبارک قرآن مجید کا مہینہ سمجھا جاتا ہے، جس طرح قرآن عظیم کتاب ہے اس کے حاملین بھی عظیم ہیں، دنیا میں جتنے حفاظ قرآن مجید کے پائے جاتے ہیں اتنے کسی اور کتاب کے حفاظ نہیں پائے جاتے۔حفاظ اور مساجد کے ائمہ کرام بہت قیمتی طبقہ ہے، لو سے جھلسی ہوئی گرمی، کڑکڑاتے ہوئے جاڑوں میں نرم وگرم لحافوں کو چھوڑ کر وقت پر نماز پڑھانے والا ایسا طبقہ ہے کہ اگر کہا جائے کہ نبوی دور سے اب تک نبوی اصول وطرز اور نبوی ماحول و انداز سے چلنے اور باقی رہنے والا واحد کام اگر کوئی ہے تو وہ نماز کی امامت کا کام ہے، ائمہ کرام کی یہ قربانیاں بارگاہِ الہی میں مقبول ہوجائیں، اس کے لئے ہمیں اپنا نصب العین اور رخ صحیح کرنا چاہیے۔

رمضان المبارک میں قیام اللیل (تراویح) بھی عظیم صفات اور عظیم رتبہ کی حامل عبادت ہے، تراویح حفظ قرآن پاک کا مضبوط ذریعہ ہے، مندرجہ ذیل کچھ ایسی باتیں تحریر میں لائی جاتی ہیں جن پر عمل کرنے سے نماز، نماز بن جائے اور بارگاہِ الہی میں مقبولیت حاصل کرلے۔

حافظ کیسا ہو

شریعت وسنت کا پابند ہو اپنے اندر وقار پیدا کرے نیز استغناء کی صفت اختیار کئے ہوئے ہو، گناہوں سے اجتناب خاص کر گناہ کبیرہ جیسے نگاہ کا بیجا استعمال، غیبت، جھوٹ بولنا وغیرہ اور موبائل کا بیجا استعمال بلکہ حتی الامکان کم ازکم رمضان میں موبائل کے بعض غیر ضروری کام کو ترک کردیا جائے تو بہتر ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طہارت

طہارت کا اہتمام بہت ضروری ہے، استنجاء میں اطمینان، پیشاب کے چھینٹوں سے بچنا نیز وضو میں تمام اعضاء کو تین مرتبہ مَل مَل کر دھونا سنت ہے صرف پانی بہانے سے سنت ادا نہیں ہوتی ہے بلکہ بعض جگہ خشک رہ جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔

تلاوت

قرآن مجید کی تلاوت میں تجوید کی پابندی ضروری ہے، تلاوت لحن جلی وخفی سے پاک ہو، کم ازکم مخارج اور صفات لازمہ کا خوب اہتمام ہونا چاہیے ہاں صفات لازمہ ممیزہ کی غلطی سے لحن جلی واقع ہوتی ہے اس کا خیال رکھنا چاہیے ساتھ ساتھ تلاوت کے علاوہ تشہد، درود پاک، دعائے ماثورہ وغیرہ میں بھی صحت فرض ہے ورنہ دھیان نہ دینے سے معنوی فساد تک معاملہ پہونچ جاتا ہے اور نماز فاسد ہوجاتی ہے۔ جیسے درود میں اللھم صل (ترجمہ- اے اللہ رحمت نازل فرما) اگر بجائے صاد کے سین پڑھا جائے تو نعوذ باللہ (ترجمہ-اے اللہ تلوار چلادے)

رفتار تلاوت

ہمارے اکابر تراویح میں قرآن مجید کی رفتار کے سلسلہ میں کڑھن محسوس کر رہے ہیں اور رونا رو رہے ہیں کہ پانچ پانچ، دس دس منٹ کا فرق ہوتا ہے اتنی تیز رفتاری سے پڑھا جاتا ہے لوگوں نے عجیب عجیب نام رکھ دیئے ہیں راجدھانی ایکسپریس، سُپر فاسٹ ایکسپریس وغیرہ، خدارا یہ تو قرآن مجید کے ساتھ مذاق ہے اس انداز سے پڑھنے سے قرآن مجید کی توہین ہوتی ہے میانہ روی سے قرآن مجید پڑھا جائے نہ زیادہ تیز کہ جس سے صحت متاثر ہو اور نہ زیادہ دھیمی رفتار کہ جس سے مقتدیوں پر بوجھ پڑے، تراویح کی بیس رکعات کے بعد وتر پڑھانے میں بھی رفتار کا خیال رکھا جائے، وتر میں تراویح کی طرح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدرا پڑھ لیا جائے کیوں کہ ابھی بیس رکعتیں پڑھی ہیں مقتدیوں میں بڑے بوڑھے، معذور لوگ ہوتے ہیں۔

نماز بھی سیکھنے سکھانے کی چیز ہے

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین علم وفضل اور اعلی تقوی پر فائز تھے انہوں نے بھی اس رکن عظیم کو بڑے اہتمام سے سیکھا اور سکھایا ہے، احادیث میں بکثرت ایسے واقعات موجود ہیں کہ ایک صحابی نماز سکھا رہے ہیں اور پوری جماعت سیکھ رہی ہے لہذا ہم بھی اس میں شرم اور غفلت کو مانع نہ بننے دیں۔

اہم وضروری مسائل

تکبیر تحریمہ کے وقت اگر مقتدی امام کے "اللہ اکبر" مکمل کہنے سے پہلے ہی اپنی تکبیر پوری کرلے تو اس سے مقتدی نماز میں شامل نہ ہوگا، اگر وہ دوبارہ تکبیر کہہ کے نماز میں داخل نہ ہوا تو پڑھی گئی یہ نماز اس کے حق میں کالعدم ہے، اس پر دوبارہ نماز پڑھنا ضروری ہے، (شامی ۲/۲٤٠)

لہذا امام کو چاہیئے کہ تکبیر تحریمہ کی آواز کو بہت طول نہ دے، جلد کہہ لے تاکہ مقتدی کی نماز خطرہ میں نہ رہے، نیز دوسرا ایک اہم مسئلہ یہ ہے کہ اگر مقتدی سلام میں امام سے سبقت کرجائے یعنی امام سے پہلے اپنا سلام مکمل کرلے تو نماز کراہت کے ساتھ ادا ہوجائے گی، لیکن بلا عذر ایسا کرنا گناہ ہے، اس لیے کہ "سلام" میں بھی امام کی متابعت واجب ہے۔ (فتاوی دارالعلوم) لہذا امام کو چاہیئے کہ سلام میں بھی آواز کو بہت طول نہ کرے۔

تکبیرات انتقالیہ کی ابتداء وانتہا

ایک رکن سے منتقل ہونے کے ساتھ ہی تکبیر کی ابتداء کرے اور دوسرے رکن میں پہنچتے ہی ختم کردے مثلاً قیام سے رکوع کے لئے جھکنے کی حالت ختم ہوتے ہی تکبیر ختم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرے، اسی طرح رکوع سے سر اٹھانے کے ساتھ تسمیع (سمع اللہ) کی ابتداء کرے اور سیدھے کھڑے ہونے کے ساتھ ختم کردے، اسی طرح باقی ارکان میں کیا جائے۔

ایک ضروری تنبیہ

بعض امام رکوع سے اٹھتے وقت پہلے سر اٹھا لیتے ہیں پھر تسمیع کہتے ہیں یہ ٹھیک نہیں ہے کیونکہ اس سے رکوع میں آخری وقت شریک ہونے والے مقتدی کو وہ رکعت ملی ہی نہیں، جس کا اسے علم ہی نہیں ہوتا اور نتیجتاً مقتدی کی ایک رکعت باقی رہ جاتی ہے۔

قومہ اور جلسہ کے اہم وضروری مسائل

نماز میں رُکوع کے بعد اطمینان کے ساتھ سیدھا کھڑا ہونا، اور دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا کہ اعضاء وجوارح ساکن ہوکر اپنی اپنی جگہ برقرار ہوجائیں واجب ہے، امام کے لیے لازم ہے کہ نماز اس طرح پڑھائے کہ مقتدی بھی قومہ اور جلسہ اطمینان سے کرسکیں۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل)

اگر امام نے قومہ اور جلسہ اطمینان سے کر کے رکوع کیا، لیکن بعض مقتدی معذوری کی وجہ سے امام کے ساتھ قومہ یا جلسہ میں شریک نہیں ہوسکے، تو مقتدیوں کی نماز ہوجائے گی اور اگر امام ہی نے قومہ اور جلسہ اطمینان سے نہیں کیا، یعنی ایک تسبیح پڑھنے کے بقدر بھی نہیں ٹھہرا، تو سجدہ سہو واجب ہوجائے گا۔

آخری بات

اگر وقت میں گنجائش ہو تو عوام کی رہنمائی خاص کر تصحیح قرآن، تعلیم، زکوٰۃ کے مسائل کے حلقے وغیرہ منعقد کر لئے جائیں تو ذخیرہ آخرت بن سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرما کر قبول فرمائے۔ آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمد ہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس امت کو رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو عشق ومحبت، والہانہ ربط وتعلق ہے وہ کسی اور امت کو نہیں آپ کی ذات گرامی کی محبوبیت تو اپنی جگہ، اس امت کی نگاہ محبت میں ہر وہ چیز سما جاتی ہے اور دلوں میں رچ بس جاتی ہے جس کا ادنی تعلق ذات گرامی سے ہو جاتا ہے۔ سر مبارک پر جو بال اگ گیا، وہ دنیا کا سب سے زیادہ لازوال قیمتی سرمایہ بن گیا، جس کپڑے کو جسد اطہر سے مستفید ہونے کا موقع ملا وہ ریشمی رومال سے کہیں زیادہ پرکشش بن گیا اسی طرح ہر وہ لفظ قلب ودماغ میں بابرکت بنا جو آپ کی طرف منسوب ہو گیا چنانچہ لفظ محمد جسے چار موقع پر قرآن کریم کی زینت بننے کا موقع ملا ہے، وہ لفظ محمد امت کے دل و دماغ میں اس قدر رچا بسا کے نام کا جز بننے لگا اور خیر وبرکت اور نیک فال لیتے ہوئے اپنی اولاد کا نام محمد رکھنے لگے، آج دنیا میں سب سے زیادہ کوئی نام ہے تو وہ نام محمد ہے۔ بلکہ بعض تو پشت در پشت یہی نام رکھتے ہیں۔

چنانچہ حضرت امام شرف الدین ابوبصیریؒ (۶۹۴ / ۱۲۹۴) کے شاگرد رشید ابن سید الناس (۷۳۴ھ) کا اپنا نام، والد کا نام، اور دادا کا نام محمد تھا اور پردادا کا نام احمد تھا۔ (الرسالۃ المستطرفہ ص ۶۱ بحوالہ برکات بردہ ص ۲۳) اور ایک عاشق رسول مقبول ابو البرکات، محمد بن محمد کی تو اس سلسلے میں مثال ہی نہیں ملتی، کیونکہ ان کے نسب نامے میں چودہ نام محمد ہی محمد تھے۔ (الفوائد: ص ۲۴۳، دہلی تا خاکِ بخارا وسمرقند) سید الکائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے والہانہ محبت وتعلق اور عشق ومحبت کی یہ بھی ایک عجیب داستان ہے کہ سمرقند میں ایک شخص نے قبرستان کے لئے زمین وقف کی اور واقف نے یہ شرط لگائی کہ اس میں صرف وہی مردے دفن ہوں گے جن کا نام یا نام کا جز محمد ہوگا، چنانچہ تاریخی شہادت ہے کہ اس مقبرے میں چار سو ایسے علما، حفاظ، مشائخ مدفون ہوئے جن کے نام کا حصہ یہ سنہرا لفظ محمد تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درود وسلام سے شرک کی جڑ کٹ جاتی ہے

اللہ تعالی جو خالق کائنات اور پروردگار ہیں ان کا حق یہ ہے کہ ان کی عبادت اور حمد وتسبیح کی جائے اسی طرح ان کے پیغمبروں کا حق یہ ہے کہ ان پر درود وسلام بھیجا جائے یعنی اللہ تعالی سے ان کے لئے مزید رحمت اور رفع درجات کی دعا کی جائے۔

درود وسلام کی ایک خاص حکمت یہ ہے کہ اس سے شرک کی جڑ کٹ جاتی ہے اللہ تعالی کے بعد سب سے زیادہ مقدس اور محترم ہستیاں انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی ہیں جب ان کے لئے بھی حکم یہ ہے کہ ان پر درود وسلام بھیجا جائے تو معلوم ہوا کہ وہ بھی سلامتی اور رحمت کے لئے اللہ تعالی کے محتاج ہیں اور ان کا حق اور مقام عالی بس یہی ہے کہ ان کے واسطے رحمت وسلامتی کی دعائیں کی جائیں۔

رحمت وسلامتی ان کے ہاتھ میں نہیں ہے جب ان کے ہاتھ میں نہیں ہے تو پھر ظاہر ہے کسی مخلوق کے ہاتھ میں بھی نہیں ہے کیونکہ ساری مخلوق میں ان ہی کا مقام سب سے بالا وبرتر ہے اور شرک کی جڑ اور بنیاد یہی حرام عقیدہ ہے کہ خیر ورحمت اللہ تعالی کے سوا کسی اور کے قبضے میں بھی سمجھی جائے یا کسی اور کو بھی اللہ تعالیٰ کا حصہ دار سمجھا جائے۔

(شرح اسمائے حسنی ج ۲ ص ۳۶)

سنہرے نقوش

کسی نعمت کا چھن جانا دو باتوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اللہ کے تقویٰ کو چھوڑ دینا اور لوگوں سے بُرا سلوک کرنا۔ (أحكام أهل الذمة: 1/88)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم بھی تو مجرم ہیں

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : تعرض الأعمال یوم الإثنين و الخميس على الله و تعرض على الأنبياء عليهم الصلاة و السلام و على الآباء و الأمهات يوم الجمعة فيفرحون بحسناتهم و تزداد وجوههم بياضًا و إشراقًا، فاتقوا الله و لا تؤذوا أمواتكم (شرح الصدر للسيوطي) (الجامع الصغير في أحاديث البشير و النذير [رقم الحديث: ۳۳۱۶] (۱۹۹/۱)

ہر پیر اور جمعرات کو امت کے اعمال اللہ تبارک وتعالی کے دربار میں پیش کئے جاتے ہیں اور جمعہ کو انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام اور آباء وامہات پر پیش کئے جاتے ہیں، حکیم ترمذی نے نوادر میں اس کو روایت کیا ہے، اس میں یہ بھی ہے کہ اچھے اعمال سے ان کو خوشی ہوتی ہے اور ان کے چہرے مزید روشن ہو جاتے ہیں، پس اللہ سے ڈرو اور اپنے مردوں کو تکلیف نہ پہنچاؤ امت کے ہر فرد کو یہ تصور کرنا چاہئے کہ ہمارے اعمال حضور خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوتے ہیں۔

اعمال کی اس گٹھڑی میں کیا کچھ نہیں ہے جھوٹ، غیبت، حسد، بغض، عداوت، بہتان، تراشی، دل آزاری، نہ ہماری زبانوں سے کوئی محفوظ، نہ ہمارے ہاتھوں سے کوئی مامون، حقوق اللہ ہوں یا حقوق العباد دونوں کی حق تلفی اور دونوں شکوہ سنج ہیں کہ ان کرتوتوں کا احاطہ کیوں کر ممکن ہو اور اس کے بیان کی تاب قلم کہاں سے لائے اقبال نے اس صورتحال کی کیا تصویر کشی کی ہے یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود ایسے اعمال و کردار کو دیکھ کر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر کیا کچھ نہ گزرتی ہوگی اور شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر کیسی چوٹ پڑتی ہوگی۔

کسی بدبخت کی جانب سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہماری غیرت جوش میں آ جاتی ہے اور بلاشبہ اسے جوش میں آنا ہی چاہئے حضرت امام مالکؒ سے خلیفہ ہارون رشید نے اہانت رسول کا ارتکاب کرنے والوں کے بارے میں دریافت کیا تھا تو انہوں نے جواب میں فرمایا تھا کہ اس ملت کی زندگی کیا ہے جس کے پیغمبر کو گالیاں دی جائیں۔(الصارم المسلول علی شاتم الرسول)

اہانت رسول کو برداشت کرنا جرم عظیم اور ایمان کے عین منافی لیکن خدارا ذرا اس حقیقت پر بھی تو ٹھنڈے دل سے غور کرنے کی ضرورت ہے کہ رسول کا دل دکھانے کے مجرم ہم بھی تو ہیں بس اس فرق کے ساتھ کہ گستاخان رسول زبان وقلم سے اس جرم کا ارتکاب کرتے ہیں اور ہم اپنی غفلتوں اور اس سے آگے بڑھ کر بداعمالیوں سے رسول کے لئے قلبی اذیت کا باعث بنتے ہیں۔

پھر ہمیں اپنے اوپر غصہ کیوں نہیں آتا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس اذیت پہنچانے سے بچ جانے کی کوئی تدبیر بھی ہمارے ذہن میں آتی ہے؟ کون نہیں جانتا کہ آپ کو خراج اطاعت اور خراج اتباع پیش کرنا ہی اس مسئلے کا حل ہے۔

لیکن سوال اس کا ہے کہ اپنے پرانے پاپی من کو کس طرح اس طرف راغب کیا جائے اور غفلتوں کے عادی اندرون کو کس طرح خیر کی طرف مائل کیا جائے۔

خوف خدا، آخرت میں باز پرس، جنت کی نعمتیں، دوزخ کی اذیتیں، دنیا میں بھی اچھے اعمال پر رب کریم کا فضل وعنایت اور برے اعمال پر یہاں بھی پکڑ وگرفت اس طرح کے عقائد اور احساسات حضرتِ انسان کے اعمال پر اثر انداز ہوتے رہے ہیں۔

جن خوش نصیبوں کو اس کا تجربہ ہے وہی اس کی لذت محسوس کرتے ہیں ان احساسات کی بدولت کس طرح انہوں نے بدی کو شکست دی اور کس طرح ان پر نیکیوں کے دروازے کھلتے چلے گئے ہمیں اعمال پر اثر انداز ہونے والے عوامل ومحرکات میں اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احساس کو بھی شامل کر لینا چاہئے کہ ہمارے اعمال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں جس امت کے لئے آپ نے پتھر بھی کھائے اور پیٹ پر پتھر بھی باندھے اب اس امت کے فرد ہونے کے ناطے فیصلہ خود کرنا ہے کہ ہمارے اعمال رسول کے لئے راحت کا باعث بنیں یا خدانخواستہ اذیت و تکلیف کا۔

بھلا کون بد بخت ہوگا! جو اپنے رسول کو اذیت پہنچانے کا تصور بھی کر سکے گا رسول کا دل دکھانے کے مجرم ہم بھی تو ہیں کا احساس اپنے اندر جگانا ہے اس صورتحال کو بدل دینے کا فیصلہ کرنا ہے اور پھر اس کے ثمرات و برکات دیکھنا ہے کہ یہ احساس کس طرح ہمارے لئے ریموٹ کنٹرول کا کام کرے گا اور ہمیں نیکیوں سے رغبت اور برائیوں سے نفرت دلانے کا موجب بنے گا جس لمحہ یہ احساس ہم میں جاگ اٹھے گا تو اسی وقت ہمارے دل کی کایا پلٹ جانے اور من کی دنیا بدل جانے میں ان شاء اللہ دیر نہ لگے گی۔

بولنا یا چپ رہنا

بولنا اگر چاندی جیسا ہے تو چپ رہنا سونے جیسا ہے، یہ عربی زبان کا ایک قول حکیمانہ ہے جس پر زمانے سے پہلے علم و دانش عمل کرتے آئے ہیں اور وہی بے وقوف لوگ اس سے اعراض کرتے ہیں، جنہیں بے فائدہ و بے محابہ بک بک کرنے کی عادت ہوتی ہے، پختہ عقل انسان کم بولتا ہے جب کہ کچے دماغ والا زیادہ بولتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدس لہو کا مقدس قطرہ

ایک دن شمعِ رسالت کے پروانے آپس میں یہ گفت وشنید کر رہے تھے کہ: آج تک قریش کے سامنے بلند آواز سے قرآن نہیں پڑھا گیا کوئی ایسی صورت نکالی جائے کہ پوری بلند آہنگی سے ان کے سامنے قرآن کی تلاوت ہو جائے لیکن سوال یہ ہے کہ اس پُر خطر مہم کو سر کون کرے؟

بعدہ اس پُر خطر مہم کو سر کرنے کے لئے جو ذات گرامی آگے بڑھی وہ معلم انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے تلمیذ رشید حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی شخصیت تھی انہوں نے غیرت حق کی للکار اور شدت ایمانی سے کانپتی ہوئی آواز میں فرمایا اس پر خطر عظیم کام کو میں انجام دوں گا

صحابہ نے اس دلیرانہ جوش اور ان کے ایمانی ولولہ کو دیکھا تو ششدر رہ گئے اور خاموش ہو گئے مجلس برخاست ہو گئی اور ابن ام عبد اپنی ایک نئی آب وتاب، جوش اور ولولوں کے ساتھ اپنی فرودگاہ کی طرف چل پڑے۔

دوسرے دن آفتاب نے اپنا مکھڑا دکھایا اور کائنات روشن ہو گئی چاشت کا وقت ہو گیا، مشرکین اپنے معمول کے مطابق اپنی انجمن میں یکجا تھے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ یکایک مشرکوں کے روبرو آئے اور پوری طاقتِ ایمانی اور عالمِ وارفتگی میں کھڑے ہو کر قرآن کی سحر آفرینی سے دل کا جادو جگایا اور سورۂ رحمن کی آیتیں پڑھنی شروع کیں۔

بس کیا تھا اعلان حق کے ان میٹھے بول، مضبوط حروف کی ادائیگی اور سحر انگیز نغمے نے دل کے تاروں پر ضرب لگائی تو کفر کے سرغناؤں نے حیرت زدہ انداز میں پوچھا: ابن ام عبد کیا کہتا ہے؟

کسی نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو کتاب اُتری ہے اسے پڑھ رہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور جیسے اس اطلاع سے پورے مجمع کے ذہن ودماغ پہ سمندری بھونچال آ گیا۔

وہ طیش میں اٹھ کھڑے ہوئے بپھرے ہوئے پاگل ہاتھیوں کی طرح اور نہتے وجود پر ٹوٹ پڑے گھونسوں، مکوں اور لاتوں سے آؤ بھگت کر رہے تھے۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا چہرہ زخموں کے خون سے لالہ زار تھا اور ان رِستے زخموں ہی پہ تابڑ توڑ ضربیں لگائی جا رہی تھیں مگر عشق کا یہ مردِ آہن کلام الٰہی کی نغمہ سنجی سے باز نہ آیا اور یہ قاریٔ قرآن مرد مومن وحیٔ ربانی کی تلاوت سے لذت آشنا ہوتا رہا زبان اس وقت رکی جب قوت گویائی نے ساتھ چھوڑ دیا۔

کیسا تھا وہ تابناک، مقدس لہو کا قطرہ جو اشاعتِ قرآن اور شہادتِ حق کے سوز سے پھوٹا تھا۔

آخر ہم بھی تو اسی منزل کے راہی ہیں تو پھر کیوں ہم گردشِ ایام کے تھپیڑے کھانے کے لئے رہ گئے ہیں؟ گردش ایام کے یہی نہنگ ان کے سامنے تہ و بالا ہو جاتے تھے۔

اور آج ہم ایک ارب سے زیادہ ہوتے ہوئے بھی ایک عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی ایمانی قوت نہیں بن سکتے!! وہ دیوانہ وار شہادت حق کی راہیں ڈھونڈا کرتے تھے اور ہم پاؤں پسارے میٹھی نیند سو رہے ہیں!!

اے ابن ام عبد! تیری غیرت ایمانی کو سلام

تیری رگوں میں دوڑتے ہوئے خون کی مقدس گرمی کو سلام

تیرے چوٹ کھائے ہوئے چہرے اور تیرے رِستے ہوئے زخموں کو سلام

تیرے زخموں سے ٹپکتے ہوئے لہو میں شہادت کا تقدس ہے

بارگاہِ ایزدی میں دعا ہے کہ اے اللہ! تو ہر مسلمان کو لیل ونہار کی مختلف گھڑیوں میں تلاوت قرآن پاک کی توفیق ارزانی بخش دے۔ آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مدارس دین کے قلعے ہیں

حضرت مولانا و مفتی عبید اللہ صاحب الاسعدی صاحب دام ظلہ {شیخ الحدیث دار العلوم ہتھوڑا، باندہ، یوپی} ۶ صفر المظفر تاریخ ۴ ستمبر ۲۰۲۲ بروز اتوار سرزمین عالی پور (گجرات) تشریف لائے، بعد عصر اطراف و اکناف کے تقریباً ۵۰ علماء کے درمیان قیمتی باتیں جو ہمت افزا ثابت ہوسکتی ہیں ارشاد فرمائی، ایک واقعہ بطور خاص زیر قلم لانا ضروری سمجھتا ہوں، جس سے اسلاف کی محنتوں، علم و آگہی سے وابستگی اور دین کے قلعوں (مدارس) کی اہمیت کا اندازہ ضرور ہوتا ہے۔ اور مدارس کو لال آنکھ دکھا کر بے جا جرأت اور ظلم و زیادتی کرنے والوں کے لئے چشم کشا بلکہ طمانچہ ثابت ہوسکتا ہے۔

مولانا عبید اللہ صاحب دامت برکاتہم نے فرمایا کہ حضرت قاری صدیق صاحب باندوی رحؒ تعلیم و تعلم، مدارس، اہل مدارس سے بڑی محبت فرماتے تھے، حضرت مرحوم ایک ادارہ میں قرآن و حدیث، فقہ وغیرہ علوم پڑھاتے تھے، ان کے علاقہ میں ارتداد کی ہوا چلی ایک معتد بہ تعداد ارتداد کے دہانے پر کھڑی تھی، اپنے مدرسہ میں رہ کر حضرت نے یہ سوچا کہ کیا میں اس لئے عالم بنا تھا کہ بڑی بڑی کتابیں پڑھاؤں اور میرا علاقہ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے؟ یہ نہیں ہوسکتا چھوڑ چھاڑ کر علاقہ میں تشریف لے آئے اور تن توڑ محنت کی اور ظلمت کدہ کو ایمانی پاور سے روشن کر دیا، پھر آپ نے سوچا کہ یہ ہُوا کیسے؟ یقیناً جہالت ہی کی بنا پر ہوا ہے تو میں کیوں نہ علم کی سبیل اپنے علاقہ میں لگادوں چنانچہ ہتھوڑا والوں کی قسمت کا کیا کہنا کہ آپ نے مدرسہ قائم کر دیا، جو علاقہ ایمانی کرنوں سے محروم تھا اب ایمانی چشموں کو جاری کر کے کئی پیاسوں کی تشنگی بجھا رہا ہے۔ الحمد للہ (انتہی کلام عبید اللہ)

اے صدیق تیری پاکیزہ روح کو سلام!

تو مخزن الفت و محبت تھا!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیرا نور علم وعمل مشکوٰۃ نبوت تھا

تو رہروان شوق کا سرخیل تھا

تو فدویت وجاں سپاری کا امین تھا

یہی تو وہ علم الٰہی ہے جس کا رشتہ نبوی سلسلہ سے مربوط ہے، جس سے زندگی اور موت کے رازہائے سربستہ کھل جاتے ہیں۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ علم سے وابستہ رہو کہ اس کی تعلیم نیکی ہے اس کی طلب وجستجو عبادت ہے اس کا مذاکرہ تسبیح ہے اس کی تحقیق جہاد ہے لاعلموں کو علم سکھانا صدقہ ہے اور اہل علم سے اس کا تبادلہ کرنا باعثِ قربِ الٰہی ہے (فتاوی ابن تیمیہ، 2: 42)

بے جا تنقید

غیر ضروری تنقید وہ تلوار ہے جو سب سے پہلے خوبصورت تعلقات کا سر قلم کرتی ہے۔ اور بہترین تنقید وہ ہوتی ہے جس کے ذریعے دوسروں کی انا کے بجائے ان کے ضمیر کو جگایا جائے۔ اپنوں کو جب کسی بات کا احساس دلانے کی نوبت آجائے تو وہ اپنے نہیں رہتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مدارس خیراتی ادارے نہیں خیر کے سرچشمے ہیں

آج ایک بات کہنی ہے بات سچ ہے اور سچ تلخ ہوتا ہے لیکن اطمنان اس کا ہے کہ یہ اس خاکسار کی بات نہیں کہ مدارس کے خیراتی ادارے ہونے کا تصور وتخیل قائم نہ ہونے دیجئے یہ خدالگتی بات امیر شریعت حضرت مولانا نظام الدین صاحبؒ کی ہے جن کی عمر اسی دشت کی سیاحی میں گزری ہے ہمارے اکابر نے کیسے پاکیزہ جذبہ کس قدر سچی تڑپ اور سچی لگن سے مدارس کی بنیادیں رکھی تھیں اُن دنوں ان کے پیش نظر مسلمانوں کے وجود و بقاء کا مسئلہ تھا، مسلمانوں کے اکھڑتے ہوئے قدموں کو جمانا مقصود تھا، اُس دور کے علمائے ربانیین کی مدارس کے تئیں دردمندی وفکرمندی اور دلسوزی وقربانی کے واقعات پڑھئے اور اس راہ میں رکاوٹوں اور دشواریوں کا حال جانئے تو اگر ہمارے سینوں میں پتھر نہیں، دل ہے تو یقیناً بھر آئیں گے۔

ع: کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے

کیا یہ صحیح نہیں کہ اِن دنوں چند لوگوں کی بدولت کچھ مدارس مشن نہیں بلکہ تجارت کا ذریعہ بن گئے ہیں اور تجارت کی وہ ذہنیت ہے جو سو بھیس بنالیتی ہے مثلاً فرضی مدارس! مکتب کو مدرسہ قرار دینا! مدرسہ کو جامعہ کا نام دے دینا! اور مسکین بن کر مدرسہ کے طلبہ کی غریبی ونا داری، یتیمی ومفلسی کی ایسی دردناک تصویر پیش کرنا کہ سننے والا سنے تو اس کی آنکھیں بھر آئے اور اس کا دل موم ہو جائے لیکن افسوس کہ عموماً اس طرح کا اعلان سنانے والے کی نگاہ سننے والے کی جیب پر ہوتی ہے! مدارس کی بے سروسامانی اور کسمپرسی، ان کے مسائل اور ان کی دشواریوں سے ہرگز ہرگز انکار نہیں اور مدارس میں بڑی تعداد میں الحمدللہ مخلصوں کی آج بھی کمی نہیں لیکن اعتراض تو ان لوگوں پر ہے جو اس صورت حال کا استحصال اپنے ذاتی مفاد کے لئے کرتے ہیں ایسے لوگوں سے ایک سوال ہے کہ آپ اپنے مقاصد کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برآوری کے لئے مہمانانِ رسول کی اور مدارس کی کس قدر بھونڈی تصویر پیش کرتے ہو اور سچ بتاؤ اگر بُرا نہ مانو کہ مدارس کے نام پر اس تجارت نے تمہارے اپنے معیارِ زندگی کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا ہے؟ اس کے علاوہ یہ بھی کہ ان مدارس کی کیا تصویر پیش کر رہے ہو جس کی اہمیت وافادیت کا ادراک وشعور تمہارے ان دشمنوں کو بھی ہے جن کو تمہارے وجود ہی سے دشمنی ہے اور اس دورِ انحطاط میں بھی مدارس کی تعلیم وتربیت کے قائل وہ حضرات بھی ہیں جو عصری دانش گاہوں میں اپنی عمریں کھپا چکے ہیں اپنے اسلاف سے سبق حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ دُور نہیں قریب کے دَور میں ایک فقیر بوالحسن کو دیکھا جائے کہ مولانا ابوالحسن علی ندویؒ نے مال وزر کے معاملہ میں کیسا کردار پیش کیا اور

ع: جھاڑ کے اٹھے اپنا دامن کی کیسی نادر مثال پیش کی۔

چند ایک کی یہ روش ان ہزاروں مخلصین پر سوالیہ نشان لگا دیتی ہے جو آج بھی اسلاف کی سی دل سوزی کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ بارگاہِ ایزدی میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اربابِ مدارس کی صحیح رہبری فرما کر انفع بنائے اور کوتاہیوں کو معاف فرما کر قبول فرمائے۔ آمین

مشکلات کیوں؟

مشکلات کا مطلب یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہیں، اللہ تعالیٰ آپ آپ کو اپنی ذات سے زیادہ قریب رکھنا چاہتے ہیں اس لئے مشکلات کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں، ہاں مشکلات کے نتیجہ میں جنت کی اعلیٰ ترین نعمتیں ملیں گی۔ جب اس رخ سے مشکلات کو دیکھنے لگیں گے تو پھر کوئی تکلیف بری محسوس نہیں ہوگی بلکہ ہر تکلیف ذہن کو اذیت دینے کے بجائے خوشی دینے کا سبب بن جائے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سگریٹ نوشی سے موت تک

سگریٹ کی ہر ڈبیا یا پیکٹ پر ہر زبان میں لکھا ہوتا ہے: ''خبردار! سگریٹ نوشی صحت کے لیے مضر ہے۔'' لیکن اس کے باوجود لوگ اس بیماری کو خریدنے کے لیے خطیر رقم برباد کرتے ہیں اور سگریٹ جیسی مضر صحت چیز کا استعمال کر کے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت صحت کو تباہ کرتے ہیں، حالاں کہ سگریٹ نوشی شرعی نقطۂ نظر سے بھی جائز نہیں، اسی طرح جنازے کو دیکھ کر موت کا خیال تو آتا ہے، لیکن ہمارا حال بالکل اس طرح ہے:

نُرَاعُ إِذَا الْجَنَائِزُ قَابَلَتْنَا
وَنَسْكُنُ حِيْنَ تَخْفَى ذَاهِبَاتٍ.

كَرَوْعَةِ ثُلَّةٍ لِظُهُوْرِ ذِئْبٍ
فَلَمَّا غَابَ عَادَتْ رَاتِعَاتٍ

''جنازوں کو آتا دیکھ کر ہمیں (وقتی طور پر) خوف محسوس ہوتا ہے، لیکن جوں ہی جنازہ گزر جاتا اور آنکھوں سے اوجھل ہو جاتا ہے ہمارا خوف زائل اور گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے۔'' بالکل بھیڑ بکریوں کے اس ریوڑ کی طرح جو بھیڑیے کو دیکھ کر بدکتی ہیں، لیکن جوں ہی وہ نگاہوں سے اوجھل ہو جاتا ہے تو پھر سے مطمئن ہو کر چرنے اور چگنے لگتی ہیں۔ (سوئے منزل، صفحہ ۱٤٥) اللہ تعالیٰ ہر وقت موت کو یاد کرنے کی اور تیاری کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

علم

علم کو اس وجہ سے نہ چھوڑا جائے کہ عمل نہیں ہوگا، بلکہ اگر علم کے بعد خشیت کسی وقت حاصل ہو جائے تو یہ بھی فائدہ دے گی۔ ان شاء اللہ

(تقریر بخاری، کتاب العلم، باب العلم قبل القبول والعمل، ج:۱،ص:۱۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک حسین چہرہ

اسلام ایک اقدامی دین ہے اغیار میں دعوت وتبلیغ کا کام بھی اقدام ہی ہے، لیکن یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم نے دعوت وتبلیغ کے سلسلے میں تساہل وتغافل برتا اوراس کا ایک نتیجہ یہ سامنے آیا کہ اسلام کے متعلق غلط فہمیاں پیدا کرنے میں دشمن کے لئے آسانیاں پیدا ہوگئیں، اس نے بڑی خوبصورتی کے ساتھ مسلمانوں اور اسلام کو دفاعی پوزیشن میں لاکھڑا کیا اس کے لئے اس وقت کے کرنے کے دو محاذ بہت اہم ہیں، ایک تو اسلام کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ، دوسرا علمی سطح پر اس کا جواب دینا۔ اسلام کے حسین و دلکش چہرے اور معقول ومدلل مذہب کو برادرانِ وطن اور عالمی برادری کے سامنے پیش کیا جائے، جس منصوبہ بندی اور جس عمیق مطالعے نیز جس گہری چال اور سوچی سمجھی منصوبہ بند سازشوں کے تحت اسلام کو غلط فہمیوں کے کٹہرے میں کھڑا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے اس نے صاف دل افراد کے اندر اسلام کے تعلق سے تجسس پیدا کردیا ہے اور وہ اسلام سے متعارف ہونا چاہتے ہیں۔

آج تمام مدارس میں ایک خلا ہے، اور وہ یہ ہے کہ اساتذہ اور طلبہ میں ربط نہیں ہے، بلکہ ان کے درمیان ایک خلیج حائل ہے، اور وہ یہ کہ اساتذہ صرف درس کے ہوکر رہ گئے اور طلبہ صرف درس کے طلبہ ہوکر رہ گئے ہیں، اس خلا کو پر کردینے کی اور اس خلیج کو پاٹنے کی ضرورت ہے، اس میں مدارس کی کامیابی وترقی مضمر ہے۔ حضرت مولانا علی میاں ندوی رحمہ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعتراض

اعتراض اور مذمت کرنے کے اعتبار سے بھی لوگوں کے مختلف مزاج ہیں کچھ لوگ واقعی خیر خواہ ہوتے ہیں اور صدق دل سے خیر خواہی کرنا چاہتے ہیں لیکن نصیحت کے فن سے ناواقف نہیں ہوتے ہیں نتیجتاً ان کا انداز آپ کو افسردہ کر دیتا ہے بعض حاسد ہوتے ہیں جن کا مقصد ہی آپ کو دکھ پہنچانا ہوتا ہے بعض ناصحین یوں ہی جاہل ہوتے ہیں بغیر سوچے سمجھے جو منھ میں آیا کہتے رہتے ہیں ایسے لوگ خاموش ہی رہیں تو بہتر ہوتا ہے تنقید بعض لوگوں کی طبیعت کا حصہ ہوتی ہے وہ زندگی کو ہمیشہ سیاہ عینک سے دیکھتے ہیں۔

مشہور واقعہ ہے کہ ایک باپ، بیٹا گدھا لیکر جا رہے تھے باپ سوار ہوا تو لوگوں نے تنقید کی پھر بیٹا سوار ہوا تب بھی لوگوں نے تنقید کی پھر دونوں سوار ہوئے تب بھی لوگوں نے تنقید کی بالآخر گدھے کو چھوڑ دیا اور دونوں چلتے بنے تب بھی لوگوں نے سنگدل کہہ کر تنقید کی۔

ایک دانا کا قول ہے جس شخص نے دوسروں کی باتوں میں ٹانگ اڑانا اور خواہ مخواہ کے جھگڑوں میں پڑنا اپنی عادت بنالی وہ کبھی ایک جگہ ٹِک کر نہیں رہ سکتا۔

شیطان کے مشن کی تکمیل

گنہگار کو بددعا دینے سے شیطان کی مدد ہوتی ہے، کیونکہ شیطان کا مقصد بھی مسلمانوں کو عند اللہ ذلیل ورسوا کرنا ہی ہے، تو جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر لعنت کرتا ہے یا اسے ذلت ورسوائی کی بددعا دیتا ہے تو گویا وہ شیطان کے مشن کی ہی تکمیل کرتا ہے۔اس لیے گنہگار کو بددعا نہیں دینی چاہیے، اس کے لئے ہدایت کی دعا کی جائے۔(شرح ریاض الصالحین-2-467)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پریشان نہ ہوں اپنی اوقات میں رہو

کچھ لوگ اپنی تعلیم ۲۲ سال کی عمر میں مکمل کر لیتے ہیں مگر ان کو پانچ پانچ سال تک کوئی اچھی نوکری نہیں ملتی۔

کچھ لوگ ۲۵ سال کی عمر میں کسی کمپنی کے CEO بن جاتے ہیں، اور ۵۰ سال کی عمر میں ہمیں پتہ چلتا ہے انکا انتقال ہو گیا ہے۔

جبکہ کچھ لوگ ۵۰ سال کی عمر میں CEO بنتے ہیں اور نوے سال تک حیات رہتے ہیں بہترین روزگار ہونے کے باوجود کچھ لوگ ابھی تک غیر شادی شدہ ہیں اور کچھ لوگ بغیر روزگار کے بھی شادی کر چکے ہیں اور روزگار والوں سے زیادہ خوش ہیں اوبامہ ۵۵ سال کی عمر میں ریٹائر ہو گیا جبکہ ٹرمپ ۷۰ سال کی عمر میں آغاز کرتا ہے۔

کچھ دوست امتحان میں فیل ہونے پر بھی مسکرا دیتے ہیں اور کچھ لوگ ا نمبر کم آنے پر بھی رو دیتے ہیں کسی کو بغیر کوشش کے بھی بہت کچھ مل گیا اور کچھ ساری زندگی بس ایڑیاں ہی رگڑتے رہے اس دنیا میں ہر شخص اپنے Time zone کی بنیاد پر کام کر رہا ہے۔

ظاہری طور پر ہمیں ایسا لگتا ہے کچھ لوگ ہم سے بہت آگے نکل چکے ہیں اور شاید ایسا بھی لگتا ہو کچھ ہم سے ابھی تک پیچھے ہیں لیکن ہر شخص اپنی اپنی جگہ ٹھیک ہے اپنے اپنے وقت کے مطابق ہے ان سے حسد مت کیجئے۔

اپنے اپنے Time zone میں رہیں انتظار کیجئے اور اطمینان رکھیئے نہ ہی آپ کو دیر ہوئی ہے اور نہ ہی جلدی اللہ رب العزت جو کائنات کا خالق ہے اس نے ہم سب کو اپنے حساب سے بنایا ہے وہ جانتا ہے کون کتنا بوجھ اٹھا سکتا ہے کس کو کس وقت کیا دینا ہے اپنے آپ کو رب کی رضا کے ساتھ باندھ دیجئے اور یقین رکھیئے کہ اللہ کی طرف سے آسمان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے ہمارے لئے جو فیصلہ اتارا جاتا ہے وہ ہی بہترین ہے ہر کام کا وقت مقرر ہے ہر کام کو وقت پہ ہونا ہے کس بات کی آخر جلدی ہے کس بات کا پھر یہ رونا ہے

دوستوں کو بھی ملے درد کی دولت یارب
میرا اپنا ہی بھلا ہو مجھے منظور نہیں

اہل مدارس کے لئے طلبہ کے داخلہ کے سلسلہ میں دستور

حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں: اہل مدارس اس کا التزام رکھیں کہ جو طالب علم ان کے مدرسے میں داخل ہونا چاہے امتحان داخلہ کا ایک جز زیادہ نہیں تو برابر درجہ میں سہی صحت قرآن کو بھی قرار دیں۔ اور بدون تجربہ صحت یا بعض حالات میں کم از کم وعدہ تصحیح تو ضرور لیا جاوے، بدون اس کے داخل نہ کریں۔ اور وعدہ کی صورت میں جتنے سبقوں کا وہ مستحق (یعنی سہولت کے ساتھ یاد کر سکتا ہے ان میں سے ایک سبق کی جگہ اس تصحیح (قرآن مجید) کو رکھیں اور اس مرحلے کو طے کرنے کے بعد پورے سبقوں کی اجازت دیں۔ (اصلاح انقلاب امت صفحہ ۴۳)

نیز مرشد علام حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں: جن مدارس میں مالی گنجائش ہے ان کو ایک مدرس تجوید کا مدرسہ میں بڑھانا ضروری ہے اس طریق سے یہ فن عام ہو سکتا ہے۔ (اصلاح انقلاب امت صفحہ ۴۳) کاش! بڑے مدارس اور جامعات کے حضرات شعبہ تجوید کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں تو ایسی صورت میں فارغ ہونے والے تمام علماء کرام قرآن مجید کے صحیح پڑھنے والے بن سکتے ہیں۔

اللھم وفقنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قدردان کی تلاش

ماہ رمضان کی آمد آمد ہے، یہ روحانیت اور نیکیوں کے موسم بہار کا مہینہ ہے اس میں گناہ جھڑتے اور خیر وبھلائی کی تازہ کونپلیں پھوٹتی ہیں، مغفرت کی ہوائیں چلتی اور رحمت کی پھوار برستی ہے، نفسانی خواہشات پر قابو پانے کی مشق کرائی جاتی ہے اور روحانی آلائشوں کی صفائی ہوتی ہے، بھلائی کی قوت اور استعداد منجھ کر نکھرتی ہے، یہ آخرت کی کمائی اور نیکیاں سمیٹنے کا خاص سیزن ہوتا ہے، نوافل پر فرض کا اجر ملتا ہے اور فرض کا ثواب ستر گنا بڑھا دیا جاتا ہے

ماہ رمضان کو اللہ کے کلام سے خاص مناسبت ہے، تمام آسمانی کتابیں اسی ماہ میں نازل ہوئیں قرآن مجید کی تلاوت سے صرف عالم اسلام ہی نہیں، ساری دنیا گونجنے لگتی ہے ، کیا دشت وکہسار اور کیا شہرو دیہات اللہ کے مقدس کلام کی خوشبو سے ساری کائنات معطر معطر رہنے لگتی ہے یہی وہ مہینہ ہے جس میں ہر رات اللہ کا منادی پکارتا ہے (یا باغي الخير أقبل و یا باغي الشر أقصر) اے خیر و نیکی کے متلاشی! آگے بڑھ اور اے شر و بدی کے خواہش مند! رک جا اس ماہ سجائی گئی جنتوں کے دروازے کھلتے اور جہنم کے دروازے بند ہوتے ہیں، شیاطین کو پابند سلاسل کر دیا جاتا ہے اور یوں نفسانی حربوں کی اندھیر نگری میں سچی حقیقتوں کے روزن وا ہوتے ہیں اور نفس کو پچھاڑنا آسان ہو جاتا ہے،

اس ماہ کے اعمال، اس کی روحانیت، اس کا پرنور ماحول اور اس کی بابرکت فضا، باطنی پاکیزگی کی مسافتیں طے کرانے میں اکسیر درجہ رکھتی ہے، اس کے لمحے دنوں پر اور اس کے دن برسوں پر بھاری ہیں، قرآن کریم نے **لعلکم تتقون** (شاید تم پرہیزگار بن جاؤ) کہہ کر اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ نیکیوں کے اس موسم گل رنگ سے فائدہ اٹھانے کی بڑی ترغیب دی گئی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر کوئی بے نوا اس ماہ میں بھی معاصی سے باز نہ آئے، رحمتوں کی فصل بہار اس کے دامن میں اجالا نہ کر سکے تو افسوس ہے ایسے شخص کی بدبختی اور شقاوت پر اہل دل اس ماہ کے ایک ایک لمحہ کی قدر کرتے ہیں، ان کے لیل ونہار میں آہوں کی صدائے بازگشت سنائی دیتی ہے رمضان نزولِ قرآن کی سالگرہ اور کلام الٰہی کے جشن عام کا مہینہ ہے بلاشبہ اس ماہ کا ہر روز، روزِ عید اور ہر شب، شبِ قدر ہے، کیا ہے کوئی قدردان؟

مشکلات کیوں؟

مشکلات کا مطلب یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہیں، اللہ تعالیٰ آپ آپ کو اپنی ذات سے زیادہ قریب رکھنا چاہتے ہیں اس لئے مشکلات کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں، ہاں مشکلات کے نتیجہ میں جنت کی اعلیٰ ترین نعمتیں ملیں گی۔ جب اس رخ سے مشکلات کو دیکھنے لگیں گے تو پھر کوئی تکلیف بری محسوس نہیں ہوگی بلکہ ہر تکلیف ذہن کو اذیت دینے کے بجائے خوشی دینے کا سبب بن جائے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الوداع رمضان

رمضان المبارک ہم سے رخصت ہو رہا ہے اس ماہ میں قرآن مجید کے ساتھ ایک خاص تعلق پیدا ہو جاتا ہے قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو اسے پڑھے گا وہ رحمت الٰہی کی نظروں میں رہے گا ایک بندہ کو سب سے زیادہ قرب اپنے رب سے جن اوقات میں حاصل ہوتا ہے ان میں سے ایک تلاوت قرآن کا وقت ہے ہزاروں لوگ ایسے ہیں جو قرآن کی تلاوت نہیں کر سکتے جو جدید تعلیم یافتہ ہیں ان میں سے ایک بڑی تعداد سورۂ اخلاص تک صحیح نہیں پڑھ سکتی۔

قرآن خود بھی سیکھنا چاہئے اور اپنے بچوں کو بھی سکھانا چاہئے خود بھی پڑھنا چاہئے اور گھر والوں سے بھی پڑھانا چاہئے تلاوتِ قرآن کا اہتمام اپنے گھر میں، دفتر میں، اپنی دکان میں، اور اپنی نشست گاہ میں بلند آواز اور درست تلفظ کے ساتھ روزانہ چاہے ایک رکوع ہی کیوں نہ ہو لیکن تسلسل کے ساتھ جاری رکھنا چاہئے چند دن میں اس کی برکتیں ظاہر ہونا شروع ہو جائیں گی جس مقصد کے لئے پڑھیں گے وہ بَر آئے گا، پریشانیوں سے نجات کے لئے، رزق کی فراوانی کے لئے، پرسکون زندگی کے لئے، جادو و جنات کے شر سے نجات کے لئے، حسن خاتمہ کے لئے اور اپنے رب سے لو لگانے کے لئے یہ بادشاہوں کے بادشاہ کا شاہانہ کلام ہے اور ہر طرح کی تاثیر رکھتا ہے جو اسے آداب کی رعایت کے ساتھ پڑھے گا اس کی کایا پلٹ جائے گی قرآن کی تلاوت بڑھاپے کی تنہائیوں میں امیدوں کی قندیل ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''جو قرآن کریم کی تلاوت میں لگا رہے وہ ارذل عمر یعنی بڑھاپے کی بے بسیوں سے محفوظ رہے گا''۔

دل اگر نہیں لگتا تو قرآن کے ساتھ دل لگنے کی دعا کرنا چاہئے! زبان رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو دعا سکھائی ہے:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اللهم اجعل القرآن ربيع قلوبنا وجلاء احزاننا و ذهاب غمومنا و همومنا

(اے اللہ! قرآن کو ہمارے دلوں کی بہار بنادے، ہمارے حزن والم کے چھٹنے کا ذریعہ اور ہمارے غموں اور پریشانیوں کے ختم ہونے کا وسیلہ بنادے)

اس پیغمبرانہ الہامی دعا میں لطیف اشارہ ہے کہ تلاوت قرآن کی خاصیت ہے کہ وہ دل کو شاداب رکھتی ہے پریشانیوں کو دور کرتی ہے، غموں کا ازالہ کرتی ہے اور دل کی زمین پر ایسی فصل بہار اتارتی ہے جس کو اندیشۂ زوال نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دولتِ اخلاص اور امام ماوَرْدِی

امام ماوَرْدِی کا پورا نام ابوالحسن علی بن محمد بن حبیب بصری ہے ویسے دنیائے علم کے لئے آپ کی شخصیت کچھ زیادہ محتاجِ تعارف نہیں ہے، مختلف علوم وفنون پر بڑی عالمانہ اور مبسوط کتابیں لکھی ہیں فقہ میں ان کی کتاب "الحاوي الكبير "تفسیر میں" النكت و العيون" سیاستِ شرعیہ میں "الأحكام السلطانيه" اور اخلاق وسلوک میں "ادب الدين و الدنيا" شاہکار کی حیثیت رکھتی ہیں اور اہلِ علم سے اپنی عظمت وجلالت کا خراج آج بھی وصول کر رہی ہیں سن کر تعجب ہوگا کہ امام ماوردی نے اپنی زندگی میں اپنی کسی کتاب کو دنیا کے سامنے پیش نہیں کیا وہ پوری زندگی کتابیں لکھتے رہے اور تلامذہ کو پڑھاتے رہے اپنی لکھی کتابوں کے مسودے (کاپیاں) ایک کمرے میں جمع کرتے رہتے تھے موت کا وقت قریب آیا تو چند خاص شاگردوں سے کہا: دیکھو فلاں کمرے میں جو کتابیں لکھی ہوئی رکھی ہیں وہ میری تصانیف ہیں، میں نے زندگی بھر انھیں چھپائے رکھا، جب بھی انھیں دنیا کے سامنے لانے کی سوچتا تھا تو نیت میں کھوٹ محسوس کرتا تھا، اب چونکہ موت سامنے ہے اور نزع کا عالم ہے، اس لئے تم ایسا کرو کہ کوئی اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں تھما دو، اگر روح نکلتے ہوئے میں آپ کا ہاتھ دبا دوں تو سمجھ لینا کہ میری کوئی علمی کاوش اللہ کے یہاں مقبول نہیں ہوئی، اس لئے ان سب کتابوں کو لے جا کر دریائے دجلہ میں پھینک آنا، اور اگر جاں کنی کے عالم میں بھی تمہارا ہاتھ نہ دباؤں تو سمجھ لینا کہ میری یہ نیکیاں اور محنتیں اللہ نے قبول فرمالی ہیں، چنانچہ انھیں دنیا کے سامنے لے آنا، شاگرد کہتے ہیں کہ استاد کی روح قبض ہوگئی، مگر انھوں نے ہاتھ نہیں بھینچا اس کے بعد ہی ان کی علمی تصنیفات دنیا میں پھیلیں۔ (سیر اعلام النبلاء: 18/66)

امام صاحب آپ نے ہم جیسوں کے لئے بڑا اونچا معیار کھڑا کر دیا آخر ہم کس منہ سے مریں گے اور اوپر والے کو اپنا کیا منہ دکھائیں گے؟ اے اللہ تو ہم سب کو خلوص کی دولت سے مالا مال فرما۔ آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آندھی وطوفان کا سبب اور اس کا نبوی طریقۂ کار

اس وقت آسمان وزمین کے تیور بدل چکے ہیں ایک طرف وبائی مرض (کورونا) عروج پر ہے دوسری طرف آندھی، طوفانوں کی آمد کا سلسلہ جاری ہے، ان ایام میں طوفانوں اور زلزلوں کی آمد کی جو اطلاع ومشاہدہ ہے، زمانۂ ماضی میں اتنی کثرت سے طوفانوں کی آمد کا سلسلہ نہیں تھا، دو چار ماہ نہیں گزرتے کہ ایک نئے طوفان کی آمد اور اس کے ذریعہ تباہی وبربادی کی خبریں زور پکڑتی جارہی ہیں، اخبار ورسائل میں اسی کی سرخیاں نمایاں ہوتی ہیں، اس کے ذریعہ ایک بڑی تعداد میں ملت کا جانی ومالی نقصان ہوتا ہے، لوگ تباہی وبربادی کی ایسی صورت حال میں لوگوں کے حالات دگرگوں ہوجاتے ہیں، پریشانیاں قابو سے باہر ہوجاتی ہیں، فی الفور کوئی پرسان حال نہیں ہوتا، سوائے خدائے بزرگ وبرتر کے اور کوئی سہارا نظر نہیں آتا، لوگ نقل مکانی کرنے پر مجبور ہوجاتے ہیں، اور بھی طرح طرح کے مصائب کا شکار ہوجاتے ہیں۔

بار بار حالات کا پیش آنا یہ قہر الٰہی کی علامت ہے، جو کہ دراصل انسانی کرتوتوں کا نتیجہ ہے، اور یہ بندوں کو راہ راست پر لانے کا پیش خیمہ ہوتا ہے، مگر انسان چوں کہ مشاہدہ کی دنیا کا عادی ہوچکا ہے، اور ظاہر پرستی کا دلدادہ ہونے کی بنا پر مادی نفع وضرر کو ہی نگاہوں میں سمائے ہوئے ہے، وہ آفات ومصائب اور بگڑتے حالات کا اصل سبب تلاش کرنے کے بجائے، ظاہری اسباب وعلل پر ہی تکیہ کئے رہتا ہے، مگر مذہب اسلام نے انسان کی حقیقی آنکھیں ایسے موقع پر کھولی ہیں اور انسان کو ظاہر کے ساتھ ساتھ باطنی وروحانی خزانوں کا ایک بیش بہا قیمتی ایمانی سرمایہ عطا کیا ہے، جو کہ ظاہر سے زیادہ طاقتور اور مادیت سے زیادہ قوی تر ہے۔

طوفانوں کی آمد کا سلسلہ اتنا تیز تر ہوچکا ہے کہ ایک طوفان کا اثر ابھی ختم بھی نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتا کہ دوسرے طوفان کی پیش قیاسی کردی جاتی ہے، ابھی کیرالا میں ایک بدترین طوفان آیا ،جس سے جانی و مالی ہونے والے نقصان نے اپنی تاریخ رقم کرڈالی، مالی اعتبار سے لوگ اتنے متاثر ہوئے ہیں کہ ایک ایک کوڑی کے محتاج ہو گئے ہیں، گھر کے گھر طوفان کی زد میں بہہ گئے، اور ہوائی طوفان آگے بڑھ کر گجرات میں بھی داخل ہو گیا ہے چنانچہ گزشتہ کل بھروچ، سورت، بلساڑ کے بعض علاقوں میں ایک لہر آئی جس سے کافی سے زیادہ نقصان ہوااور آج ۱۷ مئی ۲۰۲۱ کی صبح کہیں کہیں زلزلے کی خبریں بھی آ رہی ہیں۔

ان طوفانوں کا سلسلہ روز افزوں ہی بڑھتا جا رہا ہے، اور دنیا والے ان طوفانوں کو جو بھی نام دے دیں، جیسے کسی طوفان کا نام سینڈی، کسی کا نام ہیان تو کسی کا یولانڈا، تو کسی کا نام ٹو کٹے، اور اس کا سائنسی نقطۂ نظر کچھ بھی ہو، اور ظاہر پرست حضرات اس کی کچھ بھی وجہِ صدور متعین کر ڈالیں، لیکن حقیقت اور لاریب بات بس یہی ہے کہ یہ سب انسانی کرتوتوں اور اعمال بد کا نتیجہ ہے، اس لئے کہ آج بڑی تیزی سے امت کے قدم اعمال سوء کی جانب اٹھ رہے ہیں، اور معصیتِ الٰہی کی جانب تیز گامی اتنی شدت کے ساتھ بڑھ چکی ہے کہ جس کا اندازہ لگانا واقعۃً مشکل اور تخیل انسانی سے بالاتر ہے، اور گناہ کے ارتکاب میں امت اتنی زیادہ جری ہو چکی ہے کہ اپنے بزرگوں کی موجودگی اور ان کی نگاہوں کے بالکل سامنے کھلے عام غیر اخلاقی تو غیر اخلاقی بلکہ غیر فطری عمل سے بھی گریز نہیں کیا جا رہا ہے، والدین کے روبروان کی لاڈلی اولاد وہ تمام حرکتیں کر ڈالتی ہیں کہ جس کی وجہ سے ان کا سر شرم سے جھک جائے، بلکہ بسا اوقات تو ارتکاب جرم پر فخر بھی محسوس کیا جا رہا ہے اور زنا کا بازار بھی گرم ہے

جب کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں سخت آندھی چلتی یا کوئی سخت معاملہ پیش آجاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول مبارک یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کی جانب متوجہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوجایا کرتے تھے اور اللہ کی رحمت کو طلب فرمایا کرتے تھے "**كان رسول الله ﷺ اذا حزبه أمر صلى**" (ابوداؤد، حدیث نمبر: ۱۳۱۹، عن حذیفہ، باب وقت قیام النبی ﷺ) حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے حضرت ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں: جب کوئی ناگوار واقعہ پیش آجاتا تو نبیٔ اکرم ﷺ نماز کی طرف متوجہ ہوجایا کرتے تھے، اس لئے کہ نماز تمام اذکار وادعیہ کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے، نماز ہر مصیبت سے راحت دلاتی ہے، ہر غم سے خلاصی نصیب کرتی ہے، تنگیوں میں آسانی پیدا کرتی ہے، اسی وجہ سے حضور ﷺ فرمایا کرتے تھے: "**أرحنا بها يا بلال**" اے بلال نماز کے ذریعہ ہمیں راحت پہونچاؤ۔ (مرقاۃ المفاتیح: ۳/ ۱۰۹۳، دار الفکر بیروت)

بلاشبہ بارش کی گرج، بجلی کی کڑکڑاہٹ اور سمندری طوفان کا تموج اللہ کے جلال کا مظہر ہے، اور جب خدا پرست بندہ ان چیزوں سے دوچار ہو تو اسے چاہئے کہ وہ پوری عاجزی وانکساری کے ساتھ اللہ کے رحم وکرم کا طلبگار ہوجائے، اور اسی سے عافیت مانگے، اور خوب اللہ سے دعا کرنی چاہئے، یہی رسول اللہ ﷺ کا اسوہ ہے، رسول اللہ ﷺ ایسے موقع پر یہ دعا فرمایا کرتے تھے: "**أللهم لا تقتلنا بغضبك ولا تهلكنا بعذابك وعافنا قبل ذلك**" (معارف الحدیث: ۵/ ۲۴۳)

اے اللہ! ہمیں اپنے غضب سے قتل نہ کرنا، اور اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ کرنا اور ہمیں اس سے پہلے ہی عافیت بخش دینا۔

اور یہ دعا بھی حدیث سے ثابت ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَ خَيْرِ مَا فِيْهَا وَ خَيْرِ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا فِيْهَا وَ شَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ (مسلم شریف)

تیز وتند آندھیاں اور طوفان اکثر غضب الٰہی کا مظہر ہوتے ہیں، اس لئے خدا شناس بندے کو چاہئے کہ وہ ایسے وقت میں جلال خداوندی کے خطرہ کو محسوس کرتے ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی رحمت کا طلبگار ہو جائے کہ یہ ہوائیں رحمت کا سبب بنیں نہ کہ عذاب کا ذریعہ بنیں۔ ایسے موقعوں پر صدقات دے کر خوب توبہ کرنی چاہئے اور آنسوؤں کے سیلاب سے زمینی سیلاب کو ہٹانے کی کوشش کرنی چاہئے اللہ تعالیٰ معافی اور عاجزی کو بہت پسند فرماتے ہیں
اللہ تعالیٰ پوری امت کو گناہوں سے بچنے کی اور توبہ تائب ہونے کی توفیق عطا فرما کر رضا کا پروانہ نصیب فرمائے۔ آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذرا سی پی کے بہکنے لگے ہیں دیوانے

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میں لکھنا چاہتا ہوں مجھ کو رہنمائی دے
مرے خدا مجھے تھوڑی سی روشنائی دے

آغاز اس مالک کے نام سے جس نے ہمیں قرآن کریم کی رسم کے اسرار ورموز سے آگاہ فرمایا اور صلوۃ وسلام ہو اس نبی امّی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جس نے علوم وفنون کے چشمے بہا دیئے۔

کامیابی وترقی کی راہ ہر ایک پر کھلی ہے۔ اور وہ کوشش وجدوجہد کی راہ ہے، ہر دم رواں دواں رہنے کی راہ، چلتے رہنا زندگی اور رک جانا موت کے مترادف ہے، زمانہ مروت سے آشنا نہیں ہوتا جو اس کی تیز رفتاری کا ساتھ دیتا ہے اسے عروج کی منزلیں طے کراتا ہے اور جو اس کا ساتھ نہیں دے پاتا اسے روند کر وہ آگے بڑھ جاتا ہے "لیس للإنسان الا ما سعی" کا اصول، فرد ہو یا قوم، اس کی کامیابی کی شاہ کلید ہے۔ اس دارالاسباب میں جو بھی اس شاہ کلید کو اپنا لے، کامیابی اسی کے قدم چومے گی اور عروج و اقبال اسی کا مقدر بنے گا۔ روحانی اعتبار سے بیمار اور فکری اعتبار سے مریض قوموں نے بھی اپنی ان کمزوریوں کے باوجود جب جہد مسلسل، منصوبہ بندی اور پابندی وقت جیسی قدروں کو اپنایا تو ترقی اور خوشحالی کے دروازے ان پر کھل کر رہے اس لئے کہ قدرت کا نظام ہے کہ وہ کوششوں کو ضائع نہیں کرتی اور انہیں رائیگاں نہیں جانے دیتی۔ " پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ" اسلاف نے ہمیشہ انہیں مقاصد کے پیش نظر علم وفن میں ترقی اور علوم نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صیانت وحفاظت کے لئے منصوبہ بنا کر کام کرنے کی دعوت دی ہے، اور کر کے بھی دکھایا ہے جس کی بناء پر آج علوم وفنون زندہ نظر آتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہجری سن ۱۴۴۰ مطابق ۱۳ اگست ۲۰۱۸ کی رات موبائل پر گھنٹی بجی، مختصر سلام کلام کے بعد عنایت نامہ عرض ہوا کہ ۱۵ اگست بعد ظہر مادر علمی (فلاح دارین، ترکیسر) میں ایک فکری وفنی مشاورتی مجلس منعقد ہوگی، سعادت مندی کی نیت اور استفادہ کی غرض سے حاضری ہوئی۔ شیخ المقاری حضرت محمد صدیق صاحب سانسرودی دام ظلہ اور دیگر اساتذہ کرام نے پر تپاک انداز میں ملاقات فرمائی، ہم چھوٹوں پر اس قدر ہمت افزائی سے دل خوش ہوگیا، پر تکلف ناشتہ کا نظم تھا، مختلف اداروں سے تقریباً ۵۰ قراء حضرات تشریف لائے تھے، بعدہ شیخ المقاریؒ دام ظلہ نے ہر ایک سے حال احوال معلوم کرنے کے بعد بزرگوں کی روایت کو باقی رکھتے ہوئے فنی فکر کو اجاگر فرمایا اور کافی باریکیوں سے آگاہ فرمایا۔

رائیہ پڑھنے کا داعیہ

دوران گفتگو شیخ المقاریؒ حضرت قاری محمد صدیق صاحب سانسرودی دام ظلہم نے فرمایا کسی کو کوئی بات کہنا ہو تو کہے، یا کوئی نیا منصوبہ پیش کریں جو فن کے لئے مفید ہو تو اللہ تعالیٰ کا کرشمہ دیکھئے کہ ہمارے دوست قاری و مفتی یونس صاحب ٹنکاروی جو ایک قاری ہونے کے ساتھ ساتھ مفتی بھی ہیں اور زمانۂ طالب علمی سے فن قراءت سے خوب محبت فرماتے ہیں ان کے دل میں اچانک داعیہ پیدا ہوا، کھڑے ہوکر، بات پیش فرمائی کہ آج کل نیٹ پر مختلف قرآن مجید دیکھنے کو ملتے ہیں، بہت سارے کلمات کی رسم میں اختلاف دیکھنے کو ملتا ہے، چونکہ رسم ایک باریک اور اہم فن ہے، علامہ شاطبیؒ کی کتاب "رائیہ" جو بہت کم اداروں میں پڑھائی جاتی ہے، ہمارے دارالعلوم فلاح دارین میں الحمد للہ ہر دو سال کی دو جماعتوں یکجا کر کے پڑھایا جاتا ہے، رسم عثمانی چونکہ قراء ہی کا فن ہے، اگر اس طرف توجہ نہ کی گئی تو آئندہ نسلوں میں قرآن مجید کے رسم میں بہت اختلاف ہو جائے گا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لہذا پھر ایک مرتبہ از اول تا آخر "رائیہ" کتاب، حضرت الاستاد سے پڑھنا چاہیے، تا کہ حفاظت قرآن میں ہمارا بھی حصہ ہو جائے۔

ترجمانِ فن کا جواب

ایک سچا معلم و مربی گنگوتری کے مانند ہوتا ہے جس سے دریا، ندی، نالے پھوٹتے ہیں، جن کو اپنے سے زیادہ ہمیشہ فن پلانے کی فکر ہو، جنہوں نے فن تجوید و قراءت کی خدمت کو اپنا مقصود اور اپنی منزل بنائی ہو ان کا جواب کیا ہو سکتا ہے فوراً ہونٹ حرکت میں آئے اور یوں گویا ہوئے" اچھی بات ہے، ضرور! آپ حضرات مشورہ کرلو، وقت اور جگہ بتادو ہم ہر وقت تیار ہیں"۔

مشورہ اور تنفیذ

بس پھر کیا تھا! خادم القراء، مرکز اسلامی انکلیشور کے فعال و متحرک استاذ تجوید و قرأت، خطیب و امام اسٹیشن مسجد، انکلیشور (گجرات) قاری محمد زبیر صاحب آچھودی نے آنا فانا اپنی آمادگی کا اظہار کیا اور فیصلہ بھی ان کے اخلاص کی بدولت یہ ہوا کہ اسٹیشن مسجد، انکلیشور میں سبق ہوا کرے، مرکز میں ہونے کی وجہ سے دونوں طرف سے آنے جانے والوں کے لیے سفر کی سہولت ہے اور جمعہ کے دن صبح کا وقت رکھا جائے تا کہ مدارس کی چھٹی ہونے کی وجہ سے مدرسے کے اسباق وغیرہ کا بھی حرج نہ ہو، دوسرے دن قاری زبیر صاحب نے Up and Down آنے جانے والی ٹرینوں کا وقت لکھ بھیجا اور پہلی مجلس تاریخ ۲۸ ستمبر ۲۰۱۸ کو انکلیشور میں منعقد ہوئی، جس میں تقریباً ۷۰ قراء عظام نے شرکت کیں، اور ہر مجلس میں ستّر ۷۰، اسّی ۸۰ قراء عظام شرکت فرماتے رہے، یوں وقفہ وقفہ سے تقریباً چار سالوں کے عرصے میں ایک تاریخی پروگرام اور درسی مجالس کا انعقاد ہوتا رہا، اس نعمت عظمی پر ہم بارگاہِ رب ذوالجلال میں جبین نیاز خم کرتے ہیں۔ فللہ الحمد و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المنه، تہہ دل سے قاری یعقوب صاحب کوساڑی دام ظلہ، قاری زبیر صاحب اور پورے عملے کا شکریہ ادا کرنا ہمارا فریضہ ہے کہ ہر مجلس کا اہتمام، پر تکلف ناشتہ وغیرہ کا نظم فرماتے رہے، اللہ تعالیٰ اپنی شایان شان ان تمام حضرات کو بدلہ عنایت فرمائے۔ آمین

شکریہ حضرت الاستاذ!

جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا (احمد، ترمذی)

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے شکر کی ادائیگی کی تکمیل اس بات پر منحصر ہے کہ اس کے ساتھ معاملہ وفاداری کا ہو، اور ان محسنین کا جو کہ بندوں تک اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے پہنچانے کا ظاہری واسطہ اور وسیلہ بنے ہیں، ان کے شکر ادا کرنے کا جو حکم رب تعالیٰ نے دیا ہے اس حکم کی بھی پیروی کی جائے، لہذا جس نے اللہ تعالیٰ کی تابعداری نہیں کی اور اس کے حکم کی پیروی نہیں کی بایں معنی کہ اس نے اپنے ان محسنین کا شکر ادا نہیں کیا جن کے واسطے سے اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتیں اسے دی ہیں وہ خدا کا بھی ناشکرا ہے۔ "منثور الحکم" میں لکھا ہے کہ شکر کرنا نعمتوں کی قید ہے، عبدالحمیدؒ کہتے ہیں کہ جو شخص انسان کا شکر گزار نہیں ہوتا اس کو جانوروں میں شمار کرنا چاہئے، اگر کسی شخص نے اپنے محسن کا شکریہ ادا کیا اور اس پر ہونے والے احسان کو مشہور کیا (پھیلایا) تو اس نے نعمت کا حق ادا کر دیا اور احسان کے موجب کو پورا کر دیا، اب یہ نعمت اس کے شکر کے اتمام میں اس کے پاس ہمیشہ رہے گی تاکہ وہ مزید نعمت کا مستحق اور احسانات کا حقدار بن سکے۔

اساتذہ اور دیگر علمی و دینی محسنوں اور مربیوں کا ذکر خیر اور ان سے استفادہ کا اظہار اور ان کے حق میں دعائے خیر، علم کی زیادتی کا باعث ہے اور ان کی طرف سے غفلت اور اس کا اخفاء احسان فراموشی اور کفران نعمت ہے، اسلاف نے خاص طور سے اپنے تلامذہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کواس کی تاکید کی ہے۔

اندلس کے مشہور محدث ابو محمد رزق اللہ بن عبدالوہاب تمیمیؒ نے ایک مرتبہ اپنے شاگردوں کو مخاطب کر کے فرمایا "یقبح بکم ان تستفیدوا منا ثم تذکرونا ولا تترحموا علینا" یعنی تمہارے حق میں یہ برا ہے کہ ہم سے علمی و دینی فائدہ حاصل کرتے ہو اور ہم کو یاد کر کے ہمارے حق میں دعائے خیر نہیں کرتے۔ لہذا ہم خدام و شاگرد، شیخ المقاری حضرت الاستاذ دام ظلہ کے تہہ دل سے ممنون کرم ہیں کہ اہل مدارس کے لئے جمعہ کا دن آرام و ستانے اور ہفتہ کے کام کا دن ہوتا ہے، اپنی مشغولی، بعض ضروری اسفار کو ترک فرما کر درسگاہ جیسی اہمیت دے کر از اول تا آخر کتاب پڑھا کر ایک تاریخ رقم کر دی، نیز پڑھنے والے قراء عظام جو مختلف اداروں سے کشاں کشاں تشریف لے آتے ان کا بھی بہت بہت شکریہ کہ اس کار خیر اور فنی اشاعت میں حصہ لیا، ان شاء اللہ، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ قربانی رنگ لائے گی، اور نجات کا ذریعہ بنے گی۔ آمین

تعارفِ عقیلہ

قرآن مجید وہ عظیم الشان کتاب ہے، جس کا ہر پہلو ایک چیلنج اور معجزہ ہے۔ تمام کلماتِ قرآنیہ اپنی کتابت، تلاوت اور بیان میں معجزہ ہیں اور کتابت کا اعجاز، کلمات کی بناوٹ میں کمی و زیادتی سے ظاہر ہوتا ہے۔ بعض حروف کتابت میں موجود ہوتے ہیں مگر پڑھے نہیں جاتے، اسی طرح بعض حروف لکھے نہیں ہوتے مگر پڑھے جاتے ہیں۔ معروف قواعد املائیہ کے خلاف کلمات قرآنیہ کی کتابت بھی رسم قرآنی کا ایک اعجاز ہے جو اپنے اندر متعدد حکمتوں اور اسرار و رموز کو سموئے ہوئے ہے۔

کلماتِ قرآنیہ کا ایک بڑا حصہ تلفظ کے موافق مکتوب ہے، لیکن چند کلمات ایسے بھی ہیں جو تلفظ کے خلاف لکھے ہوئے ہیں۔ قرآن مجید کا موجودہ رسم "رسم عثمانی" ہے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسم عثمانی توقیفی ہے لہذا اس میں تبدیلی کر کے قواعد املائیہ کے موافق لکھنا جائز نہیں ہے۔

ہمارے اسلاف نے رسم عثمانی کی حفاظت کے لیے بے شمار کتابیں تحریر فرمائیں، چنانچہ سب سے پہلے ابن عامر شامیؒ نے کتاب لکھی، اس کے بعد امام کسائیؒ نے بھی ایک کتاب تصنیف فرمائی، کتابوں کو نظم کرنے کا رواج بہت کم تھا، علامہ شاطبیؒ نے علامہ دانیؒ کی کتاب جس کا نام "التیسیر" ہے اس کو نظم کیا، اس نظم والی کتاب کو "حرز الامانی ووجہ التھانی" معروف بہ شاطبیہ کہتے ہیں، جس کے ہر شعر کو لام پر ختم کرنے کا اہتمام فرمایا گیا ہے اس لئے اس کا نام "قصیدہ لامیہ" بھی ہے، اسی طرح علامہ دانیؒ ہی کی ایک کتاب بنام "المقنع" کو آپ نے نظم فرمایا جس کا نام "عقیلہ اتراب القصائد فی اسنی المقاصد" معروف بہ" رائیہ" ہے جس کے ہر شعر کو "راء" پر ختم فرمایا اس لئے اسے "رائیہ" کہتے ہیں۔ یہاں یہ بات بتاتا چلوں کہ بعضوں نے مطلقاً کہا ہے کہ یہ رائیہ، مقنع کا مضمون ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ المقنع دو ہیں (۱) المقنع کبیر (۲) المقنع صغیر۔ یہ رائیہ المقنع کبیر کی نظم ہے۔ رائیہ کتاب ۲۹۸ اشعار پر مشتمل ہے۔ الحمد للہ استاد مکرم نے پوری کتاب پڑھائی۔

انداز درس

استاذ محترم کے انداز درس اور فنی کمالات کو اور تدریسی خصوصیات پر کچھ لکھنا سورج کو چراغ دکھانے کی مانند ہے، مگر جائز مقاصد کے پیش نظر چند باتیں جو راقم نے محسوس کیں تحریر کرتا ہوں۔

(۱) کسی بھی شخصیت کے فنی کمال کا اندازہ اس کی تحریر وتقریر سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے اور جب تدریسی سلسلہ جاری ہو تو مزید سمجھا جاسکتا ہے کہ اس شخص کی فن پر کتنی گہری نظر ہے اور فن کے مہمات مسائل پر اس کی کیسی گرفت ہے، حضرت الاستاذ کے درس سے یقینا محسوس ہوتا رہا کہ فن تجوید وقراءات کیا مقام رکھتا ہے، اگر یہ کہا جائے تو بالکل بجا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوگا کہ ہندوستان کے قراء کرام کی فہرست اگر تیار کی جائے تو استاذ مکرم سرفہرست نظر آئیں گے، وسعت مطالعہ، فن میں گہرائی اور گیرائی، دقیق سے دقیق مسائل پر پوری نظر آپ کا وصف امتیازی ہے۔

(۲) حضرت الاستاذ کے درس کا انداز نہایت جامع اور مانع، مشکل سے مشکل مسئلہ بھی سہل انداز میں ایسا بیان فرماتے ہیں کہ ایک ادنیٰ صلاحیت کا مالک بھی اچھی طرح سمجھ جائے، اور یہی ایک ماہر فن کا کمال ہوتا ہے۔

(۳) ایک قابل قدر بات یہ کہ فن سے محبت و تعلق کا عالم یہ ہے کہ قدردانوں کے لئے سب کچھ نچھاور کردیتے ہیں۔

(٤) افراد سازی آپ نے اپنے بزرگوں سے وراثت میں حاصل کی ہے، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ تلامذہ کی ایک بڑی جماعت اس فن شریف کی خدمت میں سرگرم عمل ہے۔

درس کی چاشنی

فن اور چیز ہے اور فنکار (شخصیت) اور، فن کو شخصیت سے توانائی اور توثیق ملتی ہے، فن ٹکنکل اور مکنکل ہوتا ہے، اور شخصیت عطیہ الٰہی ہوتی ہے، شخصیت کا کارنامہ یہ ہے کہ وہ معمولی کو غیر معمولی بنادے۔

"صحرا کو مسکرا کے گلستاں بنادے" دروس کا سلسلہ شروع ہونے سے پہلے حضرت الاستاذ دام ظلہ مصر تشریف لے گئے تھے، وہاں صاحب کتاب علامہ شاطبی رحمۃ اللہ علیہ سے روحانی ملاقات ہوگئی، علامہ شاطبی کے مزار پر حاضر ہوکر فاتحہ خوانی کے بعد تلاوت فرمائی اور تقریباً نصف گھنٹہ مراقبہ کی شکل میں بیٹھے رہے، برکتیں، رحمتیں ضرور حاصل کیں، بعدہ اتفاقاً آدھا یا ایک سال بعد یہ رائیہ کے دروس کی پیش کش ہوئی، یقیناً دروس میں محسوس ہوتا تھا کہ علامہ کے مزار کی برکتیں انڈیلی جارہی ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں ان برکتوں کو حاصل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے والا بنا دے۔

درس رائیہ کی چند جھلکیاں

عبارت فہمی اور تشریح ایسی ہوا کرتی تھی، خاص کر بعض کلمات قرآنیہ کی رسم پر نکات کے بیان سے سامعین خوش ہوجاتے، ان میں سے دو تین پیش کردوں۔

(۱) رسم میں حرف کے حذف کی مثال آیت کریمہ... "ان الحسنت یذھبن السیئات" لفظ "الحسنٰت" قرآن مجید میں تین مرتبہ واقع ہوا ہے، تینوں مرتبہ حذف الف سے لکھا گیا ہے۔ اس کے بالمقابل "السیئات" الف کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ ان دونوں کلمات کی حکمت یہ ہے کہ "حسنٰت" بدون الف لکھا گیا جس کی وجہ سے "نون اور تاء" مل گئے جو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ نیکی اگرچہ قلیل ہو لیکن انسان کے ساتھ ملصق رہتی ہے، جدا نہیں ہوتی۔ اس کے برعکس "السیئات" کا الف کے ساتھ لکھنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ برائی ہمیشہ انسان کے ساتھ نہیں رہتی۔ توبہ سے زائل ہوجاتی ہے۔ گویا الف فاصلہ (جدائی) بتانے کے لئے ہے۔

(۲) حرف کی زیادتی کی مثال لفظ "اوریکم" دو طرح واقع ہوا ہے، ایک ہمزہ کے بعد واو کی زیادتی اور دوسرا ہمزہ کے بعد واو کے بغیر آیت کریمہ ساوریکم دار الفاسقین میں واو کی زیادتی اللہ تعالیٰ کی عظمت وشان پر دلالت کرتی ہے۔ جبکہ آیت کریمہ "قال فرعون ما اریکم الا ما اری" میں غور وفکر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اریکم کا تعلق فرعون کے ساتھ ہے تو بغیر واو کے لکھا گیا یہ بتانے کے لئے کہ فرعون کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ گویا حرف کی زیادتی علوّ شان کا اظہار کرتی ہے اور حرف کی کمی ذلت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

(۳) حرف کی زیادتی کی ایک اور مثال سورۂ قریش میں ایلاف * الاف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

* بالیاء اور بلا یاء دونوں طرح مرسوم ہے۔ اس کی حکمت یہ ہے کہ **ایلاف** بمعنی موانست، محبت ومودت، خاندانِ قریش گرمیوں میں شام اور سردیوں میں یمن تجارت کے لئے جایا کرتے تھے، قریش چونکہ بڑا خاندان اور کعبۃ اللہ کے خادم تھے تو خاندانی عزت کے پیش نظر لوگ جلدی قریش سے مانوس ہو جاتے تھے تو "**الاف**" بغیر یاء کے لایا گیا جو محبت کرنے میں سرعت کو بتاتا ہے، جس کا اظہار لکھائی میں بھی یاء کے حذف سے کر دیا۔ جبکہ قریش اتنا جلدی کسی سے مانوس نہیں ہوتے تھے۔ کسی سے متاثر ہونے میں دیر لگاتے تھے تو لکھائی میں یاء لے آئے جو موانست کی تاخیر پر دلالت کرتی ہے۔

(٤) حذف یاء کی مثال کلمہ "**ابراھم**" ھاء کے بعد بالیاء اور بلا یاء دونوں طرح مرسوم ہے۔ سورہ بقرہ میں **ابراھم** بغیر یاء کے اور دیگر سورتوں میں بالیاء ہے تو اس کی حکمت یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ۸۶ سال کی عمر میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی شکل میں ایک ہونہار لڑکا عطا فرمایا تو جن آیات میں اسماعیل علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے کا ذکر ہے ان آیات میں بغیر یاء کے اور جن آیات میں پیدائش کے بعد کا تذکرہ ہے ان آیات میں یاء کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ گویا بغیر یاء افراد کی کمی اور بالیاء افراد کی زیادتی پر دلالت کرتی ہے۔

آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مکمل درس کی کیا کیفیت رہی ہوگی اور اسرار و حکم کے کیسے کیسے لعل وجواہر اسباق میں بکھیرے ہوں گے۔ فکر، تحریر کی نہیں پیغام کی ہے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہم شاگردوں کو اپنے ان اساتذہ کرام کی قدردانی کی توفیق بخشے، ان سے خوب استفادہ کے مواقع عطا فرمائے، ہمارے ان اساتذہ اور بزرگوں کا سایہ ہم پر تادیر بعافیت قائم ودائم رکھے۔ ان مجالس کے انعقاد کرنے والے اور اس کے لیے دامے، درمے، سخنے، قدمے، کسی بھی نوع کا تعاون کرنے والوں کو رب تعالیٰ دارین میں بہترین بدلہ عنایت فرمائے۔ آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹنکاریہ میں نوجوانوں کے کیمپ سے متعلق دلی جذبات

عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے ان کو اپنی منزل آسمانوں میں

کسی کتاب میں پڑھا تھا کہ نوجوان ملت کے "کُل" کے جزو ہیں، نوجوانوں کو کُل سے الگ ہٹ کر زندگی بسر نہیں کرنی چاہئے۔ ان کی تمام صلاحیتیں سارا سرمایۂ حیات، پوری متاع زندگی، ملت کے اجتماعی نظام کی تحویل میں رہنی چاہئے۔ راز حیات ملت کی ہمنوائی میں ہے۔

یہ محض جذباتی عقیدت کی وجہ سے نہیں، زندگی کا اصول یہ ہے کہ انسانی صلاحیتیں سازگار ماحول میں نہایت عمدگی سے نشونما پاتی ہیں اور اگر انہیں نامساعد معاشرہ میں دن گزارنے پڑیں تو وہ مفلوج ومسلول ہو کر رہ جاتی ہیں۔

الحمدللہ ٹنکاریہ (بھروچ) جو ایک انقلابی وتاریخی گاؤں سمجھا جاتا ہے اور علماء کرام کی بستی شمار ہوتی ہے، گزشتہ کل ۲۳ اکتوبر ۲۰۲۲ بروز اتوار صبح سے شام جامع مسجد میں علماء کرام نے نوجوانوں میں دینی بیداری پیدا کرنے اور دینی مسائل کی معلومات کے لئے ایک کیمپ کا انعقاد کیا تھا جس کے بہت اچھے نتائج سامنے آئیں ہیں۔

الحمدللہ تقریباً اطراف وجوانب کے ۳۰۰ نوجوانوں نے شرکت کی اور اس نوعیت کا یہ پہلا پروگرام تھا، جس میں مختلف اساطین علم وفن کے بیانات اور سوالات کا سلسلہ رہا۔ جس پر گاؤں کے تمام علماء کرام کی ٹیم بہت ہی مبارکبادی اور شکریہ کے لائق ہیں اور اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ اگر خدمت گزار ساتھی حضرات کی خدمات میسر نہ ہوتیں تو شاید یہ ممکن نہ تھا۔ مکمل پروگرام بعد میں آڈیو کی شکل میں نشر کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ہر ہونے والے بیانات کو اور ہر ایک کی خدمت کو قبول فرما کر امت کے لئے نافع وانفع بنائے اور ساتھ ساتھ عمل کرنے والا بنائے۔ آمین یارب العالمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فلسفہ عید

آج کا دن عید کا ہے زندگی غم و مسرت کی چھاؤں کا نام ہے جس میں ان گنت جھمیلے ہوتے ہیں کبھی صبح زندگی، کبھی شام زندگی اور کبھی تپتی دوپہر والی آلام زندگی عید کے مبارک دن کا فلسفہ ہی یہ ہے کہ زندگی کے گرد فضاؤں میں خوشیاں بکھیری جاءیں، مسرتیں بانٹی جاءیں کہ زندگی کا ٹینشن، فکر اور بوجھ ہلکا تو ہو اس لئے اظہارِ مسرت کا یہ موقع ہے اور مبارک مبارک کی صداکاری اس دن کا ایک پر کیف وظیفہ ہے تمام احباب کو عید مبارک نیک تمناؤں کے ساتھ اور دعاؤں کی التجا کے ساتھ۔

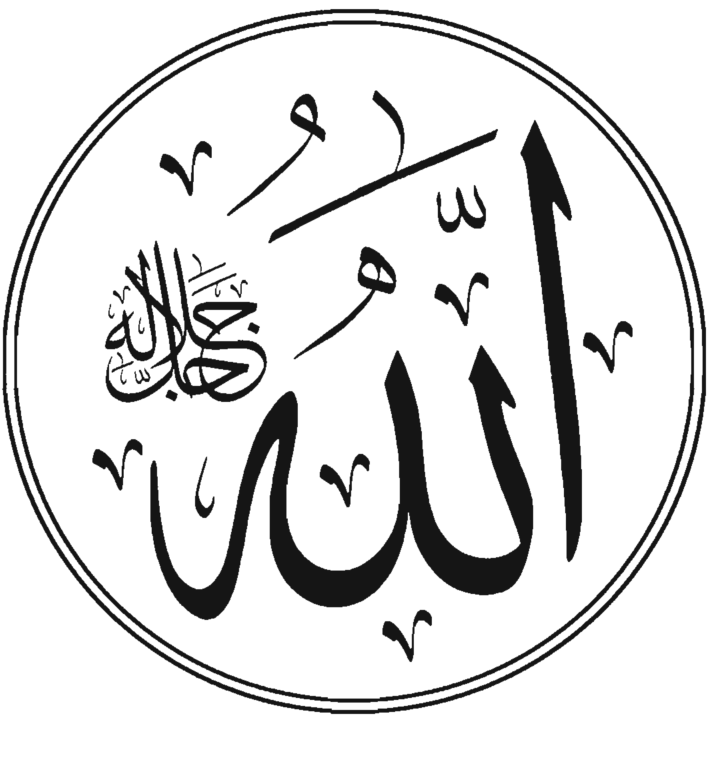

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عیدالاضحیٰ، عہد وفا کا دن

اے اللہ میں حاضر ہوں، میری جان، میرا مال، میری زندگی، میری تمنائیں، میری خواہشیں اور میری آرزوئیں سب حاضر ہیں عیدالاضحیٰ کے آتے ہی کئی یادیں، جذبے اور ولولے انگڑائیاں لے کر تازہ ہو جاتے ہیں، عشق و وفا کے سرمدی زمزموں کی صدائے بازگشت چہار سو سنائی دیتی ہے، فرزندان توحید کو اجتماعیت کا سبق یاد دلانے والا حج کے روح پرور اجتماع کا منظر سامنے آتا ہے، راہ وفا میں فانی دنیا قربان کرنے کا ایمان افروز موسم ہر سمت چھا جاتا ہے، ایثار و قربانی کا احساس نشوونما پاتا ہے اور تاریخ ابھرا بھر آتی ہے، جب بطحا کی بے آب و گیاہ وادی میں ایک مقدس ہستی نے اپنی اہلیہ اور اپنے جگر گوشے کو اللہ کے حوالے کر کے رخت سفر باندھا اور اس کی فرشتہ صفت اہلیہ کو معلوم ہوا کہ یہی اللہ کا حکم ہے تو وہ سرِ طاعت خم کرتی ہوئی کہنے لگیں: "جس حاکم کے حکم کی تعمیل ہو رہی ہے، وہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔" لختِ جگر کی پیاس کی بیتابی نے ماں پر بے چینی کا ایسا عالم طاری کیا کہ وہ دیوانہ وار دوڑتی رہیں چنانچہ زم زم جاری کر دیا بلا شبہ ایمان کی قوت، نا قابل شکست اور اس کے برگ و بار کی یادگاریں لافانی ہوتی ہیں۔

معمار حرم حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کی پاک باز زندگی کے قدم قدم پر ایمان و یقین کی ان گنت نشانیاں فکر و وجدان کی تاریک راہوں کو روشن کرتی اور بھٹکے ہوئے آہو کو سوئے حرم کا پتہ دیتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان کو ایمان و یقین سے بڑھ کر کوئی قوت، کوئی طاقت اور کوئی تسخیر آج تک حاصل ہوئی، نہ ہو سکے گی اللہ تعالیٰ کی ذات پر غیر متزلزل یقین ہی ڈوبتی کشتی کو ساحل عطا کرتا ہے۔

یہ کوئی جذباتی لفظوں کی ہیرا پھیری یا انشاء پردازی کا بے حقیقت غلغلہ ہرگز نہیں، بلکہ دلوں کو گرمانے اور روح کو وجد میں لانے والی یقین و ثبات کی یہ داستانیں تاریخ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چپے چپے پر بکھری پڑی ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے گئے تو وہ گلزار میں ڈھل کر انداز گلستاں پیدا کر گئی۔ ان کی آزمائش کا ایک مشکل ترین مرحلہ اکلوتے فرزند کی قربانی کا تھا، امام رازی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں کہ شیطان نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس موقع پر تین مرتبہ بہکانے کی کوشش کی لیکن آپ نے ہر بار سات کنکریاں مار کر اسے بھگا دیا، وفا اور سر تسلیم خم کرنے کی اس تاریخ ساز کامیابی کی یادگار کے طور پر وادیٔ منیٰ میں حجاج کرام ہر سال اس کی یاد تازہ کرتے ہیں۔ عیدالاضحیٰ میں قربانی کی یہ سنت ابراہیمی بھی اسی وقت سے چلی آ رہی ہے، حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ استطاعت کے باوجود جو شخص قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کا رخ نہ کرے اور ان تین دنوں میں قربانی سے بڑھ کر کوئی دوسرا نیک عمل اللہ کو محبوب نہیں۔ مغرب سے متاثر ہونے والے بعض جدید ذہنوں میں قربانی سے متعلق یہ شبہ پایا جاتا ہے کہ جانور ذبح کرنے کے بجائے وہ رقم کسی غریب مسکین کو دی جائے تو اس کا بھلا ہوگا، غریب کے ساتھ ہمدردی کا یہ جذبہ اپنی جگہ، لیکن ایک عبادت کو اس جذبے کی بھینٹ چڑھانے کا مطلب اپنی سوچ، اپنی رائے اور اپنی فکر کی غلامی کے سوا کچھ بھی نہیں، رب کی بندگی کا تقاضا یہ ہے کہ جو حکم دیا گیا اس کی تعمیل کی جائے، یہاں آ کر بعض اور کورنگاہ نام نہاد دانش ور راہ راست سے بھٹک جاتے ہیں وہ شریعت کے ہر حکم کو عقل کی کسوٹی سے پرکھتے ہیں

ہاں اسلام ان تمام فتنوں اور سمتِ مخالف سے چلنے والی آندھیوں کے باوجود قیامت تک باقی رہنے والا دین برحق ہے، لبیک لبیک.... اے اللہ میں حاضر ہوں، میری جان، میرا مال، میری زندگی، میری تمنائیں، میری خواہشیں اور میری آرزوئیں سب حاضر ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خواب شرمندۂ تعبیر اور ختم بخاری شریف

پھول کھلے ہیں گلشن گلشن رنگ میں ڈوبا صحن چمن ہے
عشق نبی میں نغمہ سرا ہے ختم بخاری اللہ

قرآن مقدس کے بعد تشریع کا دوسرا سب سے اہم ماخذ لسان نبوت سے صادر ہونے والے فرامین وارشادات ہیں، جن کے بارے میں وحیٔ الٰہی خود ناطق ہے "وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی" اور جس طرح قرآن مقدس کے الفاظ و کلمات کی حفاظت کا وعدہ ہے اسی طرح اس وعدۂ ربانی میں قرآن کریم کے معنی (احادیث) بھی شامل ہے اور اللہ پاک نے حدیث کی نشر و اشاعت غالیوں کی تاویل اور مبطلین کی تحریف سے حفاظت کے لئے ہر دور میں ایسے رجال کار پیدا فرمائے، جنہوں نے فن منیف کی زبردست خدمات اور ایسے محیر العقول کارنامے انجام دیئے جنہیں اللہ پاک کے فضل خاص اور حفاظت حدیث کے لئے اس کے قائم کردہ غیبی نظام کا ہی کرشمہ قرار دیا جاسکتا ہے ہمارے ملک کی خوش قسمتی رہی کہ ابتدا ہی میں کلام نبوت کی روشن کرنوں سے اسے ضیاء بار ہونے کا موقع ملا، اور بتدریج گجرات سمیت ملک کے کئی خطوں میں مراکز حدیث قائم ہوتے گئے، جن میں سے ایک دار العلوم فلاح دارین، ترکیسر، گجرات کی بافیض درسگاہ بھی ہے، اس کی مسند حدیث پر ہمیشہ باکمال افراد ہی فائز رہے۔ الحمد للہ

علم حدیث کے نہایت قدر و منزلت کے حامل عظیم محدث حضرت مرحوم شیخ یونس صاحب رحمہ اللہ کے شاگرد رشید اور اجل خلفاء میں خلماء میں سے ایک استاذ گرامی قدر مشفق و مربی حضرت اقدس مولانا یوسف صاحب ٹنکاروی مدظلہ ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے زبان ہوشمند، صاف دل اور مطالعۂ کتب کا خاص ملکہ عطا فرمایا ہے۔ حضرت مولانا شیخ یوسف صاحب دام ظلہ کو آج ۱۸ رجب المرجب مطابق ۲۰ فروری ۲۰۲۲ صبح مادر علمی میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلی مرتبہ بخاری شریف کا آخری درس دینے کا موقع ملا، جس پر خوب خوب مبارک بادی پیش کی جاتی ہے، جیسا کہ حضرت ہی نے تحدیث نعمت کے طور پر دوران درس فرمایا کہ ہمارے ایک ساتھی نے ششماہی کے موقع پر خواب دیکھا تھا کہ مرحوم حضرت شیخ الحدیث جونپوری رحمۃ اللہ علیہ دار العلوم میں تشریف فرما ہیں اور سامعین میں اساتذہ، طلبہ اور مہمان وغیرہ لوگ موجود ہیں لیکن حضرت مرحوم شیخ یونسؒ شیخ یوسف ٹنکاروی دامت برکاتہم کے حلیہ میں نظر آرہے تھے۔ ہوسکتا ہے خواب میں آج کے اس پُرمسرت دن کا اشارہ دیا گیا ہو۔

مذکورہ خواب بیان فرماتے ہوئے جو الفاظ استعمال فرمائے وہ یہ تھے کہ" ہمارے ایک دوست نے خواب دیکھا" حالانکہ وہ دوست نہیں بلکہ وہ شاگرد رشید حضرت الاستاد قاری عبد العزیز صاحب فلاحی زید مجدہ ہیں لیکن انداز بیان میں حضرت مولانا یوسف دامت برکاتہم کا تواضع چھلکتا ہے۔ نیز اور ایک خواب بیان فرمایا کہ ہماری ایک بچی نے خواب دیکھا کہ دو چڑیا آسمان میں "**سبحان اللہ وبحمدہ، سبحان اللہ العظیم**" کے الفاظ لکھ رہی تھیں، جس سے یہ تعبیر سمجھ میں آرہی تھی کہ امام بخاری نے یہ آخری باب میں "**ونضع الموازین القسط**" سے آخرت کی یاد دلائی ہے، جس سے کچھ خطرہ محسوس ہو رہا تھا کہ شاید اب بساط الٹنے کا وقت آگیا ہے، دوسرے دن حضرت الاستاد قاری محمود الحسن صاحبؒ کے انتقال کی خبر آئی تو فوراً محسوس ہوا کہ چڑیوں کا آسمان میں لکھنا اسی قاری صاحب کی رحلت کا اشارہ تھا۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ استاد محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا یوسف صاحب ٹنکاروی مدظلہ کو بعافیت عمر نوح عطا فرمائے نیز حضرت الاستاد قاری محمود الحسن صاحب نیز دیگر تمام اساتذۂ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور موجود تمام اساتذہ کو صحت عافیت سلامتی کے ساتھ رکھے اور مادر علمی کو دن دوگنی ترقیات سے نوازے اور نظر بد سے بچائے۔ آمین ثم آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۵ اگست یوم آزادی

۱۵ اگست کا دن ملک کے سپوتوں کو یاد کرنے کا دن ہے، ۱۵ اگست شہیدوں کی قربانیوں کو موجودہ باشندوں کے سامنے پیش کرنے کا دن ہے، ۱۵ اگست شہیدوں کی روحوں کو سلام اور وظائف کا نذرانہ پیش کرنے کا دن ہے، ۱۵ اگست ہمارے وطن کی آزادی کا دن ہے، لہٰذا تمام ملک کے باشندوں کی خدمت میں یوم آزادی کی پر خلوص مبارک باد، ہم اُس آزاد ملک میں سانس لے رہے ہیں، جس ملک کی آزادی کو سونے کے طشت میں سجا کر ہمیں نہیں دی گئی بلکہ جان و مال، عزت و آبرو، گھر بار کی قربانی دے کر جان کا نذرانہ پیش کیا گیا تھا، ہزاروں مسلمانوں، علماء، ہندوؤں، سکھوں اور عیسائیوں کی قربانیوں کو کسی بھی طرح فراموش نہیں کیا جا سکتا کہ انہوں نے سب سے پہلے اس ملک کی آزادی کے لئے آواز لگائی تھی اور انہوں نے اپنے آپ کو اس ملک کی آزادی کے لئے قربانی کے مراحل سے گزار کر دار و رسن کو اپنے لبوں سے چوم لیا تھا، تختۂ دار پر لٹکائے گئے، مالٹا کی جیل کی تنگ و تاریک کوٹھریوں میں بھی انہوں نے وطن کی محبت کے ترانے گائے اور ظلم و ستم اور دار و رسن کے ہر مرحلے سے یہ کہتے ہوئے کامیاب گزرے۔

سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے
دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے

یا یہ کہ ہمارا کام یہ ہو کہ ''جلاتے چلو چراغ جہاں تک یہ ستم کی سیاہ رات چلے''

بھائیو! ہم ایک آزاد ملک میں سانس لے رہے ہیں، آزادی کی نعمت پر جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہیں۔

لیکن اس وقت کے حالات کو دیکھ کر دل بے قرار اور آنکھیں اشک بار ہو جاتی ہیں۔ ماب لنچنگ، دہشت گردی، ظلم و تشدد اور بربریت کے مناظر اس ملک میں بسنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے ہر انصاف پسند لوگوں کو بے چین کر دیتے ہیں۔

یہ سب چیزیں دیکھ اور سن کر بے اختیار کہنا پڑتا ہے کہ ہم اس ملک کی آزادی کے باوجود گویا غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔

یادرکھئے کہ ظلم وتشدد اور نفرت خاندانوں کو، ملک کو اور بستیوں کو تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔

او بھارت کے باشندوں! اپنے آپ کو اور ملک میں بسنے والے لوگوں کو دہشت گردی سے دور رکھو، محبت کے پیغام کو عام کرو، نفرت سے اپنے آپ کو دور رکھو، اس ملک کی تہذیب کی حفاظت کرو، شر پسند عناصر کے جال میں پھنس کر آپس کی محبت و مروت کو فراموش نہ کرو۔

ہم بتا دینا چاہتے ہیں کہ مسلمانوں نے اس ملک سے پہلے بھی محبت کی تھی، آج بھی محبت کر رہے ہیں اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔ان شاء اللہ

اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں: یا اللہ! اس ملک کی حفاظت فرما اور وہ شر پسند عناصر جو ملک کی سالمیت کو برباد کرنا چاہتے ہیں ان عناصر کا خاتمہ فرما اور ملک چلانے والوں کو صحیح نشانِ راہ عطا فرما، وما توفیقی الا باللہ۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

آخری ہچکی

ہماری موجودہ دنیا اور آخرت کی دنیا کے درمیان موت کی غیر یقینی دیوار حائل ہے ہر آن یہ اندیشہ ہے کہ موت اس دیوار کو توڑ دے اور اس کے بعد آخرت کے سنگین حقائق بے پناہ سیلاب کی طرح ہمارے اوپر پھٹ پڑیں اس وقت کوئی زور اور لفظی بازی گری کام نہ آئے گی آدمی بالکل بے سہارا ہو کر اپنے مالک کے سامنے کھڑا ہو گا وہ تمام لوگ جہنم میں ڈال دیے جائیں گے جو دنیا کی خوش نمائیوں میں اس طرح گم تھے کہ کوئی نصیحت کی بات سننے کے لئے تیار ہی نہ ہوتے تھے صرف وہ شخص بچے گا جس نے مالک کائنات کے سامنے پیش ہونے سے پہلے تیاری کی ہو گی سب سے زیادہ غافل وہ شخص ہے جو موت کو فراموش کئے ہوئے ہے سب سے زیادہ بے سہارا وہ ہے جو دنیوی اسباب کو اپنا سہارا سمجھے ہوئے ہے حالانکہ یہ سہارے آخرت میں مکڑی کے جالے سے بھی زیادہ کمزور ثابت ہونگے قال رسولُ اللهِ ﷺ أکثروا ذکر هاذم اللَّذات الموت (رواه الترمذي، والنَّسائي، وصحَّحه ابن حبَّان) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لذتوں کو توڑ دینے والی چیز موت کو بکثرت یاد کیا کرو اللہ تعالیٰ ہم کو ہمیشہ موت کو یاد کرنے کی توفیق عنایت فرمائے اور موت سے پہلے موت کی تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

زندگی ایک سوال ہے جس کا جواب موت ہے
موت بھی ایک سوال ہے جس کا جواب کچھ نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اے رونقہائے محفل ما!!

الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب

جھکایا سر نہ اپنا شہرت وانعام کی خاطر
جیئے بھی کام کی خاطر مرے بھی کام کی خاطر

حضرت ناظم صاحبؒ پر کچھ لکھنا اور وہ بھی چند الفاظ میں، ایک نگینہ، ایک متقی، ایک مدبر، ایک ناظم، ایک غمخوار ایسے موقعوں پر مشکل یہ پیش آتی ہے کہ کس پہلو کو اجاگر کیا جائے اور کس سے احتراز کیا جائے بہرحال چل مرے خامہ بسم اللہ۔

کئی روز سے جس سانحہ کا کھٹکا لگا ہوا تھا وہ بالآخر پیش آکر رہا، دنیا ہی فانی ہے اور ایک دن جان سب کی جانی ہے حضرت قاری عبدالحئی صاحبؒ بھی وہاں چلے گئے جہاں ایک نہ ایک روز سب کو جانا ہے اور زمین اوڑھ کر سو جانا ہے آج وہ، کل ہماری باری ہے۔

لیکن قاری صاحب کی موت ایک فرد کی نہیں بلکہ فرد فرید کی موت ہے ایک ناظم کی موت ہے ایک مدبر کی موت ہے قسام ازل نے جس کو صرف بیدار مغز ہی نہیں بخشا تھا بلکہ اس کے سینہ میں دل دردمند بھی رکھا تھا۔

زندگی، زندگی ہے، صرصر ہے اور صبا ہے، ساحل ہے اور طوفان ہے، یاس کا بھنور ہے اور آس کی شادمانی ہے اسے شکایتوں اور شکوؤں کے دوش پر گزاریں یا صبر وشکر کے ساتھ طے کریں خوشی اور غم کے ہجوم میں گزرنے والی زندگی نے گزرنا ہوتا ہے اور گزر جاتی ہے زندگی کا اصول ہے وہ جس قدر بڑھتی ہے اسی قدر گھٹتی ہے یہ زندگی کی خودفریبی ہے کہ وہ گھٹنے میں اور کم ہونے میں خوشی کے روزن تلاشتی ہے زبان رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معجزاتی تعبیر مالي وللدنيا ما أنا والدنيا الا كراكب استظل تحت شجرة ثم راح وتركها (میری اور دنیا کی مثال اس مسافر کی طرح ہے جو کسی درخت کے نیچے چھاؤں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں بیٹھے کچھ دیر ستائے اور پھر اسے چھوڑ کر چل پڑے) زندگی کا سب سے بڑا انمول تحفہ ایمان پر خاتمہ ہے ہمارے مرحوم قاری صاحب بھی شہادت کی موت پا گئے۔

"کل نفس ذائقة الموت" ہر ذی روح کو موت کا مزہ چکھنا ہے یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا ایک عام شخص سے لے کر بڑے سے بڑا ملحد نام نہاد دانشور بھی انکار نہیں کر سکتا ایک طرف موت ایک اور حقیقت ہے جس سے کسی کو مفر نہیں لیکن دوسری طرف یہ بھی کس قدر تلخ حقیقت ہے کہ انسان عملی سطح پر موت سے بڑی حد تک غافل رہنے کا ثبوت فراہم کرتا رہتا ہے اسلام نے انسانوں کو اپنی موت کو یاد کرتے رہنے کی دعوت دی ہے اور سچی بات یہ ہے کہ اگر انسانی معاشرے کا اپنی موت کو یاد کرتے رہنے کا مزاج بن جائے تو دنیا سے فتنہ وفساد کا قلع قمع ہو جائے انسان آخرت رخی زندگی گزارنے لگے تو دنیا جنت نظیر بن جائے اپنے ساتھ اٹھنے بیٹھنے اور رہنے سہنے والا کوئی انسان جب موت سے ہم کنار ہوتا ہے تو تھوڑی دیر کے لئے ہی سہی انسان کو اپنی موت یاد ضرور آتی ہے بزرگوں نے سچ کہا ہے کہ جب انسان کسی کا جنازہ دیکھے تو وہ یہ تصور کرے کہ یہ دوسرے کا نہیں بلکہ خود اس کا جنازہ ہے یہ تصور اس میں آخرت کی یاد کا اور اللہ کے خوف کا احساس پیدا کرتا ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ "انما الاعمال بالخواتیم" چنانچہ حسن خاتمہ ہی اصل ہے زیر نظر مضمون اسی خیال سے نذر قارئین ہے کہ حضرت قاری عبدالحئی صاحب کے سفر آخرت کا تذکرہ ہماری اپنی موت کو یاد کرنے کا سبب بنے ایمان پر خاتمہ کی فکر اس کے لئے دعاؤں کی ہمیں توفیق ہو اور ہمارے اندر اللہ کے حضور پیشی اور جوابدہی کا احساس پیدا ہو جائے۔

تعلیم وتربیت

مرحوم نے عالی پور مکتب میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ مفتاح العلوم تراج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں حفظ مکمل کر کے گجرات کا عبقری ادارہ دار العلوم فلاح دارین ترکیسر کی راہ لی وہاں عالمیت کے ساتھ ساتھ خصوصی طور پر تجوید کو اپنا ہمیشہ کا مشغلہ بنایا چنانچہ آپ نے بڑی محنت سے تجوید کو ماہرین فن سے حاصل کیا آپ کے اساتذہ میں حضرت مرحوم قاری عباس دھرمپوریؒ حضرت قاری صالح صاحب جوگواڑی ادام اللہ فیوضھم حال مقیم کناڈا اور حضرت مرحوم قاری رمضان صاحب میواتیؒ ہیں۔

اُس وقت کے مدبر وقت کے عظیم مفکر ملت حضرت مرحوم مولانا عبد اللہ کاپودرویؒ سے خوب تعلق رہا فراغت کے بعد ضلع بلساڑ، سورت کے پسماندہ علاقوں میں مکتب اور امامت کے فرائض انجام دیئے آج بھی ان علاقوں کے پرانے لوگ اساتذہ جی، استاد جی سے یاد کرتے ہیں بلساڑ میں نائی (خلیفہ) برادری کے چند لوگوں نے بھی آپ سے قرآن سیکھا دوران تعلیم ان سے نیت کروائی تھی بولو! ہم اگر بڑے ہوکر نائی بنے تو زندگی بھر کسی کی داڑھی نہیں کاٹیں گے اور جیسا کہ سنا ہے کہ ٹھوس نیت پر وہ حضرات آج بھی قائم دائم ہیں بعدہ اپنے وطن عالی پور میں مکتب بڑی محنت سے پڑھایا پھر ایک مدت کے بعد دار العلوم کے مہتمم صاحب کے دوسری جگہ منتقل ہونے کی بناء پر منتظمین مدرسہ نے طے کیا کہ اب بجائے مہتمم کے شوریٰ بنائی جائے چنانچہ دفتر کی ذمہ داری آپ کو دی گئی جو آج تک بحسن وخوبی پوری کی۔

ع: ایسا کہاں سے لائیں کہ تجھ سا کہیں جسے

مدرسہ کی فعالیت

روزانہ صبح وشام وقت سے کافی پہلے پہونچ کر دفتر ہی میں اشراق کی نماز پڑھتے تھے اور اساتذہ وطلبہ بھی وقت سے پہلے درسگاہ پہونچے اس کی فکر فرماتے رہتے مکتب اور دار العلوم دونوں کے نظام کے ساتھ ساتھ دار العلوم ڈابھیل کے رکن شوری بھی تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ ساتھ گاؤں کی مساجد، قبرستان اور دیگر تنظیموں کی سرپرستی بھی شامل ہے اتنا بڑا انظام سنبھالنے کے باوجود کبھی کسی سے دل برداشتہ نہیں ہوئے اور نہ کسی کو شکایت کا موقع دیا طلبہ کی راحت اور اساتذہ کی نجی ضروریات کی بہت فکر فرمائی ضرورت پڑنے پر مخیر حضرات کی داڑھی میں ہاتھ ڈال کر اساتذہ اور طلبہ کی ضرورت کو پورا فرماتے جو مدرسہ کے اخراجات کے علاوہ ہوتا تعطیلات کے موقع پر طلبہ کو ٹرین تک پہونچانے اور سفر کے توشہ کی بھی فکر کرکے دعاؤں کے ساتھ رخصت کر کے ہی اپنے گھر تشریف لے جانا آپ کی عادت شریفہ تھی سالانہ جلسہ کے موقع پر پورا دن اور رات مدرسہ کے لئے قربان کر دیتے اور رات دفتر میں ہی آرام فرماتے تعطیلات کے ایام میں اساتذہ وطلبہ کی عدم موجودگی میں بھی دفتر میں پابندی سے حاضر ہوتے کیا لکھا جائے اور کیا چھوڑا جائے یہ بولتا ہوا چمن ہمیشہ کے لئے خاموش ہو چکا اب صرف یادیں ہی باقی ہیں۔

باتیں ہماری یاد رہیں پھر باتیں ایسی نہ سنئے گا
اب ایسے سچے مربی کو دیکھنے کے لئے آنکھیں ترس جائیں گی۔
ڈھونڈو گے ہمیں ملکوں ملکوں ملنے کے نہیں نایاب ہیں ہم

سنہرے پہلو

شخصیتیں قیامت تک زندہ نہیں رہتیں بلکہ ان کی زندگیوں کا نمونہ بنا کر انھیں وجود بخشا جاتا ہے آنے والی نسلوں کو تدبر کرنا ہوتا ہے کہ فلاں وقت درپیش مسائل کی سنگلاخی کو ہمارے فلاں لیڈر نے کس طرح دور کیا؟

مرحوم سادہ مزاج، رقت قلب، تقوی طہارت کے پیکر ہونے کے ساتھ ساتھ بہترین منتظم مدرسہ تھے ہر سال تبلیغ جماعت کا سالانہ چلّے کے پابند تھے پورا سال تہجد اور پنج وقتہ نمازوں میں اذان سے پہلے مسجد پہونچنا اور تلاوتِ قرآن پاک نیز باہر سے آنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والی جماعتوں کے ساتھ مسجد میں وقت گزارنا وغیرہ عادت ثانیہ تھی ماضی قریب کے چند سالوں سے رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف نیز رمضان المبارک میں بیماریوں کا مجموعہ ہونے کے باوجود یومیہ ۱۵ پاروں کی تلاوت کا معمول وفات سے پہلے تک جاری تھا رمضان کے علاوہ عام دنوں میں تقریباً ۱۰ پاروں کی تلاوت کرتے نظر آتے تھے حتی کہ اساتذہ کو بھی اس کی ترغیب دلاتے تھے۔

سفر (موت) کی تیاری

موت کی تیاری کے لئے حقوق العباد کا پاس ولحاظ رکھنا بہت ضروری ہے کیونکہ اللہ نے حقوق اللہ سے متعلق شرک کے علاوہ تمام گناہوں کی معافی کا دروازہ توبہ کرنے والوں کے لئے کھلا رکھا ہے لیکن حقوق العباد کی پامالی میں کوئی معافی نہیں ہوگی بلکہ ظالم سے مظلوم کا حق لوٹایا جائے گا لہٰذا موت سے پہلے وصیت لکھنا اور ناحق وصیت سے پرہیز کرنا بہت ضروری ہے چنانچہ مرحوم علیہ الرحمہ نے تقریباً ۱۲ سال پہلے اولاد، دارالعلوم کے ٹرسٹیان، شوریٰ اور اساتذہ کے نام الگ الگ خط لکھ کر کلپ لگا کر اپنی خاص جگہ پر رکھا تھا جو انتقال کے بعد آج بتاریخ ۱۲ رمضان ۱۴۴۲ کو اہل خانہ نے نکالا اور اب نام بنام پہونچا دیا۔

آزمائش

۶۵ سال کی عمر پائی مگر کئی سالوں سے شگر کے مریض تھے بلڈ پریشر بھی کافی رہتا تھا وہ قلب کے بھی مریض تھے غذا میں زیادہ پرہیز کے قائل نہ تھے کمزوری کی وجہ سے لکڑی کے سہارے چلتے تھے تقریباً آخری دو سال سے کڈنی فیل ہو جانے کی وجہ سے ہفتہ میں دو دن ڈایالیسس ہوتا تھا اور بھی کئی طرح کی تکالیف میں مبتلا رہے تکالیف کو ہنستے ہنستے برداشت کرتے تھے کبھی بھی زبان سے شکایت کا لفظ نہیں سنا گیا بس تقریباً آٹھ دس دن وبائی مرض میں مبتلا ہو کر جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کڑے سفر کا تھکا مسافر
تھکا ہے ایسا کے سو گیا ہے
خود اپنی آنکھیں تو بند کر لیں
ہر آنکھ لیکن بھگو گیا ہے

تعزیت کس کی کریں؟

عالی پور کا علاقہ آج یتیم ہو گیا ہر کس و نا کس کی زبان پر یہ الفاظ ہیں قاری صاحب کیسے چلے گئے، کیسے اچانک ہمیں چھوڑ گئے، مدرسہ کی در و دیوار بھی روتی نظر آتی ہیں کون کس کو تعزیت پیش کرے راقم الحروف بھی خوب غمگین ہے صرف مدرسہ نہیں پورے علاقہ کے لئے زبردست خلاء ہے جس کا پُر ہونا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے ایسے موقع پر گھر والوں کو تعزیت مسنونہ پیش کرتا ہوں۔

موت سے کس کو رستگاری ہے
آج وہ کل ہماری باری ہے

الغرض مرحوم ۲۰ رمضان المبارک ۱۴۴۲ مطابق ۳ مئی ۲۰۲۱ بوقت شام داغ مفارقت دے گئے اور پورے علاقے کو سوگوار چھوڑ گئے۔

اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور اپنی خصوصی رحمتیں نازل فرمائے

حیات جس کی امانت تھی اس کو لوٹا دی
میں آج چین سے سوتا ہوں پاؤں پھیلا کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکیوں کا تسلسل (فنا سے بقا کی طرف)

اس عالمِ رنگ و بو میں جنم لینے والی ہر چیز کو فنا کے گھاٹ اُترنا ہے دیر سویر ہر ایک کی باری آنے والی ہے انسان ہمیشہ رہنے کے لئے نہیں آیا ہے دنیا پوری کی پوری فانی ہے الغرض موت کا زور کس پر چلتا ہے! ہر ایک کو آنی ہے چنانچہ قاری عبدالحئی صاحب گاجریا (عالی پور) بھی چل دیئے ان کے جانے کی ایک داستانِ دلخراش پیش خدمت ہے اس داستان کو پڑھنے والا خود کو غائبانہ طور پر جنازے میں شریک سمجھے گا۔

۲۰ رمضان المبارک ۱۴۴۲ کی شام پانچ بجے صدر مفتی حضرت مفتی انعام الحق صاحب کا فون آیا السلام علیکم! وعلیکم السلام قاری صاحب گزر گئے لرزتے لرزتے دبی دبی آواز میں راقم نے ''اناللہ وانا الیہ راجعون'' پڑھا حکم ہُوا کہ جلدی سے ایک اعلان کی ترتیب دیکر مجھے ارسال کرو میں ابھی وہیں جا رہا ہوں حکم کی تعمیل میں جلدی جلدی موبائل اسکرین پر انگلی چلانا شروع کی ہاتھ کانپ رہے تھے ایک طرف رفیق محترم مفتی عرفان صاحب کا فون بھی آیا مختصر بات کی اور واپس اعلان کی تکمیل میں لگ گیا، جاری ہی تھا کہ واپس دوسرے رفیق مولانا سعید الرحمن صاحب نے کال کیا میں نے کاٹ دیا جلد اعلان کی تکمیل کر کے مفتی صاحب کو ارسال کیا انہوں نے دیکھ کر کال کیا کہ برابر ہے صرف تاریخ لکھ دو اور آگے بھیج دو۔

ہر سکوں کی تہہ میں سو آتش فشاں رکھتا ہوں میں
ضبط کا اک رخ نمایاں اک نہاں رکھتا ہوں میں

آناً فاناً ملک و بیرون ملک میں انتقال پُر ملال کی خبر پھیل گئی عصر کی جماعت کا وقت بالکل ہُوا چاہتا تھا عصر کی نماز ادا کی اور مرحوم کے گھر کی راہ لی آج تک اس راہ سے یا تو دکان یا ہاسٹیل یا قاری صاحب کے گھر دعوت میں شرکت کے لئے جانا ہوتا تھا لیکن آج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مغموم ومحزون ، دبے پاؤں ، دکان نہیں قاری صاحب کے آخری دیدار کے لئے وہاں پہونچ کر ایک ہجوم دیکھا لوگوں کے اُداس چہرے ، سوالیہ نگاہیں ایک دوسرے کو ٹک ٹکی باندھے دیکھ رہی تھیں دوران نماز ہی ہسپتال سے میت گھر پہونچ چکی تھی فوراً مرحوم کے برادر کبیر حاجی امین بھائی کے گھر مشورہ طلب کیا گیا، مشورہ میں برادر کبیر، مفتی انعام الحق صاحب ، مفتی عرفان صاحب ، حاجی سلیم بھائی پٹیل ، صاحبزادگان ، راقم الحروف ، مولانا آصف سیدات صاحب اور دیگر کچھ حضرات نے شرکت کی مشورہ تھا کہ جنازہ کا وقت کیا رکھا جائے ، اور کس طریقے اور کس انداز سے جنازہ قبرستان لے جانا چاہئے؟ کیونکہ رات کا وقت، قانونی پابندی، اطراف وجوانب سے آنے والے لوگوں کا خیال ان سب چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مختلف رائے کے بعد طے ہوا کہ تراویح کے بعد ۱۰:۳۰ بجے گھر سے جنازہ اٹھایا جائے گا اور چل کر مدرسہ تک لے جایا جائے پھر مدرسہ سے ٹیمپو میں پاڈر والی مسجد کے پاس اُتار کر پھر واپس چل کر جائے نماز (قبرستان) تک لے جائیں گے۔

دل مانتا نہیں ہے منانے کے بعد بھی
کرتا ہے ان کو یاد بھُلانے کے بعد بھی

مشورہ ختم ہوا اور شرکائے مشورہ اٹھ کھڑے ہوئے باہر نکلتے ہی کسی نے آواز دی کہ غسلِ میت کے لئے چلو بندہ کو بھی مولوی سلمان سلمہ نے الگ سے دعوت دی کہ آپ بھی غسل میت میں شریک ہوں میں سعادت سمجھ کر شریک ہوا سچ کہوں تو میں نے بہت کم غسل میت میں شرکت کی ہے جو کہ یہ ایک کمزوری ہے اندر داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ گاؤں کے احباب نے پہلے سے ہی تیاری کر کے مرحوم کو تختہ پر لِٹا دیا تھا دنیوی کپڑے اتار چکے تھے اور ایک چادر سے ڈھانک دئے تھے بندہ کو سرہانے کھڑے رہنے کی جگہ ملی ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ قاری صاحب ایک لمبے اور دیرینہ سفر سے لوٹے ہیں اور آرام کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہے ہیں ہم اساتذہ ملاقات کے لئے پہونچے ہیں اور خندہ پیشانی سے ہر ایک سے ملاقات کررہے ہیں ملاقاتیوں (غسل دینے والوں) میں دونوں صاحب زادے اور مولانا سعید الرحمن صاحب، مفتی عرفان صاحب، مولانا آصف سیدات صاحب، بندہ محمد حنیف اور دیگر رشتہ دار اور اہل قریہ موجود تھے یقین نہیں ہورہا تھا کہ اب قاری صاحب کا یہ آخری دیدار ہے اور وہ دنیا چھوڑ چکے ہیں میں نے ہمارے رفیق مولانا سعید الرحمن صاحب سے کہا کہ یہ کیسے اچانک ہوگیا؟ ہنستا چہرہ اب ہمیشہ کے لئے مرجھا گیا کانپتے ہاتھوں بیری کے پتوں والا پانی ڈالنے کی خدمت از خود شروع کردی میں دل دل میں کہہ رہا تھا کہ آج تک قاری صاحب اپنے ہاتھوں خود غسل کیا کرتے تھے لیکن آج دوسرے لوگ آخری غسل دینے آئے ہیں مرحوم بالکل مجبور ہوکر تختہ پر سوئے ہوئے تھے اور میت زبان حال سے کہہ رہی تھی۔

سونی پڑی ہے یارب! اب انجمن ہماری
باقی رہا نہ کوئی، ہم داستان ہمارا

سنت طریقہ پر غسل کے امور کو انجام دے کر ایک بڑی نئی چادر لپیٹ دی گئی اور دوسرے کمرہ میں جہاں کفن خوشبوؤں سے معطر رکھا ہوا تھا وہاں جسد خاکی اٹھا کر لایا گیا اس موقع پر بھی مرحوم کے سر پکڑنے کی باری بندہ کے پاس آئی بڑی نرمی وادب کے ساتھ کفن پر لِٹا دیا گیا گویا میت کہہ رہی تھی کہ عَجِّل عَجِّل (جلدی کرو جلدی کرو) خُلدی کپڑا (کفن) پہنادو جلدی کرو افطار کا وقت ہورہا ہے فرشتوں کے آنے جانے کا وقت قریب آرہا ہے بائیں کروٹ پر بندہ بیٹھا ہوا تھا اچھے طریقے سے کفن لپیٹ دیا گیا اور بالکل پیک کردیا گیا کسی نے آواز دی کہ چلو افطار میں صرف ۱۰ سے ۱۵ منٹ باقی ہے اور یہ کمرہ بھی جلد خالی کرو مستورات زیارت کو آنے والی ہیں ہم حکم کی تعمیل میں باہر نکل گئے اور گھر کی راہ لی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بجھتی نہیں ہے تشنگی دیدار یار کی
نظروں سے ان کے لاکھ پلانے کے بعد بھی

آج کی افطاری ایک ہنگامی افطاری تھی کیا کھایا، کیا پیا، کچھ یاد نہ رہا کیوں کہ رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ کی چھاؤں میں داغ مفارقت کا تازہ غم ستائے جارہا تھا کہ مغرب کی جماعت کھڑی ہوئی نماز ادا کی سنن ونوافل کے بعد دعائے مغفرت کی، مغرب بعد اوروں کی جو کیفیت ہوئی وہ وہ جانیں لیکن اپنا حال یہ تھا کہ زبان گنگ، قلم خاموش، ہوش وحواس پراں، دل ودماغ ماؤف اور عقل وخرد سر بگریباں رہ گئے ہر کوئی مغموم ومحزون تھا کہ گویا کا قافلہ آپہونچا قافلہ سالار صدر شعبۂ حفظ مولانا عبد الوحید صاحب قاری جنید صاحب اور دیگر علماء کرام بعدہ بلساڑ سے رفیق محترم قاری ہدایت اللہ صاحب بھی آپہونچے ادھر بھروچ سے مولانا شعیب صاحب اور مولانا صادق صاحب بھی مع رفقا رونما ہوئے عشاء کی اذان ہوئی لوگوں نے مسجد کا رُخ کیا اتنے میں دار العلوم کے شیخ الحدیث مولانا مجتبیٰ صاحب دامت برکاتہم کا قافلہ بھی سیدھا مسجد پہونچا نماز وتراویح ادا کی معمولات پورے کئے اتنے میں جنازہ کا وقت بالکل قریب آگیا جنازہ گھر سے باہر لاکر چہرہ زائرین کے لئے کھول دیا گیا، زائرین نم آنکھوں کے ساتھ دیدار کر رہے ہیں اتنے میں کسی نے ندا دی کی بس چلو اُٹھاؤ جنازہ! اچھے سے منھ بند کیا اوپر ہرے رنگ کا غلاف ڈال دیا گیا۔ بقول شاعر:

پلٹ کے کہتی ہیں یہ آنکھوں کی پتلیاں دم مرگ
چلو یہاں سے کہ اب دنیا کا اعتبار نہیں

بسم اللہ وعلی ملة رسول اللہ اللھم اغفر لہ کی صداؤں کے ساتھ جنازہ اٹھا علماء، صلحاء، متعلقین، واریدین کے ہاتھوں پر گزرتا ہوا راستہ طے کیا آج تک مرحوم آنکھیں کھول کر لکڑی کے سہارے یہ راستہ طے کیا کرتے تھے لیکن آج ایک شان سے سوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے یوں گویا تھے اب آج میرالمبااورآخری سفر ہے مجھے لے چلو! لوگ تو آئے ہی تھے رخصت کرنے خلاف قیاس بڑے سکون سے چل رہے تھے ورنہ ماحول یہاں کا یہ ہے کہ قطار لگا کر کھڑے ہوجاتے ہیں اور بولتے رہتے ہیں ''چالتا ریجو چالتا ریجو'' لیکن آج تو کوئی چوں چرا کئے بغیر قطار اندر قطار میانہ چال کے ساتھ چل رہے تھے، مدرسہ کے قریب جنازہ پہونچا ہاں اب یہاں مدرسہ کے درودیوار لپک کر اپنے خادم کا آخری دیدار کررہے تھے ابھی دیدار کی تشنگی ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ ٹیمپو ڈرائیور نے درودیوار کی ایک نہ سنیں اور ٹیمپو بھگانا شروع کیا مدرسہ کی بلڈنگ روکر کہہ رہی تھی کہ سنو! عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے۔

خراماں خراماں ٹیمپو پاڈر والی مسجد کے پاس پہونچا اور وہاں جنازہ اتار کر پھر قبرستان تک چل کر لے جایا گیا پھر کاندھا دینے کا موقع ملا صلوٰۃ جنازہ پڑھنے کی جگہ آگئی اور جنازہ جائے نماز پر رکھ دیا یکا یک صفیں سج گئیں۔

ناظرین گرامی!

زندگی کس قدر با معنی ہے مگر اس کا انجام کس قدر اس کو بے معنی بنادیتا ہے آدمی بظاہر کتنا آزاد ہے مگر موت کے سامنے کتنا مجبور نظر آتا ہے۔

انسان اپنی خواہشوں اور تمناؤں کو کتنا زیادہ عزیز رکھتا ہے مگر قدرت کا فیصلہ اس کی خواہشوں اور تمناؤں کو کتنی بے رحمی کے ساتھ کچل دیتا ہے موت ایک قسم کی گرفتاری ہے گرفتاری کا یہ دن ہر شخص کی طرف تیزی سے دوڑا چلا آرہا ہے مگر لوگوں کا حال یہ ہے کہ دوسروں کی گرفتاری کو تو خوب جانتے ہیں مگر اپنی گرفتاری کی انھیں فکر نہیں وہ دوسرے کے پکڑے جانے کا بہت چرچا کرتے ہیں مگر اپنے لئے آنے والے اس دن کو یاد نہیں کرتے جب کہ خدا کے فرشتے بے رحمی کے ساتھ انھیں پکڑ کر مالک کائنات کی عدالت میں پہونچا دیں گے زندگی نہ سمجھنے والی پہیلی ہے اسی لئے کسی نے کہا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِک عجب سی پہیلی ہے زندگی
سب کے ہوتے ہوئے بھی اکیلی ہے زندگی

کبھی تو اِک پیارا سا آرام ہے زندگی
تو کبھی درد سے بھرا طوفان ہے زندگی

کبھی پھولوں جیسی معصوم ہو جاتی ہے زندگی
تو کبھی گناہوں کا بوجھ بن جاتی ہے زندگی

کوئی تو بتا دے مجھے کہ کیا ہے زندگی
سُنا ہے کہ چند روز کی مہمان ہے زندگی

زندگی کو چھوڑ کر جانا پڑے گا اِک دن
موت کو اُس پل گلے لگانا پڑے گا

زندگی سے چاہے جتنا پیار کرلو
ہوتی تو آخر فنا ہے زندگی

شیخ الحدیث حضرت مولانا مجتبی صاحب مظاہری رویدروی شکریہ صد شکریہ آپ اپنے آبائی وطن سے خبر سنتے ہی ساتھی کو رخصت کرنے آگئے۔

آیئے آپ کا ہی انتظار تھا آگے تشریف لا کر یہ صفوں میں کھڑے مجمع کو نصیحت کر کے جلسہ کا اختتام فرما دیجئے شیخ صاحب آگے تشریف لائے اور مختصر مگر جامع باتیں ارشاد فرمائی کہا کہ دیکھو جانے والا چلا گیا ہمیں اس کی خوبیاں تلاش کرنی چاہئے یہ تو شہادت کا مرتبہ پا گئے دوسری بات کہی کہ آج کل جو وبائی مرض پھیلا ہے اس سلسلہ میں احتیاطی تدابیر ہمیں ضرور اختیار کرنا ہے ساتھ ساتھ رجوع الی اللہ، گناہوں سے توبہ، مرحومین کے ساتھ حسن ظن ضروری ہے اور ساتھ ساتھ ہمارے اکابر جو آج کل وظائف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بتلاتے ہیں یا سلام، یا سلام اس کا ورد چلتے پھرتے کرتے رہیں اور سیرت کو کسی حد تک پڑھ کر عمل میں لائیں، نیز روزانہ سورہ کہف اور صبح وشام تین تین مرتبہ بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیئ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم پڑھا جائے ہاں ایک بات بہت خاص بہت اہم وہ یہ کہ دیکھو جو آدمی بیماری میں مبتلاء ہے اس سے نفرت ہرگز ہرگز نہ کریں آج کل وبائی مرض میں یہی ہو رہا ہے کہ دوسرے تو دوسرے اپنے بھی دور بھاگتے ہیں اور یوم یفر المرء کا منظر پیش کرتے ہیں۔

نصیحت کے بعد اپنے والد کی آخری خدمت نماز جنازہ پڑھانے کے لئے مفتی سفیان صاحب کو حکم ہوا کہ نماز شروع کرو یہاں بات روک کر کہہ دوں کہ آجکل ایک غلط رواج چل پڑا ہے کہ نماز جنازہ پڑھانے کے لئے کوئی عالم صاحب یا کوئی امام صاحب کو تلاشتے ہیں حالانکہ اگر خاندان میں دینی حمیت رکھنے والا، مسائل سے واقفیت رکھنے والے حافظ صاحب یا عالم صاحب ہو تو انہیں کو نماز پڑھانا چاہیے تا کہ اپنے رشتہ دار کی آخری خدمت کر سکے خیر! مفتی صاحب نے لرزتے، کانپتے آواز کے ساتھ نماز مکمل کی پھر جنازہ اٹھا لیا گیا اب آخری خواب گاہ (قبر) پر براجمان ہونا ہے قبر میں مرحوم کے دونوں صاحب زادے اور کوئی رشتہ دار اترے ہوئے تھے نم آنکھوں سے اپنے والد گرامی کو قبلہ رخ لِٹا کر یہ کہہ دیا "نم کنومة العروس" اور پھر مِنۡهَا خَلَقۡنَٰكُمۡ وَفِيهَا نُعِيدُكُمۡ وَمِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً أُخۡرَىٰ ﴿۵۵﴾ کی صدا کے ساتھ مٹی ڈال دی گئی۔

مٹھیوں میں خاک لے کر دوست آئے وقتِ دفن
زندگی بھر کی محبت کا صلہ دینے لگے

شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم نے سورۂ بقرہ کے ابتدائی اور اواخر کی آیتیں تلاوت کیں اور دعا کرائی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعا عبادت و بندگی کا نچوڑ ہے دل دردمند کا درماں اور قلب مضطر کا سہارا ہے جب انسان حالات کے بھنور میں پھنستا ہے تو دل ٹوٹ جاتا ہے اور حدیث قدسی ہے اللہ کہتا ہے "میں ٹوٹے ہوئے دلوں کے ساتھ ہوں" شیخ الحدیث دامت برکاتہم نے بڑی رقت آمیز دعا کرائی جس سے ہر کوئی آنکھ بھیگ گئی۔

دعا کے بعد رشتہ داروں کو تسلی دیتے ہوئے گھر کی راہ لی، زبان خاموش اپنے محسن کو زیر زمیں دفن کر کے فرشتوں کے حوالے کر دیا۔

اے اللہ! اس مرحوم کے ساتھ آسانی کا معاملہ فرما کر قبر میں جنت کی ہوائیں چلا دے۔ آمین

رات بستر پر پہونچتے ڈیڑھ دو بج چکے تھے نیند کیا آتی کروٹیں بدلنے میں سحری کا اعلان ہو گیا رات گئی بات گئی۔

بیمار عشق تیرا نام لے کے سو گیا
مدت سے دل بے قرار کو آرام آ گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آہ! مفتی ابراہیم صاحب گودھرا

ٹنکاریہ سے آچھود ہو کر گودھرا

اس عالمِ رنگ وبو میں جنم لینے والی ہر چیز کو فناء کے گھاٹ اُترنا ہے، دیر سویر ہر ایک کی باری آنے والی ہے۔ انسان ہمیشہ رہنے کے لئے نہیں آیا، دنیا پوری کی پوری فانی ہے۔ الغرض موت کا زور کس پر چلتا ہے! ہر ایک کو آنی ہے۔ چنانچہ حضرت مولانا ومفتی ابراہیم صاحب ٹنکاروی ثم آچھودی (شیخ الحدیث دارالعلوم گودھرا) بھی چل بسے۔

الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب

ٹنکاریہ سے آچھود ہو کر گودھرا

حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کا آبائی وطن ٹنکاریہ (ضلع بھروچ) ہے اور ننہال آچھود ہے۔ نانا، نانی کی وفات کے بعد وراثت میں کچھ زمین، مکان وغیرہ اشیاء والدہ کو دی گئیں، اس کی حفاظت وغیرہ کی وجہ سے مرحوم کے والد صاحب، والدہ صاحبہ بچوں کو لے کر آچھود منتقل ہو گئے۔ آج بھی ٹنکاریہ میں مرحوم کا خاندان آباد ہے، ان کا مکان، کھیت وغیرہ سب موجود ہیں، ان کے خاندان کو" باری والا" کے نام سے پہچانا جاتا ہے، مرحوم کے والد گرامی بہت صوم وصلوۃ کے پابند اور گاؤں سے بدعت کا خاتمہ کرنے میں بھی اہم رول ادا کرنے والے تھے، مرحوم کے دو بھائیوں میں سے ایک تو پہلے ہی اللہ کو پیارے ہو گئے، اور ایک یعقوب بھائی بقید حیات ہیں جو بھروچ شہر میں مقیم ہیں۔ حضرت مرحوم کی ایک بہن بنام زلیخا کا ابھی ایک سال قبل ٹنکاریہ میں ہی انتقال ہوا، اور ٹنکاریہ میں ہی مدفون ہوئیں۔ حضرت مرحوم کا رشتہ ٹنکاریہ سے بہت مضبوط تھا، اخیر تک وقتاً فوقتاً برابر تشریف لاتے رہے، اور پرانے لوگ، بڑے بوڑھوں اور نوجوانوں کو بھی ناموں کے ساتھ پہچانتے تھے، ابھی کچھ ماہ قبل ان کے شاگرد کے انتقال پر تعزیت کے لئے بھی تشریف لائے تھے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب بھی آبائی وطن تشریف لاتے تو آپ کا خطاب ضرور ہوتا، ایک مرتبہ اتفاق سے بازار میں مکتب کا جلسہ تھا آپ بھی تشریف فرما تھے، حضرت مولانا یوسف صاحب ٹنکاروی مدظلہ نے تعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ آج تو ہمارے مفتی صاحب باری والا بھی تشریف لائے ہیں، جو اپنے آپ کو آچھودی کہلواتے ہیں تو مرحوم بہت ہنسے اور گجراتی میں فرمایا کہ

કે હારુ લા!

અવે ચાલે એ તો

ایک مرتبہ گودھرا جامع مسجد کی تعمیر کے لئے بذات خود چندہ کے لئے ٹنکاریہ تشریف لائے، یوں فرمایا کہ આ તો મારું ગામ છે پھر جمعہ میں بیان کیا اور خود باہر کپڑا بچھا کر بیٹھ گئے، اور نام پکار پکار کر لوگوں سے فرماتے کہ અલ્લાહ ના ઘર માટે આપજો، مرحوم حضرت بلیاویؒ اور حضرت مرحوم فخر الدین مرادابادیؒ کے معتمد شاگردوں میں سے تھے، توحید کے پکے اور عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مزاج بھی بالکل سادہ، جب حج کے سفر پر روانہ ہوئے تو صرف ڈھائی جوڑا کپڑے ہی ساتھ لے گئے تھے، حج سے واپسی پر بس وہی ڈھائی جوڑا کپڑے کے ساتھ تشریف لے آئے۔

اپنے وطن کا اور وطن کے علماء کا بڑا خیال فرماتے، بلکہ بعض دفعہ استاد محترم حضرت مولانا یوسف صاحب مدظلہ اور خسر صاحب حضرت مولانا احمد صاحب مدظلہ کو بھی پچاس سو روپئے کی شکل میں ہدیہ بھیجا کرتے تھے۔

تقریباً آدھی زندگی دارالعلوم گودھرا میں تشنگان علوم کو علمی آبشاروں سے سیراب فرما کر آج ۲۲ جمادی الاولی ۲۷ دسمبر ۲۰۲۱ دنیائے علم وعمل کا آفتاب ومہتاب روپوش ہو گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کس کو اب ہو گا وطن میں آہ! میرا انتظار؟
کون میرا خط نہ آنے سے رہے گا بیقرار؟

خاک مرقد پر تری لیکر یہ فریاد آؤں گا
اب دُعائے نیم شب میں کس کو میں یاد آؤں گا

تربیت سے تیری میں انجم کا ہم قسمت ہوا
گھر مرے اجداد کا سرمایۂ عزت ہوا

تھی سراپا دین و دنیا کا سبق تیری حیات
دفترِ ہستی میں تھی زریں ورق تیری حیات

مثلِ ایوانِ سحر مرقد فروزاں ہو ترا
نور سے معمور یہ خاکی شبستاں ہو ترا

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

آمین.... وما توفیقی الا باللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ادراک

مدارس کے خلاف جاری سازشیں اور الزامات اب کسی سے ڈھکے چھپے نہیں رہے، اغیار کی بوکھلاہٹ نیز مدارس کے تعلق سے ان کا واویلا اور بے بنیاد الزام تراشیاں یہ بتاتی ہیں کہ انہیں اس بات کا خوب ادراک ہے کہ مسلمانوں کو مسلمان کی حیثیت سے باقی رکھنے میں مدارس کا کردار اور رول کس قدر اہم اور بنیادی ہے۔ مدارس کی طرح ہمارے اور بھی دوسرے نظام ہیں مثلاً مساجد کا نظام، زکوۃ کا اجتماعی نظام، دعوت وتبلیغ کا نظام وغیرہ لیکن رونا اس بات کا ہے کہ ہمارے اس نظام کی اہمیت وافادیت کا جتنا ادراک غیروں کو ہے اپنوں کو نہیں اس پر میر کا یہ مصرعہ زبان پر آجائے تو تعجب کی کوئی بات نہیں ہے۔

جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مدارس سے امت کا رشتہ

اس دور انحطاط میں بھی مدارس کی اہمیت و افادیت اور ان کی نافعیت سے حاشا وکلا ہرگز ہرگز انکار نہیں کیا جا سکتا، اگر مدارس کا امت سے رشتہ خدانخواستہ منقطع ہو جائے تو گویا اس کا صاف اور سیدھا مطلب یہ ہوا کہ امت کا دین سے رشتہ ختم ہو گیا۔ مدارس و مکاتب کے علماء بے سروسامانی کے عالم، صبر آزما مرحلوں اور معاشی حوصلہ مندی سے بے نیاز ہو کر جس طرح اشاعت دین میں لگے ہیں اللہ ہی ان کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے گا۔ لیکن اربابِ مدارس سے مدعا صرف اتنا ہے کہ اغیار کے حملوں سے دفاع کا کام یقینا ضروری ہے لیکن اس سے کہیں زیادہ ناگزیر خود احتسابی کا کام ہے، اندرونی خامیوں پر قابو پائے بغیر مدارس عربیہ کا اپنے روشن ماضی کی تاریخ کو ایک بار پھر دہرا لینا، نیز مضبوطی دفاعی پوزیشن اختیار کرنا ممکن ہی نہیں ہے۔

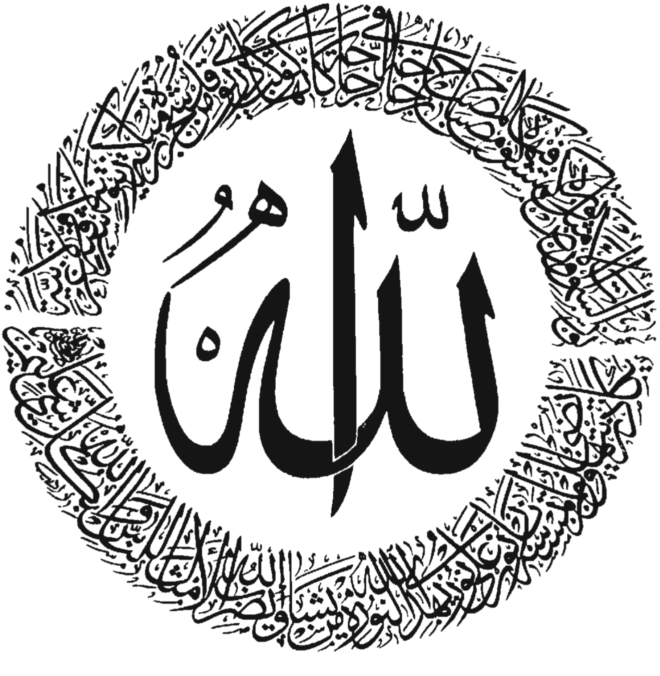

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لفظ "حضرت" کی تحقیق

''حضرت'' عربی لفظ ہے، اردو اور فارسی میں بھی یہ لفظ مستعمل ہے، "الحضرة الحضور: یقال کلمته بحضرة فلان" ۔"حضرت" کے لغوی معنی موجودگی کے ہیں اور مجازاً عزت دار شخص کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، اور اب یہ لفظ بالعموم مسمی کی تعظیم کے لئے" جناب" کے ہم معنی ہو کر استعمال ہونے لگا ہے، جیسے کہا جاتا ہے۔ "حضرة رئیس الحفلة" یعنی جناب صدرِ جلسہ عربی میں یہ لفظ ہمیشہ مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے، اسی وجہ سے اگر منادٰی کی جگہ استعمال ہو تو منصوب ہوتا ہے۔

رسم :-عربی میں یہ لفظ" تائے مدورہ" اور اردو، فارسی میں" لمبی تاء" سے لکھا جاتا ہے۔

خلاصہ یہ ہوا کہ لفظِ حضرت اور جناب کو ایک ساتھ لکھنا یا بولنا غلط معلوم ہوتا ہے کیوں کہ جو مفہوم و معنی لفظِ حضرت ادا کر رہا ہے وہی مفہوم و معنی لفظِ جناب ادا کر رہا ہے، اس لئے بیک وقت دونوں لفظوں میں سے ایک ہی کا استعمال درست ہے۔ واللہ اعلم

(دستور الطلباء ص ۳۶۹ بحوالہ کشکول)

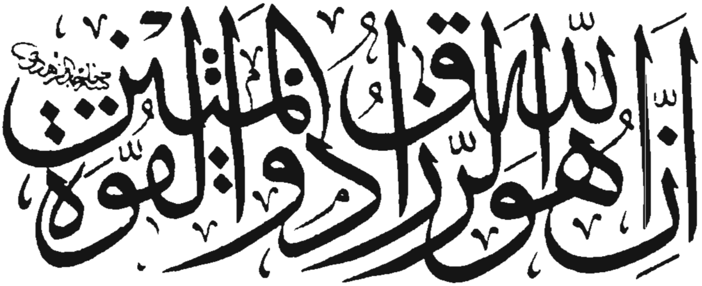

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حالات کیوں؟

اگر تاریخ سے سوال پوچھا جائے کہ قرآن مجید جیسی عظیم نعمت کے ہوتے ہوئے یہ امت کیوں روبہ زوال ہے؟ تو تاریخ ہمیں اس کا جواب دے گی کہ "اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ "اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب کہ وہ خود (اپنے ارادے واختیار سے) اپنے حالات ونفسیات نہ بدل لیں، شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی رحمہ اللہ فرماتے کہ مالٹا جیل کی تنہائیوں میں اس بات پر میں نے غور کیا ہے کہ پوری دنیا میں مسلمان دینی اور دنیوی ہر حیثیت سے کیوں تباہ ہو رہے ہیں تو اس کے دوسبب معلوم ہوئے، ایک ان کا قرآن کو چھوڑ دینا اور دوسرا ان کے آپس کے اختلاف اور خانہ جنگی یہ بالکل سادہ سی بات ہے واقعی اگر قرآن پر کسی درجہ میں عمل کیا جاتا تو یہ خانہ جنگی یہاں تک نہ پہنچتی آج سے چند سال پہلے مسلم محلوں سے گزرنے والا یہ لازماً محسوس کر لیتا تھا کہ یہ مسلم محلہ ہے اور اس علاقے اور محلے میں قرآن کی برکت سے الگ ہی قسم کی رونق ہوا کرتی تھی۔

آج سے تیس چالیس سال پہلے مسلمانوں کے محلوں میں گذرتے ہوئے ہر گھر سے قرآن پڑھنے کی آواز تو آتی تھی یہ الگ بات ہے کہ لوگ اسے ٹھیک سے سمجھتے نہیں تھے لیکن تلاوت تو بہر حال ہوتی تھی اب تو تلاوت بھی نہیں ہوتی غور وفکر اور تدبر کا تو سوال ہی نہیں کون سیکھے اور کون پڑھے؟ عربی سے ہمارا کوئی دنیوی مفاد وابستہ ہو تو ہم سیکھیں ہم انگریزی پڑھیں گے اور ایسی پڑھیں گے کہ انگریزوں کو پڑھا دیں لیکن عربی سیکھنے کے لئے کوئی بھی وقت نکالنے کے لیے تیار نہیں یوں تو آج پوری دنیا کے مسلمان ظلم وجور کی چکی میں پس رہے ہیں اور زبان حال سے یہ فریاد الٰہی کر رہے ہیں:

رحمتیں ہیں تری اغیار کے کاشانوں پر
برق گرتی ہے تو بیچارے مسلمانوں پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس فریاد سے پہلے ہمیں خود بحیثیت ملت یہ جائزہ لینا چاہیئے کہ اس طرح کے ناگفتہ بہ حالات ہمارا ساتھ کیوں نہیں چھوڑ رہے ہیں حالانکہ اللہ رب العزت کی سنت تو یہ رہی ہے۔

" وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ "(القرآن)

اس آیت کی روشنی میں ہمارا محاسبہ ہمارے سوئے ہوئے ضمیر کو بیدار کرے گا کہ قرآن کی تعلیمات پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے اس طرح کے حالات ہمارا مقدر بن چکے ہیں لہٰذا سچے دل سے ہمیں پھر قرآن کے دامن میں پناہ ڈھونڈنی چاہیئے۔

اس کے بغیر اور کوئی علاج کارگر نہیں ہوسکتا امام مالک جیسے بیدار مغز محدث وفقیہ نے اس بیمار ملت کا علاج یہی قرار دیا تھا" لَنْ يَصْلَحَ هٰذِهِ الأُمَّةُ الاَّ بِمَا صَلُحَ بِهِ أَوَّلُهَا " ان حالات میں اصل ضرورت اس بات کی ہے کہ قرآن حکیم کی طرف رجوع کیا جائے ہماری تقدیر اس وقت تک نہیں بدلے گی، اور ہم عزت وسربلندی حاصل نہیں کرسکتے جب تک کہ اس قرآن کا حق ادا نہیں کریں گے ہمارے عروج و بلندی کے لئے اگر کوئی زینہ ہے تو قرآن ہے ہماری قسمت اسی کتاب کے ساتھ وابستہ ہے اگر کوئی راستہ کھلے گا تو اسی کے ذریعے کھلے گا اللہ پاک ہمیں قرآن مجید سے آخری سانس تک وابستہ رہنے کی توفیق ارزانی نصیب فرمائے۔آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نظامت (اناؤنسری) برائے مکتب سالانہ جلسہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم... امابعد

قال اللہ تعالیٰ: ٱقۡرَأۡ بِٱسۡمِ رَبِّكَ ٱلَّذِی خَلَقَ ﴿١﴾ خَلَقَ ٱلۡإِنسَٰنَ مِنۡ عَلَقٍ ﴿٢﴾ ٱقۡرَأۡ وَرَبُّكَ ٱلۡأَكۡرَمُ ﴿٣﴾ ٱلَّذِی عَلَّمَ بِٱلۡقَلَمِ ﴿٤﴾ عَلَّمَ ٱلۡإِنسَٰنَ مَا لَمۡ يَعۡلَمۡ ﴿٥﴾ صدق اللہ العظیم

آغاز کرتے ہیں اس مالک کے نام سے جو ساری دنیا کا خالق اور مالک ہے جس نے انسان کو پیدا کر کے دنیا میں اشرف بنایا اور قرآن کریم جیسی مقدس اور محترم کتاب بخشی ساتھ ساتھ اس کی تلاوت واحکام اور عمل کی توفیق بخشی اور ہمیں قرآن کریم سے وابستہ کر کے آج کے مبارک اجلاس میں شامل فرمایا۔

حمد کرتا ہی رہوں یہ ہے تمنا میری
میں بھی تیرا ہوں، میری جان، یہ دم تیرا ہے
ایک تُو ہے کہ ہر ایک رنگ میں آتا ہے نظر
دہر تیرا ہے، کلیسا و حرم تیرا ہے

اور درود وسلام ہو اس پر، قرآن جس پر اترا صدقہ میں جس کے جاری یہ کارواں ہمارا اور درود وسلام ہو اس ذات اقدس پر جس نے کفر وشرک کی تاریکیاں کافور کر دیں درود وسلام اس ذات اقدس پر جس نے روشنی وہدایت کو دنیا میں عام کر دیا معزز ومحترم علماء کرام، حاضرین محفل اور عزیز بچوں! اسلام کی بنیاد ہی علم ومعرفت اور بصیرت پر ہے اس لئے اس کی نگاہ میں تعلیم کی اہمیت اور ضرورت بہت زیادہ ہے، وحیٔ الٰہی کے نزول کی ابتداء قراءت، علم اور قلم کے ذکر سے ہوئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلم الکتاب والحکمۃ بنا کر بھیجا گیا قرآن وحدیث میں علم دین اور علمائے دین کے فضائل کثرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے بیان ہوئے ہیں جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے "یرفع اللہ الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات" یعنی اللہ تعالیٰ تم میں سے ایمان والوں کے اوران لوگوں کے جن کو علم عطا ہوا ہے درجات بلند کرے گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ علماء کے درجے عام مومنین سے سات سو گنا زیادہ ہیں اور ایک درجے سے دوسرے درجے کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حصول علم کی بار بار مختلف طریقوں سے ترغیب دی ہے، کبھی ارشاد فرمایا "من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین" تو کبھی فرمایا " ان الدنیا ملعونۃ ملعون ما فیھا الاّ ذکرَ اللہِ وَمَا والاہ اوعالما او متعلما" اور کبھی تو فرمایا "طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم" اسی کا نتیجہ ہے کہ امت میں عہد رسالت سے لے کر آج تک تعلیم و تعلم کا مربوط نظام جاری وساری ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علم اور اسلام میں جو گہرا تعلق ہے وہ محتاج بیاں نہیں ہے۔ بلاشبہ علم کی طلب مومن کا وصف خاص ہے اور اس کی اشاعت کے لئے جہد مسلسل اہل اسلام کی اہم مصروفیت میں سے ہے ان امتیازات سے تاریخ کا کوئی دور خالی نہیں رہا ہے، تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ مسلمان دنیا کے جس خطہ میں بھی گئے وہاں انہوں نے سب سے پہلے مسجد کی تعمیر کی اور تعلیمی نظام کے اجراء اور علم کی اشاعت کو ضروری بلکہ اپنا اولین فرض سمجھا،

تعلیم کا یہ سلسلہ درحقیقت مسجد اور مکتب سے شروع ہوتا ہے اور مدارس وتعلیم کے انفرادی مراکز کی صورت میں برگ وبار لاتا ہے اور یہ سلسلہ بحمداللہ تعالیٰ ابتدائی صدی سے تا ایں دم جاری ہے۔ محترم سامعین کرام! ہم سب اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ بچہ کے معصوم ذہن پر مکتب کا بہت گہرا اثر ہوتا ہے، یہ مکاتبِ دینیہ ان چھوٹے چھوٹے نو نہالوں کے لئے ماں کی گود کی طرح ایک دینی گہوارہ ہوتا ہے، مکتب میں ان کے دل دماغ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر جو اثرات پڑتے ہیں وہ پتھر کی لکیر ہوتے ہیں اور مرتے دم تک چھائے رہتے ہیں، حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں" بچپن میں علم حاصل کرنا پتھر کی لکیر کی طرح ہوتا ہے، اگر اس عمر میں بچوں کا دینی ذہن اور مزاج بنا تو زندگی کے ہر موڑ پر وہ دین کا دامن تھامے رہیں گے اس کے برخلاف جب بچہ مکتب سے دور رہتا ہے تو اس کا نتیجہ اور انجام ظاہر ہے"

آج کل ایمانداری، دیانتداری، سچائی، حسن اخلاق، حلال وحرام کی تمیز نہ ہونا وغیرہ رذائل پر بے باکی اور کھلم کھلا عمل کیا جاتا ہے بلکہ فخر محسوس کیا جاتا ہے اس کا واحد ایک ہی سبب ہے، دینی حمیت کا نہ ہونا۔ حتی کہ بعض تو صرف نام کے مسلمان باقی رہ گئے ہیں، الغرض مکتب، مدرسہ دینی بیداری پیدا کرنے میں بڑا رول ادا کرتا ہے اگر یہ مکتب، مدرسہ نہ ہو تو معاشرہ میں کوئی کونہ ایسا نہ رہے جہاں برائی سرزد نہ ہوتی ہو، مکتب، مدرسہ سے معاشرہ سے برائیاں ختم ہوتی ہیں، دینداری کا چرچا ہوتا ہے، رحمت الٰہی امت کی طرف متوجہ ہوتی ہے، مسلمانوں کو سربلندی حاصل ہوتی ہے۔ الحمدللہ اسی اہمیت کے پیش نظر ہمارا مکتب بھی سالوں سے جاری وساری ہے۔ الحمدللہ آج ہم ہمارے مدرسہ کے سالانہ جلسہ میں شریک ہیں، آج یہ سالانہ جلسہ منعقد کرتے ہوئے خوشی محسوس کرتے ہیں اور اللہ رب العزت کا شکر بجالاتے ہیں کہ اس نے یہ دن دکھائے کہ ہم ہماری بستی والوں کے سامنے پورے سال کی کارکردگی پیش کرسکیں، اس مناسبت سے تشریف لائے ہوئے پورے مجمع کا بالخصوص حضرت صدر محترم، علماء کرام، مہمانان عظام، بچوں کے اولیاء کرام نیز مدرسہ کے تمام اساتذہ کرام کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور اھلا وسھلا کا تحفہ پیش کرتے ہیں کہ آپ نے اپنی مصروفیات میں سے ہمارے لئے وقت نکالا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مکرمی سامعین!

جس سفر کا کوئی امیر نہ ہو وہ کارواں تتر بتر ہو جاتا ہے اور اس عالَم کا زرین اصول بھی ہے کہ ہر مجلس، ہر قافلہ کا ایک امیر ہوتا ہے جس کے مشورہ، توجہات سے مجلس پایۂ تکمیل کو پہنچتی ہے۔ چنانچہ ہمارے اس سالانہ جلسہ کے صدر گرامی باتفاق رائے و مشورہ حضرت.........دامت فیوضھم رہیں گے۔ ان شاءاللہ

آج آپ بڑے موقع پر محفل میں چلے آئے
ہم لوگ چراغوں کا بدل ڈھونڈ رہے تھے

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اللہ! حضرت صدر محترم کو اپنی شایان شان بدلہ عنایت فرمائے اور آپ اور دیگر تمام مہمانوں کی آمد کو ہمارے لئے اور پوری بستی کے لئے باعثِ خیر بنائے۔ آمین

مکرمی سامعین!

اب زیادہ حائل نہ ہوتے ہوئے تلاوت کلام پاک سے جلسہ کا آغاز کرتے ہیں، چنانچہ مدرسہ کے ایک طالب علم.........کو دعوت دیتا ہوں کہ آکر تلاوت کلام پاک کے ذریعہ جلسہ کے تعمیر میں پہلی اینٹ نصب کریں۔

جو بھی پڑھتا ہے وہ ہو جاتا ہے دیوانہ تیرا
نہ جانے کیا بات ہے قرآن تیرے پاروں میں

ماشاءاللہ تلاوت پیش کر رہے تھے مدرسہ کے طالب علم.........تلاوت کلام پاک کے بعد بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی منقبت اور نذرانۂ عقیدت پیش کرنا ہم گنہگار امتیوں کا اہم فریضہ ہے، کیوں کہ چہروں کی کائنات میں سب سے زیادہ حسین چہرہ اس مقدس ہستی کا ہے جس پر اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ کائنات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے حسن کا ہر ہر ذرہ دہلیزِ مصطفی کا ادنیٰ سا بھکاری ہے، زمانے کی تمام چمک دمک آپ صلّی اللہ علیہ ہی کے دم قدم سے ہے۔ تو نعتیہ کلام پیش کرنے کے لئے دعوت دیتا ہوں۔ مدرسہ کا ایک طالب علم.................... وہ آئیں اور نعت پاک پیش کریں۔

تقریر سے پہلے

مکرمی سامعین! تقریر دلوں کی نمائندہ اور ترجمان ہے اور عقل کے زنگ کو دور کرنے والی ہے، اسی سے شبہات کا ازالہ اور دلائل کا اثبات ہوتا ہے، جب ذہن اور خیال کی دنیا میں وہم اور بے جا خیالات کے ٹکراؤ سے ہلچل پیدا ہوتی ہے تو وہاں بیان اور تقریر ہی کے ذریعہ فیصلہ ہوتا ہے، تقریر اور بیان ہی وہ چیز ہے جس کے ذریعے شک اور یقین کے درمیان فرق کیا جاتا ہے، بہترین تقریر وہ ہے جو صاف ہو، واضح ہو اور آسان ہو تو آیئے! ایک تقریر سماعت کرتے ہیں جسے پیش کریں گے....................

تلاوت قرآن پاک کے لئے مزید اشعار

محفل کی ابتدا ہے قرآن مجید سے
رحمت کے پھول برسیں گے ذکر سعید سے

جگمگا اٹھو فضا نور خدا کا چمکا
پڑھنے قرآن جب اطفال خوش الحان آئے

اہل منطق سر بسجدہ رہ گئے
پڑھ لیا جب فلسفہ قرآن کا

قرآن کی تلاوت سے آغاز ہو محفل کا
اس نور سے پا جائیں ہم راستہ منزل کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نعتیہ اشعار [۱]

اشکوں سے دامن کو بھگونا اچھا لگتا ہے
یاد نبی میں ٹوٹ کے رونا اچھا لگتا ہے

سارے جہاں پر اس کی حکومت اس کا یہ عالم
ہاتھ کا تکیہ خاک بچھونا اچھا لگتا ہے

عرش بریں سے فرش زمیں تک جس کی رسائی ہو
اس کے عشق میں پاگل ہونا اچھا لگتا ہے

نعتیہ اشعار [۲]

حرف کو، لفظ کو، جملے کو جِلا دی میں نے
اُن سے منسوب خیالوں کو دعا دی میں نے

کہہ کے چند اشعار ہم نے بنامِ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
شاعری جا تیری توقیر بڑھا دی میں نے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

نعتیہ اشعار [۳]

توبہ کر کے میں گناہ اپنے مٹا لوں پہلے
عشق کی آگ ذرا دل میں بڑھا لوں پہلے

جلوۂ نورِ نبی ﷺ دل میں سما لوں پہلے
خاک طیبہ کو میں آنکھوں میں لگا لوں پہلے

نذر پھر انکی درودں کی میں سوغات کروں
بعدہ ہوں نعت کے لکھنے کی شروعات کروں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نعتیہ اشعار [۴]

تمہیں کو ابتدا لکھوں تمہیں کو انتہائی لکھوں
سمجھ ہی میں نہیں آتا کہ آخر تم کو کیا لکھوں

امین وصادق وپیغمبر صدق وصفا لکھوں
نبی ذو الکرم لکھوں محمد مصطفی لکھوں

قلم رکتا نہیں مذکورہ اوصاف وفضائل پر
یہی جی چاہتا ہے تم کو محبوب خدا لکھوں

شفاعت کا کیا ہے تم نے وعدہ اپنی امت سے
تو پھر نہ کیسے تم کو شافع روز جزا لکھوں

محبت کا تقاضا ہے عقیدت کی بھی خواہش ہے
تمہارے نام نامی کو میں ہر غم کی دوا لکھوں

صدر اجلاس (مقرر) کو بلانے کے لیے

مکرمی سامعین!

اب وہ گھڑی آ چکی ہے جس کا ہمیں شدت سے انتظار تھا، اب صدر محترم کا خطاب ہوگا، ہم پر لازم ہے کہ دل کے کانوں سے سن کر عملی جامہ پہنائیں۔اب بصد احترام صدر جلسہ حضرت............ دامت برکاتہم سے التماس ہے کہ تشریف لا کر اپنے قیمتی مواعظ اور بعدہ دعا کے ذریعے جلسہ کا اختتام فرمائیں۔

تمت بالخیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

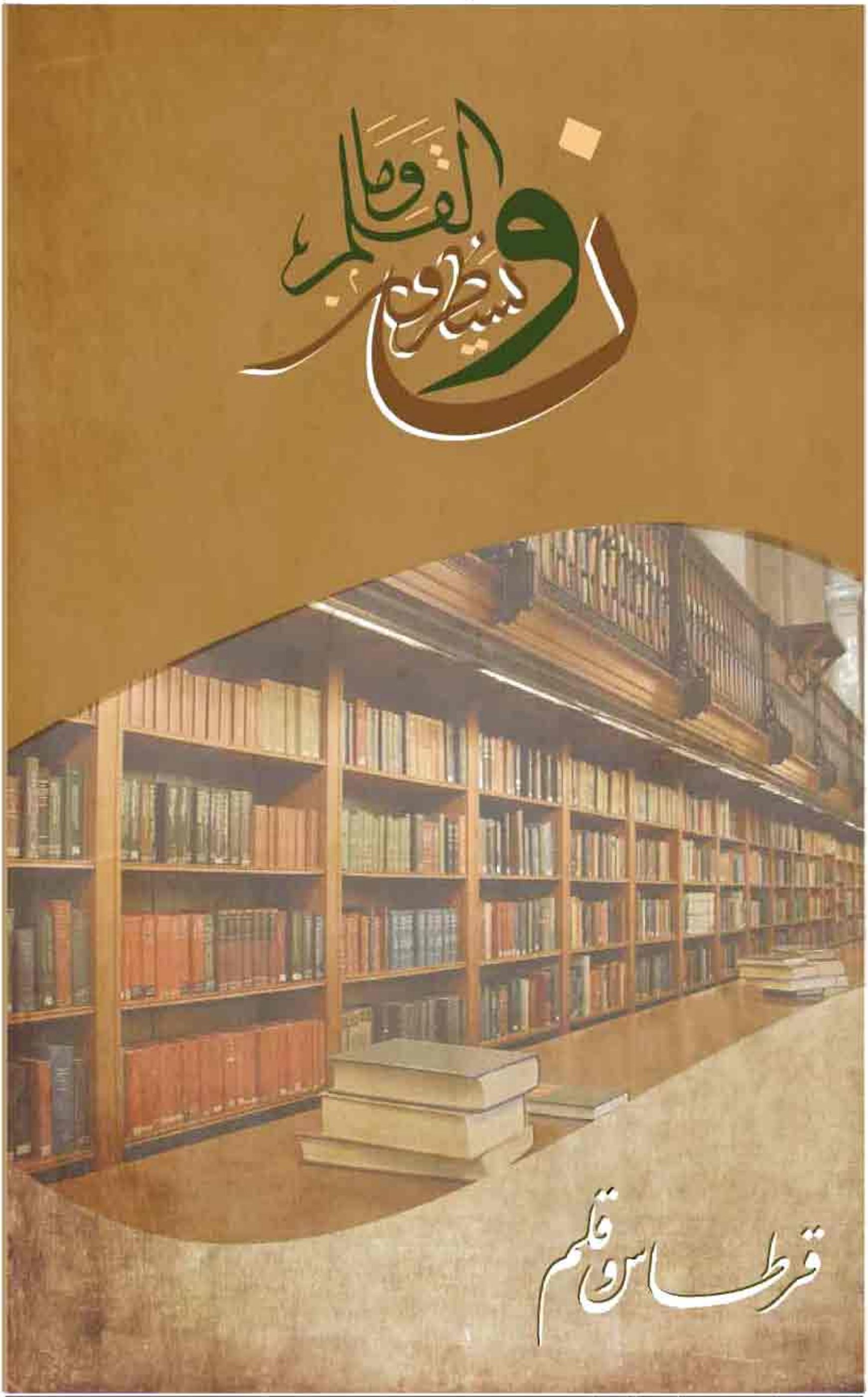
ن والقلم وما يسطرون
قرطاس وقلم